Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

الرياض النضرة

(اردو)

جلد اول

تصنیف

امام ابو العباس محب الدین الطبری متوفی سنہ ۶۹۴ھ

ترجمہ

مولانا قاری محمد طیب خطیب انگلینڈ

مکتبہ نوریہ حسینیہ

جامعہ سلطانیہ شیرانیہ ○ بلال گنج ۔ لاہور

7347328

[illegible]

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

الرّیاض النضرۃ (اردو)

فی مناقب العشرۃ المبشّرۃ

جلد اوّل

تصنیف

امام ابو العباس محب الدّین الطبری متوفی ۶۹۴ھ

ترجمہ و تحشی

مولانا قاری محمّد طیّب خطیب انگلینڈ

مکتبہ نوریہ حسینیہ بسوئیہ جامعہ شیرازیہ
بلال گنج — لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب: الرّیاض النضرہ جلد اوّل

مُترجم: مولانا قاری محمد طیب صاحب

کتابت: محمد صدیق حضرت کیلیانوالہ شریف

تاریخ طباعت ...... نومبر ۱۹۹۲ء

قیمت 170

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج محمد علی صاحب جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور کی تصانیف اور انکی جدید قیمتیں

موجودہ قیمتیں: تحفہ جعفریہ جلد اول قیمت ۱۲۰ روپے

تحفہ جعفریہ جلد دوم ۱۲۰ روپے ——— تحفہ جعفریہ جلد سوم ۱۲۰ روپے

تحفہ جعفریہ جلد چہارم ۱۲۰ روپے ——— تحفہ جعفریہ جلد پنجم ۱۲۰ روپے

فقہ جعفریہ جلد اول قیمت ۱۳۰ روپے ——— فقہ جعفریہ جلد دوم قیمت ۱۳۰ روپے

فقہ جعفریہ جلد سوم قیمت ۱۳۰ روپے ——— فقہ جعفریہ جلد چہارم قیمت ۱۴۰ روپے

عقائد جعفریہ جلد اول قیمت ۱۳۰ روپے ——— عقائد جعفریہ جلد دوم قیمت ۱۳۰ روپے

عقائد جعفریہ جلد سوم قیمت ۱۳۰ روپے ——— عقائد جعفریہ جلد چہارم قیمت ۱۳۰ روپے

نور العینین فی ایمان آباء سید الکونین ؐ قیمت: ۱۲۰ روپے

دشمنان امیر معاویہ ؓ کا علمی محاسبہ دو جلد قیمت جلد اول ۱۲۰- دوم ۱۲۰ روپے

میزان الکتب قیمت ۱۴۰ روپے

کشف المغطا فی شرح الموطا المعروف شرح کبیر موطا امام محمد زیر طبع

منکرین [illegible] زیر طبع

مصنف علام کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد طیب صاحب کی تصانیف

ترجمہ دلائل النبوۃ ابو نعیم اصفہانی جلد اول مطبوعہ | ترجمہ اردو ریاض النضرہ جلد اول - مطبوعہ

قرآن صحیح پڑھو - مطبوعہ | رسالہ حجاب - مطبوعہ | الدعاء بعد نماز جنازہ مطبوعہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اثبات پر ایک تحقیقی کتاب زیر طبع

ترجمہ اردو ریاض النضرہ جلد دوم - زیر طبع | فن تجوید میں "شاطبی" کی شرح اور سلیس اردو میں ترجمہ زیر طبع

شیعہ مذہب المعروف تحفہ جعفریہ، فقہ جعفریہ، عقائد جعفریہ کا خلاصہ — زیر طبع

ناشر: مکتبہ نوریہ حسنیہ، جامعہ رسولیہ شیرازیہ امیر روڈ بلال گنج لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	کچھ پیش نظر کتاب کے بارے میں۔	۳۵
۲	کچھ مصنف کے بارے میں۔	۳۸
۳	باب اول:	۴۱
۴	عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ رض کے اجتماعی فضائل	۴۳
۵	فصل اوّل:	۴۳
۶	جملہ صحابہ رض کے فضائل	۴۳
۷	کسی بھی علاقہ میں فوت ہونے والا صحابی روز قیامت اہل علاقہ کا راہنما ہوگا	۴۴
۸	اصحابی، تابعی اور تبع تابعی نگاہِ رسول ﷺ میں	۴۷
۹	فصل دوم۔	۴۹
۱۰	جنگ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ رض کے فضائل	۴۹
۱۱	فصل سوم۔	۵۴
۱۲	صحابہ کرام سے محبت، ان کے لیے استغفار اور ان کے باہمی اختلافات میں نہ پڑنے کا بیان۔	۵۴
۱۳	فصل چہارم:	۵۹
۱۴	صحابہ کرام کے باہمی اختلاف میں نہ الجھنے اور انہیں برا نہ کہنے کے بیان میں	۵۹
۱۵	باب دوم: عشرہ مبشرہ صحابہ رض کے بعض اجتماعی فضائل اور ان کے نسب مبارک کا نبی علیہ السلام سے اتصال	۷۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶	بیان اول: (اس بارے میں کہ)	۷۴
۱۷	عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کو نبی علیہ السلام کی صحبت میسر ہے اگرچہ درجات صحبت میں تفاوت ہے۔	۷۴
۱۸	بیان دوم: عشرہ مبشرہ صحابہ رضؓ سے کینہ و بغض رکھنے سے بچنا	۷۷
۱۹	بیان سوم: عشرہ مبشرہ کے لیے جنت کی بشارت	۷۷
۲۰	بیان چہارم: عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ صفت حمیدہ	۸۰
۲۱	بیان پنجم: عشرہ مبشرہ الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ کے مصداق اول ہیں۔	۸۱
۲۲	باب سوم: عشرہ مبشرہ صحابہ رضؓ میں سے بعض کے فضائل	۸۲
۲۳	بیان اول: عشرہ مبشرہ رضؓ میں صدیقین اور شہداء	۸۲
۲۴	بیان دوم: جنت میں نبی علیہ السلام کی تشریف آوری اور عشرہ مبشرہ رضؓ سمیت آپ کا امت سے موازنہ کیا جانا۔	۸۵
۲۵	بیان سوم: کچھ افراد عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کی رفاقت و نجابت	۸۶
۲۶	بیان چہارم: فرمان نبی۔ ابوبکر نے مجھے کبھی دکھ نہیں دیا۔ اور اول مہاجرین سے رضا نبی۔	۸۸
۲۷	بیان پنجم: عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کی جداگانہ صفت حمیدہ	۸۸
۲۸	بیان ششم: چند صحابہ جو زبان نبوت کے مطابق بہترین انسان ہیں۔	۸۹
۲۹	بیان ہفتم: فرمان نبی ﷺ کے مطابق جو لوگ محبان خدا و مصطفیٰ ﷺ ہیں۔	۹۰
۳۰	بیان ہشتم: کچھ وہ صحابہ جو نبی علیہ السلام کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔	۹۰
۳۱	بیان نہم: عشرہ رضؓ میں سے کچھ کے لیے زبان رسالت کی خصوصی اور	۹۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۹۱	بیان دھم: بعض افرادِ عشرہؓ اور بعض دیگر صحابہؓ کے لیے زبانِ رسالت سے جنت کی دعا	۳۲
۹۲	بیان نمبر ۱۱: جنت میں عشرہ مبشرہ کے مقامات رفیعہ	۳۳
۹۳	بیان نمبر ۱۲: کچھ وہ صحابہ جو جمعہ کے روز لوگوں کے بھاگ جانے کے وقت نبی علیہ السلام کے ساتھ رہے۔	۳۴
۹۴	بیان نمبر ۱۳: وہ حدیث جو عشرہ مبشرہ میں سے بعض کی اہلیت خلافت پر دال ہے۔	۳۵
۹۴	بیان ۱۴: کچھ عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کے حق میں نازل شدہ آیات قرآنیہ	۳۶
۱۰۰	باب چہارم: چاریارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے مختص احادیث	۳۷
۱۰۰	بیان اوّل: اللہ نے خلفاء اربعہ کو اپنے نبی کی صحبت کے لیے چن لیا۔	۳۸
۱۰۱	بیان دوم: خلفاء اربعہ پر خدا و مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نوازشیں اور یہ کہ ان کا محب مومن ہے اور دشمن منافق۔	۳۹
۱۰۲	بیان سوم: خطبہ سیدالابرار در مدح چاریارؓ	۴۰
۱۰۵	بیان چہارم: خلفاء اربعہ کی محبت فرض ہے۔	۴۱
۱۰۶	بیان پنجم: خلفاء اربعہ انبیاء کی امثال ہیں۔	۴۲
۱۰۷	بیان ششم: ابوبکر و عمر ایک مٹی اور عثمانؓ و علیؓ ایک مٹی سے ہیں	۴۳
۱۰۷	بیان ہفتم: نبیؐ اور خلفاء اربعہ کا جوہر بشری ایک جنتی سیب سے اٹھایا گیا ہے۔	۴۴
۱۰۸	بیان ہشتم: نبیؐ اور خلفاء اربعہ آفرینش آدمؑ سے قبل اللہ کے ہاں انوار تھے۔	۴۵
۱۰۹	بیان نہم: نبیؐ کے بعد سب سے پہلے خلفاء اربعہ ہی قبروں سے اٹھیں گے۔	۴۶
۱۰۹	بیان دھم: روز قیامت خلفاء اربعہ کی وقتِ حساب امتیازی شان۔	۴۷
۱۱۰	بیان گیارھواں: زبان نبوت سے خلفاء اربعہ کے لیے اعلان جنت	۴۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۹	بیان نمبر ۱۲: خلفاء اربعہ نبی علیہ السلام کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔	۱۱۱
۵۰	بیان نمبر ۱۳: حوض کوثر کے چاروں کونوں پر خلفاء اربعہ متعین ہوں گے۔	۱۱۲
۵۱	بیان نمبر ۱۴: روز قیامت خلفاء اربعہ کے خصوصی اختیارات	۱۱۲
۵۲	بیان نمبر ۱۵: چار یاران نبی کے اسماء کی تحریر۔	۱۱۳
۵۳	بیان نمبر ۱۶: لواء الحمد (حمد کے جھنڈے) پر اسماء خلفاء اربعہ کی تحریر	۱۱۴
۵۴	بیان نمبر ۱۷: چار یاران نبی کی خلافت پر دال احادیث	۱۱۴
۵۵	بیان نمبر ۱۸: قرآن، در شان یارانِ نبی علیہم الرضوان	۱۱۸
۵۶	بیان نمبر ۱۹: نبی علیہ السلام کے بعد چار یاران نبی کی افضلیت	۱۱۹
۵۷	بیان نمبر ۲۰: بارگاہِ تاجدارانِ خلافت میں حضرت ابن عباس کا ہدیہ عقیدت	۱۲۰
۵۸	بیان نمبر ۲۱: امام جعفر صادق کی زبان سے ثناء یارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳
۵۹	بیان نمبر ۲۲: اتباعِ رسول میں آپ کے یاروں کی تین تین اشیاء سے محبت	۱۲۴
۶۰	باب پنجم:	۱۲۵
۶۱	ابوبکر صدیق عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مختص مشترکہ فضائل	۱۲۵
۶۲	بیان نمبر ۱: تینوں خلفاء میں سے ہر ایک ساری امت سے بھاری ہے	۱۲۷
۶۳	ایک شبہ:	۱۲۸
۶۴	دلیل اول:	۱۲۹
۶۵	دلیل دوم:	۱۳۰
۶۶	بیان نمبر ۲: عرش پر صحابہ ثلاثہ کے اسماء گرامی کی تحریر	۱۳۰
۶۷	بیان نمبر ۳: جنت کے ہر پتے پر صحابہ ثلاثہ کے نام	۱۳۱
۶۸	بیان نمبر ۴: صحابہ ثلاثہ کے ہاتھوں میں کنکریوں کی تسبیح	۱۳۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۹	بیان ۵: حضرت ابوبکرؓ کی صداقت اور عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ کی شہادت	۱۳۳
۷۰	بیان ۶: صحابہ ثلاثہ کے لیے زبانِ رسالت سے جنت کی خصوصی بشارت	۱۳۵
۷۱	بیان ۷: شانِ صحابہ ثلاثہ بزبان امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	۱۳۷
۷۲	بیان ۸: صحابہ ثلاثہ کی منفرد شان بزبان امام جعفر صادق رضؓ	۱۴۳
۷۳	بیان ۹: صحابہ ثلاثہ کی شان میں امام موسیٰ کاظمؓ کا قول	۱۴۵
۷۴	بیان ۱۰: امام حسن بن علی مرتضٰے کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کی زبانی شان صحابہ ثلاثہ	۱۴۵
۷۵	بیان ۱۱: حضرت حسن مثنٰی بن امام حسن بن علی بن ابی طالب در مدح صحابہ ثلاثہ	۱۴۶
۷۶	بیان ۱۲: حضرت ابوبکر صدیق و حضرت علی مرتضٰی کی منفرد شان	۱۴۸
۷۷	قسم ثانی:	۱۴۹
۷۸	عشرہ مبشرہ صحابہؓ میں سے ہر ایک کے سوانح و فضائل پر مستقل دس ابواب	۱۴۹
۷۹	باب اول: فضائل خلیفۂ رسول بلافصل ابوبکر صدیق رضؓ۔ اس میں پندرہ فصول ہیں	۱۵۱
۸۰	فصل ۱: صدیق اکبرؓ کا نسب اور آپکے والدین کا اسلام۔	۱۵۲
۸۱	بیان ۱: آپ کے والد ابوقحافہ کے اسلام کا واقعہ۔	۱۵۳
۸۲	بیان ۲: آپ کی والدہ ام الخیر کے اسلام کا واقعہ	۱۵۵
۸۳	فصل ۲: حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا نام نامی	۱۶۰
۸۴	بیان ۱: آپ کا لقب "صدیق"	۱۶۳
۸۵	بیان ۲: ابوبکر صدیق کو آسمانوں میں حلیم کہا جاتا ہے	۱۷۰
۸۶	فصل سوم: آپ کے جسمانی خدوخال	۱۷۰
۸۷	فصل ۴: صدیق اکبر کا واقعۂ اسلام اور دین میں آپ کا ورود مسعود	۱۷۱
۸۸	بیان ۱: سب سے پہلے اسلام کون لایا؟	۱۷۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۹	بیان ۲: سب سے پہلے کون اسلام لایا اس بارہ میں اختلاف علماء	۱۸۰
۹۰	فصل ۵: ابوبکر صدیق رضا کے ہاتھ پر کون کون اسلام لایا	۱۸۶
۹۱	فصل ۶: دورِ جاہلیت سے ہی نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق باہم گہرے دوست تھے۔	۱۸۹
۹۲	فصل ۷: جب ابوبکر صدیق نے توحید خداوندی کا اعلان کیا اور نبی علیہ السلام کا دفاع کیا تو مشرکین سے کیا کیا تکالیف اٹھانا پڑیں۔	۱۹۱
۹۳	بیان ۱: ابوبکر صدیق نے کہاں کہاں مشرکین سے رسولِ خدا کا دفاع کیا۔	۱۹۲
۹۴	بیان ۲: مشرکین نے مکہ سے ابوبکر رضا کو نکالا اور ابن دغنہ نے پناہ دی	۱۹۷
۹۵	فصل ۸: نبی علیہ السلام کے ساتھ راہ ہجرت میں آپ کی خدمت رسول ؐ اور غار اور اس کے بعد والے سفرِ مدینہ کے واقعات	۲۰۰
۹۶	بیان ۱: نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق غارِ ثور کو چلے۔	۲۰۰
۹۷	بیان ۲: غار ثور اور اس کے راستے میں ابوبکر صدیق کی خدمتِ رسول	۲۱۱
۹۸	حیاتِ صدیق اکبر کی ایک رات اور ایک دن۔	۲۱۲
۹۹	صدیق جیسا دوست کہاں۔ قول نبی ؐ	۲۱۸
۱۰۰	غار میں صدیق کے لیے جنت سے پانی آیا۔	۲۲۳
۱۰۱	بیان ۳: نبی ؐ اور ابوبکر کی غار سے نکل کر روانگی اور استقبال اہلِ مدینہ۔	۲۲۴
۱۰۲	جب ام معبد کا جھونپڑا نور رسالت سے جگمگا اٹھا۔	۲۳۲
۱۰۳	آقا یہ ہیں میں تو غلام ہوں۔	۲۳۵
۱۰۴	آمدِ رسول پر مدینہ میں جشن بہاراں۔	۲۳۸
۱۰۵	فصل ۹: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیات	۲۴۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۰۶	خصوصیت صدیقِ اکبرؓ:	۲۴۳
۱۰۷	آپ نے کسی دور میں نبی علیہ السلام کا انکار نہیں کیا۔	۲۴۳
۱۰۸	خصوصیت ۲: غار میں خدمتِ رسول۔ نبی علیہ السلام کی شفقت و محبت اور ثانی اثنین کا لقب۔	۲۴۴
۱۰۹	خصوصیت ۳: نبیؑ کے بعد آپ سب امت سے سبقت لے گئے ہیں۔	۲۴۶
۱۱۰	خصوصیت ۴: اگر نبی علیہ السلام اللہ کے خلیل نہ ہوتے تو آپ ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتے۔	۲۴۶
۱۱۱	خصوصیت ۵: واقعتاً نبی علیہ السلام نے آپ کو اپنا خلیل بنایا۔	۲۴۷
۱۱۲	خصوصیت ۶: نبی علیہ السلام کے ساتھ بیمثال اُخوت وصحبت	۲۴۷
۱۱۳	خصوصیت ۷: مسجد نبوی میں صرف آپ کا ہی دروازہ کھلا چھوڑا گیا	۲۴۹
۱۱۴	خصوصیت ۸: فرمانِ نبی مجھے اپنی محبت ومال سے ابوبکر نے سب سے زیادہ امن دیا	۲۵۰
۱۱۵	خصوصیت ۹: ارشاد نبوی! صدیق سے بڑھ کر کسی انسان کے مال نے مجھے نفع نہیں دیا۔	۲۵۴
۱۱۶	خصوصیت ۱۰: شانِ صدیقی میں شہادتِ حیدر کرار	۲۵۵
۱۱۷	خصوصیت ۱۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدیقی احسانات کا بدلہ اللہ ہی دے گا	۲۵۵
۱۱۸	خصوصیت ۱۲: ذاتِ نبی پر جان ومال کی قربانی اور روشن ضمیری۔	۲۵۶
۱۱۹	خصوصیت ۱۳: آپ نے کس قدر مال راہ خدا میں خرچ کیا۔	۲۵۹
۱۲۰	خصوصیت ۱۴: پاداش اسلام میں ستائے جانے والے غلاموں کو آپ نے خرید کر آزاد کیا۔	۲۶۱
۱۲۱	جب صدیق اکبرؓ نے بلالؓ کو خریدا۔	۲۶۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۲	خصوصیت ۱۵: آپ نبی علیہ السلام کے ہاں سب صحابہ سے بڑھ کر محبوب ہیں	۲۶۴
۱۲۳	خصوصیت ۱۶:	۲۶۵
۱۲۴	خصوصیت ۱۷: امت کے لیے سب سے زیادہ رحیم ابوبکرؓ ہیں	۲۶۵
۱۲۵	خصوصیت ۱۸: انبیاءؑ کے بعد پوری نسل انسانیت میں آپ سب سے افضل ہیں	۲۶۷
۱۲۶	صدیق کی بابت ائمہ اہل بیت کا اجماعی فیصلہ۔	۲۶۷
۱۲۷	آپ روزِ محشر انبیاء کی طرح شفاعت کریں گے۔	۲۶۸
۱۲۸	میرے بعد اللہ تمہیں سب سے بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا۔ ارشاد نبیؐ	۲۷۰
۱۲۹	خصوصیت ۱۹: آپ دانشمندانِ عرب کے سردار ہیں۔	۲۷۲
۱۳۰	خصوصیت ۲۰: آپ سب سے بڑھ کر شجاع ہیں۔	۲۷۳
۱۳۱	خصوصیت ۲۱: بدر میں آپ کی شجاعت اور ثابت قدمی کا منظر	۲۷۵
۱۳۲	خصوصیت ۲۲: حدیبیہ میں آپ کی ثابت قدمی اور دل جمعی۔	۲۷۸
۱۳۳	خصوصیت ۲۳: نبیؐ کے وصال کے روز آپ کی ثابت قدمی اور دل جمعی	۲۸۰
۱۳۴	جب لوگوں کے دماغ ماؤف ہو گئے تھے صدیقؓ نے امت کی دستگیری کی	۲۸۰
۱۳۵	نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ کا طریقہ صدیق اکبرؓ نے بتلایا۔	۲۸۵
۱۳۶	خصوصیت ۲۴: نبی علیہ السلام کے وصال کے وقت آپکی غیر موجودگی نبی علیہ السلام کے حکم سے تھی۔	۲۸۸
۱۳۷	خصوصیت ۲۵: وصال نبی کریمؐ کے بعد قبائل عرب کے مرتد ہونے پر آپ کی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی۔	۲۹۰
۱۳۸	میں زکوٰۃ کی ایک رسی کے لیے بھی جہاد کروں گا۔ صدیق اکبرؓ	۲۹۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۹	لشکر اسامہ ضرور روانہ ہوگا، خواہ اس کے بعد مجھے درندے ہی اٹھا لے جائیں	۲۹۳
۱۴۰	خصوصیت ۲۶: بوقتِ وفات آپ کی دل جمعی اور مستقل مزاجی	۲۹۷
۱۴۱	خصوصیت ۲۷: آپ کی حدیث فہمی اور سب سے بڑھ کر علوم نبیہ سے واقفیت	۲۹۷
۱۴۲	خصوصیت ۲۸: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنا پس خوردہ دودھ صدیق اکبر رضؓ کو دیا۔	۳۰۰
۱۴۳	خصوصیت ۲۹: آپ کے علم انساب عرب پر نبی علیہ السلام کی شہادت قبائل وانساب عرب کے متعلق ایک عرب نوجوان کا صدیق اکبر رضؓ سے پرلطف مکالمہ۔	۳۰۰
۱۴۴	خصوصیت ۳۰: نبی علیہ السلام کے سامنے آپ فتویٰ دیتے اور نبی ؑ مہر صدیق ثبت کرتے تھے۔	۳۰۷
۱۴۵	خصوصیت ۳۱: نبی علیہ السلام کی موجودگی میں خواب کی تعبیر بیان کیا کرتے اور زبان نبوت اس کی تصدیق کیا کرتی۔	۳۰۹
۱۴۶	خصوصیت ۳۲: آپ دربار نبوت میں مشورہ پیش کرتے اور نبی علیہ السلام قبول فرماتے تھے۔	۳۱۲
۱۴۷	خصوصیت ۳۳: اللہ تعالیٰ نے نبی ؑ کو آپ سے مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے	۳۱۳
۱۴۸	خصوصیت ۳۴: آپ مصالح اہل اسلام کے متعلق نبی علیہ السلام سے ہمیشہ محو گفتگو رہتے تھے۔	۳۱۳
۱۴۹	خصوصیت ۳۵: آپ کا غلطی کرنا اللہ کو منظور ہی نہیں۔	۳۱۴
۱۵۰	خصوصیت ۳۶: آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن پاک جمع کیا ہے۔	۳۱۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۵۱	خصوصیت نمبر ۳۷: سب سے پہلے آپ نے اسلام میں مسلمانوں کی امارت حج کی ہے۔	۲۱۷
۱۵۲	خصوصیت نمبر ۳۸: نبی علیہ السلام کے بعد ساری نسلِ انسانیت سے پہلے آپ روزِ قیامت قبر سے باہر آئیں گے۔	۲۱۸
۱۵۳	خصوصیت نمبر ۳۹: امت محمدیہ کا سب سے پہلا جنت میں جانے والا فرد آپ ہیں	۲۱۸
۱۵۴	خصوصیت نمبر ۴۰: سب سے پہلے آپ ہی حوض کوثر پر آئیں گے۔	۲۱۹
۱۵۵	خصوصیت نمبر ۴۱: حوض کوثر پر آپ نبی علیہ السلام کے ساتھی ہوں گے۔	۲۱۹
۱۵۶	خصوصیت نمبر ۴۲: آپ جنت میں نبی علیہ السلام کے رفیق ہوں گے۔	۲۲۰
۱۵۷	خصوصیت نمبر ۴۳: روزِ قیامت آپ خلیل و حبیب کے درمیان ہوں گے	۲۲۰
۱۵۸	خصوصیت نمبر ۴۴: روزِ قیامت آپ کا حساب نہیں ہوگا۔	۲۲۱
۱۵۹	خصوصیت نمبر ۴۵: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت آپ پر خصوصی تجلی ڈالے گا۔	۲۲۲
۱۶۰	خصوصیت نمبر ۴۶: جبریل کے قدموں کی کھڑکھڑاہٹ کو آپ سُن لیتے تھے۔	۲۲۴
۱۶۱	خصوصیت نمبر ۴۷: ہر آسمان پر نبی علیہ السلام کے نام کے پیچھے آپ کا نام لکھا ہے	۲۲۴
۱۶۲	خصوصیت نمبر ۴۸:	۲۲۵
۱۶۳	خصوصیت نمبر ۴۹: نورانی جھنڈے پر نبی ﷺ کے نام کے ساتھ آپ کا نام ہے۔	۲۲۵
۱۶۴	خصوصیت نمبر ۵۰: نبی ﷺ نے آپ کو حیاتِ ظاہرہ میں امیر حج بنایا۔	۲۲۶
۱۶۵	خصوصیت نمبر ۵۱: بعض اوقات نبی ﷺ کسی کام کو غیر حاضر تھے۔ تو آپ نے نماز پڑھائی	۲۲۷
۱۶۶	خصوصیت نمبر ۵۲: فرمانِ نبی ﷺ۔ ابوبکرؓ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو امامت کا حق نہیں	۲۲۸
۱۶۷	خصوصیت نمبر ۵۳: ایامِ مرضِ وفات میں نبی علیہ السلام نے اعلانِ خلافت کے لیے آپ کو امام بنایا۔	۲۳۰
۱۶۸	خصوصیت نمبر ۵۴: نبی ﷺ کے حکم سے آپ نے نماز پڑھائی اور نبی ﷺ نے پیچھے پڑھی۔	۲۳۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۹	خصوصیت ۵۵: نبی علیہ السلام نے اپنی رحلت کے بعد والے معاملات خود ابوبکر کے حوالے کر دیئے تھے۔ تاکہ ان کی خلافت لوگوں پر واضح ہو جائے۔	۳۳۶
۱۷۰	خصوصیت ۵۶: نبی علیہ السلام نے آپ کی خلافت کی تحریر لکھنا چاہی تھی پھر اس خیال سے کہ انہی کی خلافت اللہ اور مسلمانوں کو منظور رہے آپ نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔	۳۳۸
۱۷۱	خصوصیت ۵۷: آپ ایک ہی دن میں کئی قسم کی نیکیوں میں پہل کر گئے	۳۴۲
۱۷۲	خصوصیت ۵۸: سیدہ فاطمہ کا جنازہ آپ ہی نے پڑھایا۔	۳۴۵
۱۷۳	خصوصیت ۵۹ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی خوشی دنیا سے گئی ہیں۔	۳۴۷
۱۷۴	خصوصیت ۶۰: خلیفۃ الرسول صرف آپ کا مشہور زمانہ لقب ہے۔	۳۴۹
۱۷۵	خصوصیت ۶۱: آپ کی چار پشتیں صحابی اور راوی احادیث رسول خدا ہیں	۳۵۰
۱۷۶	خصوصیت ۶۲: وہ قرآنی آیات جو آپ کے حق میں یا آپ کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں۔	۳۵۱
۱۷۷	فصل نمبر ۱۰: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ والی احادیث ایک نظر میں	۳۶۲
۱۷۸	فصل نمبر ۱۱: جنت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان اور مدارج	۳۶۴
۱۷۹	صدیق اکبر کی پہلی جنتی شان	۳۶۵
۱۸۰	آپ کو جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا۔	۳۶۵
۱۸۱	صدیق اکبر کی دوسری جنتی شان	۳۶۶
۱۸۲	فرشتے آپ کو جنت میں انبیاء کے ساتھ مقام دیں گے	۳۶۶
۱۸۳	ابوبکر صدیق کی تیسری جنتی شان۔	۳۶۷
۱۸۴	جنت میں آپ کی خوش بختی۔	۳۶۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۶۸	بیان ۴: جنت میں آپ کا بلند و بالا گنبد۔	
۳۶۸	بیان ۵: جنت میں آپ کے لیے گلاب جیسی چار سو حوریں۔	
۳۶۸	بیان ۶: اہل جنت کس طرح آپ کا پرتپاک استقبال کیا کریں گے۔	
۳۶۹	فصل ۱۲:	
۳۷۰	فضیلت ۱: آپ مجسمہ خیر و خوبی ہیں۔	
۳۷۰	صدیق اکبر اور بھلائی کی تین سو ستر خصلتیں۔	
۳۷۱	فضیلت ۲: نبی علیہ السلام کے سسرال کی عظمت	
۳۷۲	فضیلت ۳: بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی قدر و منزلت۔	
۳۷۳	فضیلت ۴: آپ کو رسول سے وہ قرب حاصل ہے جو آنکھوں کو جسم سے ہے	
۳۷۴	فضیلت ۵: بارگاہ نبوت میں آپ کا ادب و احترام	
۳۷۵	فضیلت ۶: آپ سے نبی علیہ السلام کا دل کبھی نہیں دکھا	۱۸۵
۳۷۶	فضیلت ۷: آپ نبی علیہ السلام کے محرم راز اور امین الاسرار تھے۔	۱۸۶
۳۷۷	فضیلت ۸: نبی علیہ السلام کے رشتہ دار نگاہ صدیق میں اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عزیز تھے۔	۱۸۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۸۸	فضیلت ۹ : نبی علیہ السلام کو قلبی سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دینا آپ کا عمل تھا۔	۲۷۷
۱۸۹	فضیلت ۱۰ : نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کے	۲۷۹
۱۹۰	وعدے ابوبکر رضی نے پورے کیے۔	
۱۹۱	فضیلت ۱۱ : تا قیامت اہل ایمان کے اعمال صالحہ جتنا ثواب اکیلے ابوبکر رضی کو ہوگا	۲۸۰
۱۹۲	فضیلت ۱۲ : آپ کی شجاعت اور مصائب میں حوصلہ مندی۔	۲۸۱
۱۹۳	فضیلت ۱۳ : آپ کا علم وفضل اور معاملہ فہمی۔	۲۸۱
۱۹۴	فضیلت ۱۴ : آپ کی فراستِ ایمانی اور کرامات	۲۸۲
۱۹۵	فضیلت ۱۵ : آپ نے کس طرح نبی علیہ السلام کی قدم بقدم پیروی کی۔	۲۸۴
۱۹۶	باغ فدک کے متعلق آپ تاریخی فیصلہ	۲۸۵
۱۹۷	فضیلت ۱۶ :	۲۹۱
۱۹۸	فضیلت ۱۷ : آپ کی عبادت اور حسنِ ادائیگی نماز	۲۹۱
۱۹۹	فضیلت ۱۸ :	۲۹۲
۲۰۰	فضیلت ۱۹ : ہزارہا اقسام کی خوبیاں اور نیک اعمال آپ میں موجود ہیں۔	۲۹۴
۲۰۱	فضیلت ۲۰ : آپ کو جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا۔	۲۹۵

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۰۲	فضیلت ۲۱: بقول آپ کی زوجہ کے آپ ساری رات محو عبادت رہتے اور آہ بھرتے رہا کرتے۔ ایسے میں ہمیں بھنے ہوئے کلیجہ کی بو آتی تھی۔	۳۹۶
۲۰۳	فضیلت ۲۲: آپ کا زہد و ورع اور اتقاء و پرہیزگاری	۳۹۶
۲۰۴	فضیلت ۲۳: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا اور آپکی رضا پوچھتا ہے۔	۳۹۸
۲۰۵	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور محاسبۂ نفس۔	۳۹۹
۲۰۶	فضیلت ۲۴: آپ کا خوفِ خدا اور تقوےٰ۔	۴۰۲
۲۰۷	کسی مسئلے کا شرعی حل تلاش کرنے کے لیے تحقیق کا عالم	۴۰۵
۲۰۸	احتیاطاً پانچ سو احادیث کا مسودہ جلا دیا۔	۴۰۶
۲۰۹	دورانِ خلافت آپ کے مال میں صرف ایک اونٹ اور ایک معمولی کپڑے کا اضافہ ہوا۔	۴۰۷
۲۱۰	فضیلت ۲۵: آپ نے قبل از اسلام سے لے کر تمام عمر شراب پی نہ شعر کہا۔	۴۰۹
۲۱۱	فضیلت ۲۶: آپ نے کبھی کسی سے کچھ مانگا نہیں تھا۔	۴۰۹
۲۱۲	فضیلت ۲۷: آپ کا انکسار اور تواضع۔	۴۱۰
۲۱۳	خلیفۂ وقت کندھے پہ کپڑا رکھے بازار میں روزی کمانے ہے۔	۴۱۰

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۱۴	دختران مدینہ! میں خلیفہ بننے کے بعد بھی تمہاری بکریاں دوہتا رہوں گا۔	۴۱۱
۲۱۵	فضیلت ۲۸: آپ کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔	۴۱۲
۲۱۶	قتل کا لفظ سنتے ہی آپ کا غصہ کافور ہو گیا۔	۴۱۴
۲۱۷	فضیلت ۲۹: آپ کی غیرت اور زبان نبی ﷺ سے آپ کی بیوی کی طہارت۔	۴۱۵
۲۱۸	فضیلت ۳۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جھگڑے میں خاموش رہے اور فرشتہ آپ کی طرف سے جواب دیتا رہا۔	۴۱۶
۲۱۹	فضیلت ۳۱: آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب دہندہ احادیث۔	۴۱۸
۲۲۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ پل صراط سے صدیق رض کے حیدار کو ہی گزرنے دیں گے۔	۴۲۰
۲۲۱	فضیلت ۳۲: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کو خود سے بہتر جانتے تھے۔	۴۲۱
۲۲۲	اے کاش! میں صدیق کے سینے پر ایک بال ہوتا۔ عمر فاروق رض	۴۲۲
۲۲۳	فضیلت ۳۳: حضرت عمر فاروق رض آپ کی از حد تعظیم کرتے تھے۔	۴۲۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۲۴	فصل ۱۳: خلافتِ صدیق اکبر رضؓ اور اس کے متعلقات کا بیان	۴۳۴
۲۲۵	فضیلت ۱: نبی علیہ السلام نے علی کی خلافت (بلافصل) کی	۴۳۷
۲۲۶	دعا مگر اللہ نے صرف ابوبکر ہی کا انتخاب فرمایا۔	
۲۲۷	فضیلت ۲: خلافت ابی بکر پر حضرت عمر کی رائے۔	۴۳۸
۲۲۸	فضیلت ۳: خلافت ابی بکر رضؓ علی کی رائے اور نبی علیہ السلام کے عمل سے استدلال۔	۴۳۹
۲۲۹	فضیلت ۴: خلافت ابی بکر رضؓ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کا بیان	۴۴۱
۲۳۰	فضیلت ۵: خلافت صدیق اکبر پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کا ارشاد۔	۴۴۲
۲۳۱	فضیلت ۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ارشاد خلافت صدیقی کی بابت۔	۴۴۳
۲۳۲	فضیلت ۷: خلافت ابی بکر کے متعلق عیسائی علماء کا بیان	۴۴۴
۲۳۳	فضیلت ۸ نبی علیہ السلام کسی بھی شخص کو خلافت کا پروانہ لکھ نہیں دیئے گئے تھے۔	۴۶۹
۲۳۴	فضیلت ۹: ابوبکر صدیق رضؓ کی بیعت اور متعلقہ امور کی تفصیل	۴۷۱
۲۳۵	فضیلت ۱۰: سقیفہ میں کس طرح سے بیعت ہوئی۔	
۲۳۶	فضیلت ۱۱: صدیق اکبر کی عمومی بیعت کا حال حقیقت	۴۸۷
۲۳۷	فضیلت ۱۲: دستِ صدیق پر علی المرتضیٰ کی بیعت	۴۹۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۳۸	فضیلت ۱۳ : دست صدیق اکبر پر حضرت زبیر کی بیعت۔	۵۰۹
۲۳۹	فضیلت ۱۴ : ابوبکر صدیق نے حکومت سے گلو خلاصی کرانے کی کوشش کی۔	۵۰۹
۲۴۰	فضیلت ۱۵ : آپ حکومت سے نفرت کرتے تھے اور مجبوراً اسے اہل اسلام کی بہتری کے لیے اختیار کیا۔	۵۱۳
۲۴۱	فضیلت ۱۶ : خلافت حاصل ہونے کے بعد ابوبکر صدیق کا خطاب	۵۱۵
۲۴۲	فضیلت ۱۷ : بیت المال میں سے آپ کے لیے کیا وظیفہ مقرر کیا گیا۔	۵۱۶
۲۴۳	فضیلت ۱۸ : جب ابو قحافہ رضؓ کو ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت کا علم ہوا تو انہوں نے کیا کہا۔	۵۱۸
۲۴۴	فصل ۱۴ :	۵۱۸
۲۴۵	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات اور متعلقہ امور۔	۵۱۸
۲۴۶	فضیلت ۱ : آپ کی وفات کس سبب سے ہوئی۔	۵۲۱
۲۴۷	فضیلت ۲ : راضی برضا رہتے ہوئے آپ نے جہاد ترک کر دیا۔	۵۲۲
۲۴۸	فضیلت ۳ : آپ نے عمر فاروق کو اپنا جانشیں بنایا۔	۵۲۳
۲۴۹	فضیلت ۴ : آپ نے وصیت کی کہ مجھے فلاں شخص غسل دے گا اور یہ کہ میری تدفین جلدی کی جائے۔	۵۲۵
۲۵۰	فضیلت ۵ : وفات کے وقت آپ کی عمر۔	۵۲۷
۲۵۱	فضیلت ۶ : جب ابو قحافہ رضؓ کو آپ کی رحلت کی اطلاع ملی تو انہوں نے کیا کہا۔	۵۲۸

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۵۲	فضیلت ۷:	۵۲۸
۲۵۳	آپ کی رحلت پر حضرت علی کا اظہار افسوس	۵۲۸
۲۵۴	فضیلت ۸:	۵۳۲
۲۵۵	سیدہ عائشہ رض نے آپ کی قبر پہ آکر کیا کیا	۵۳۲
۲۵۶	فصل پانزدھم:	۵۳۳
۲۵۷	ابوبکر صدیق کی اولاد کا تذکرہ	۵۳۳
۲۵۸	باب دوم	۵۳۹
۲۵۹	فضائل سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ	۵۳۹
۲۶۰	فصل اوّل:	۵۴۱
۲۶۱	عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک	۵۴۱
۲۶۲	فصل دوم:	۵۴۳
۲۶۳	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا اسم اور کنیت	۵۴۳
۲۶۴	فصل سوم:	۵۴۸
۲۶۵	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جسمانی خدوخال	۵۴۸
۲۶۶	فصل چہارم:	۵۵۱
۲۶۷	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ	۵۵۱
۲۶۸	اسلام لانے کی پاداش میں کچھ تکالیف مجھے بھی آنی چاہئیں تمنائے عمر فاروق رض	۵۶۴

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۶۹	عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کفار کے گھر گھر جا کر اپنے ایمان کا اعلان کیا۔	۵۶۶
۲۷۰	آپ کے اسلام کی وجہ سے دین کا غلبہ و عزت اور اہل اسلام کی حفاظت۔	۵۶۹
۲۷۱	عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام پر عرش والوں کی خوشی۔	۵۷۵
۲۷۲	فصل پنجم:	۵۷۷
۲۷۳	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بے مثال ہجرت	۵۷۷
۲۷۴	فصل ششم:	۵۷۹
۲۷۵	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیات	۵۷۹
۲۷۶	خصوصیت ۱:	۵۷۹
۲۷۷	اگر نبی علیہ السلام کے بعد نبوت ممکن ہوتی تو آپ نبی ہوتے	۵۷۹
۲۷۸	اگر میں نبی بن کر نہ آتا تو عمر نبی بن کر آتا۔ قول رسول	۵۸۰
۲۷۹	خصوصیت ۲:	۵۸۰
۲۸۰	زبان رسالت کے مطابق آپ امت کے محدث ہیں۔	۵۸۰
۲۸۱	خصوصیت ۳	۵۸۱
۲۸۲	آپ کی ذات سراپا خیر ہے۔	۵۸۱
۲۸۳	خصوصیت ۴:	۵۸۳
۲۸۴	آپ تمام صحابہ سے بڑھ کر تارک الدنیا تھے۔	۵۸۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۸۵	خصوصیت ۵: کئی مواقع پر آپ کی رائے کے موافق قرآن اترا	۵۸۳
۲۸۶	اسیرانِ بدر کے متعلق آپ کی رائے	۵۸۴
۲۸۷	آپ کی رائے پر آیتِ حجاب کا نزول	۵۹۰
۲۸۸	حضرت عمرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ، اللہ، جبریل، میں، ابوبکر، اور تمام مسلمان آپ کے مددگار ہیں۔ تو اللہ نے اس کی تائید میں قرآن اتارا۔	۵۹۳
۲۸۹	منافقین کی نماز جنازہ کے متعلق آپ کی رائے	۵۹۸
۲۹۰	فتبارك الله احسن الخالقين کا نزول آپ کی رائے پر	۶۰۲
	سبحانك هذا بهتان عظيم کا نزول آپ کی رائے پر۔	۶۰۵
۲۹۱	قل من كان عدوا لجبريل کا نزول آپ کی رائے پر۔	۶۰۶
۲۹۲	شراب کی حرمت آپ کی رائے پر	۶۰۷
۲۹۳	حضرت عمر کی رائے پر غلاموں کو گھر میں اجازت سے لے کر داخل ہونے کا حکم ہوا	۶۱۰
۲۹۴	حضرت عمرؓ کے بعض ارشادات تورات کی آیات کے مماثل واقع ہوئے	۶۱۲
۲۹۵	خصوصیت ۶: اللہ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق رکھ دیا ہے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۴

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۹۶	خصوصیت ۷: عمر فاروق رض کی زبان فرشتہ (سکینہ) بولتا ہے۔	۶۱۶
۲۹۷	خصوصیت ۸: آپ کی ہیبت اور آپ سے شیطان کا فرار پر جناتی یا انسانی شیطان عمر سے بھاگتا ہے۔ حدیث	۶۱۷
۲۹۸	خصوصیت ۹: آپ نے ایک جن سے کشتی لڑی اور اسے گرالیا۔	۶۲۳
۲۹۹	خصوصیت ۱۰: عمر رض کو ہر نامناسب بات سے نفرت ہے (حدیث)	۶۲۴
۳۰۰	خصوصیت ۱۱: امر خداوندی کی بجاآوری میں عمر رض جیسا پختہ انسان اس امت میں نہیں۔ (حدیث)	۶۲۴
۳۰۲	خصوصیت ۱۲: جنگِ احد میں جواب دینے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ہی کو منتخب فرمایا۔	۶۲۵
۳۰۳	خصوصیت ۱۳: روز عرفات میں اللہ نے عمر رض کی فضیلت سے فرشتوں پر فخر فرمایا۔	۶۲۸
۳۰۴	خصوصیت ۱۴: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ کا لباس ساری امت سے لمبا دیکھا۔	۶۲۹
۳۰۵	خصوصیت ۱۵: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنا پس خوردہ دودھ حضرت عمر رض کو دیا اور اس کی تعبیر علم کو قرار دیا	۶۳۰
۳۰۶	خصوصیت ۱۶: ابو بردہ نے آپ کو خواب میں سب سے اونچا دیکھا۔	۶۳۲

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۴۸	فصل ھشتم:	۳۰۷
۶۴۸	زبان نبوت سے آپ کے لیے جنت کی بشارت	۳۰۸
۶۴۹	نبی علیہ السلام نے آپ کو اہل جنت میں سے قرار دیا	۳۰۹
۶۴۹	آپ جنت میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہوں گے	۳۱۰
۶۵۰	عمر فاروق رض جنت والوں کے لیے روشنی کا سبب ہیں	۳۱۱
۶۵۲	آپ کے لیے جنت میں تیار شدہ محل کا ذکر	۳۱۲
۶۵۵	فصل نھم:	۳۱۳
۶۵۵	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا مختصر نمونہ	۳۱۴
۶۵۸	حکومت سنبھالنے کے بعد آپ کا فکر انگیز خطبہ	۳۱۵
۶۶۴	اللہ کے ہاں آپ کی اور آپ کے عمال کی قدر وقیمت اور آپ کی رحلت پر اسلام کی گریہ زاری	۳۱۶
۶۶۵	جبریل ؑ نے عمر فاروق رض کو نبی علیہ السلام کا بھائی کہا	۳۱۷
۶۶۵	اسلام کو معزز کرنے صلہ میں روز قیامت آپ کی نرالی شان	۳۱۸
۶۶۶	پہلی آسمانی کتب میں آپ کی تعریف	۳۱۹
۶۶۷	نبی علیہ السلام کے سسر ہونے میں آپ کی فضیلت	۳۲۰
۶۶۷	عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا مقام	۳۲۱
۶۶۸	نبی علیہ السلام نے آپ سے دعا کروائی	۳۲۲
۶۶۸	خواب میں ایک شخص کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کے پاس بھیج دیا۔	۳۲۳
۶۶۹	عمر فاروق کی ناراضگی سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔	۳۲۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۲۵	عمر فاروق کی ناراضگی بڑا المیہ	۶۶۹
۳۲۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی شہادت کی خبر دی اور آپ شہادت کی تمنا کرتے رہے۔	۶۷۰
۳۲۷	حضرت عمر فاروق رضؓ کا فہم وفراست اور علم	۶۷۲
۳۲۸	احکام شرعیہ سے استنباط کا ملکہ	۶۷۵
۳۲۹	آپ کی مومنانہ فراست وبصیرت	۶۷۶
۳۳۰	آپ کی کرامات ومکاشفات	۶۸۱
۳۳۱	آپ نے منبر مدینہ سے آواز دی یا سادیۃ الجبل	۶۸۱
۳۳۲	آپ کی چھٹی پاکر دریائے نیل روانی پر آگیا۔	۶۸۳
۳۳۳	بادلوں نے آپ کی اطاعت کی	۶۸۴
۳۳۴	آپ کی نسل میں عمر بن عبدالعزیز کیسے پیدا ہوئے	۶۸۵
۳۳۵	اے عمر! آپ کو میرے مرثیے کا کیسے پتہ چلا؟ ایک دیہاتی کی حیرانی۔	۶۸۶
۳۳۶	جب دور فاروقی میں عہد عیسوی کا ایک شخص نمودار ہوا	۶۸۸
۳۳۷	عمر فاروق رضؓ نے غیب کی بتلادی	۶۹۱
۳۳۸	آپ کی بددعا کا اثر	۶۹۲
۳۳۹	خلافتِ فاروقی نگاہ علی میں اور علی کی خواب نگاہ فاروق میں اذان کے متعلق آپ کا خواب	۶۹۲
۳۴۰	آپ کی نگاہ بصیرت اور اصابت رائے	۶۹۴
۳۴۱	طاعون کے متعلق آپ کی رائے حدیثِ رسول کے مطابق ٹھہری	۶۹۶

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۴۲	خصوصیت ۱۷ :	۶۳۳
۳۴۳	جب تک آپ دنیا میں رہے اسلام میں کوئی فتنہ پیدا نہ ہوا۔	۶۳۳
۳۴۴	فتنے کا تالہ کون تھا	۶۳۴
۳۴۵	اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت عمر رض کی شان بتلائی	۶۳۵
۳۴۶	خصوصیت ۱۸ :	۶۳۷
۳۴۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض کے بعد آپ روزِ حشر زمین سے باہر آئیں۔	۶۳۷
۳۴۸	خصوصیت ۱۹ :	۶۳۸
۳۴۹	روز قیامت اسلام آپ کا شکریہ ادا کرے گا۔	۶۳۸
۳۵۰	خصوصیت ۲۰ :	۶۳۹
۳۵۱	اللہ نے آپ کو مفتاح الاسلام بنایا ہے۔	۶۳۹
۳۵۲	خصوصیت ۲۱ :	۶۳۹
۳۵۳	روز قیامت اللہ سب سے پہلے آپ کو سلام کہے گا۔	۶۳۹
۳۵۴	خصوصیت ۲۲ :	۶۴۰
۳۵۵	سب سے پہلے آپ ہی نے امیر المومنین کا لقب پایا۔	۶۴۰
۳۵۶	خصوصیت ۲۳ :	۶۴۱
۳۵۷	باجماعت تراویح رمضان کا اہتمام سب سے پہلے آپ ہی نے کیا۔	۶۴۱
۳۵۸	خصوصیت ۲۴ :	۶۴۶
۳۵۹	آپ کی شان میں اترنے والی آیات	۶۴۶
۳۶۱	فصل ہفتم :	۶۴۸
۳۶۲	ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آپ ساری امت سے افضل ہیں۔	۶۴۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۶۳	دورِ رسالت میں حضرت عمر فاروق رض کے فیصلے	۴۰۰
۳۶۴	آپ کی قرآن فہمی۔ آثارِ نبوت کی تلاش اور اتباعِ سنت	۴۰۱
۳۶۵	آپ نے سنت کی پیروی میں اپنا جانشین مقرر نہ کیا	۴۰۲
۳۶۶	حجرِ اسود سے جناب عمر فاروق کا خطاب	۴۰۲
۳۶۷	سنت کے مطابق آپ کی سادہ اور سخت کوش زندگی۔	۴۰۴
۳۶۷	عباس کے مکان کا پرنالہ جو آپ نے دوبارہ لگوایا۔	۴۰۶
۳۶۸	آپ نے اپنی بڑھی ہوئی آستینیں چھری سے کاٹ لیں۔ سادگی کی انتہاء	۴۰۸
۳۶۹	آپ نے حسنین کریمین کو اپنے بیٹے سے زیادہ مالِ غنیمت دیا۔	۴۱۱
۳۷۰	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے آپ کی عقیدت۔	۴۱۳
۳۷۱	آپ نے ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کیسے محفوظ کیے۔	۴۱۶
۳۷۲	نبی علیہ السلام کے غضب سے آپ کا غضب، غم سے غم اور خوشی سے خوشی	۴۱۸
۳۷۳	دلِ فاروق میں احترامِ رسول	۴۲۱
۳۷۴	عمر فاروق رض کی محبتِ رسول	۴۲۲
۳۷۵	وفات سے قبل اور بعد میں آپ کی قوتِ ایمانی	۴۲۳
۳۷۶	عمر فاروق رض کی قوتِ ایمانی پر صحابہ کا اتفاق	۴۲۵
۳۷۷	دینی معاملہ میں آپ کی سختی	۴۲۵
۳۷۸	جب آپ نے ابوسفیان کے قتل کی اجازت چاہی	۴۲۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷۹	جب آپ نے عبداللہ بن ابی منافق کو قتل کرنا چاہا	۳۰
۳۸۰	جب عمیر قتلِ نبی کا ارادہ لے کر آیا اور آپ کے ہتھے چڑھ گیا	۳۲
۳۸۱	جب آپ نے ابن صیاد کو قتل کرنا چاہا	۳۴
۳۸۲	حضرت حاطب کا خط اور عمر فاروق کا غیض و غضب	۳۵
۳۸۳	ابو حذیفہ صحابی کی غلطی اور حضرت عمر رض کا جلال فاروقی	۳۸
۳۸۴	جب آپ نے اپنے بیٹے عبدالرحمان پہ شراب کی حد جاری کی۔	۳۹
۳۸۵	جب آپ نے اپنے بیٹے ابو شحمہ کو زنا کی حد میں مروا دیا۔ ایک دردناک واقعہ	۴۱
۳۸۶	آپ کی عبادت و ریاضت کا حال	۵۵
۳۸۷	آپ کی دنیا سے بے رغبتی اور لا تعلقی	۵۸
۳۸۸	دوران خلافت حضرت عمر کا روکھا سوکھا کھانا	۵۹
۳۸۹	دستر خوان پر دو طرح کا سالن آپ کو ناپسند تھا	۶۱
۳۹۰	خلیفۂ وقت کندھے پہ لوگوں کے کپڑے اٹھائے ان کے گھر پہنچا رہا ہے۔	۶۲
۳۹۱	آپ کا شاہی لباس۔ پھٹا پرانا جبہ	۶۳
۳۹۲	جب آپ کو عمدہ کھانے اور پینے کا مشورہ دیا گیا	۶۵
۳۹۳	عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	۶۹
۳۹۴	اگر فرات کے کنارے بکری کا بچہ بھوک سے مر جائے تو مجھ سے سوال ہوگا۔ قول حضرت عمر رض	۷۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۷۷۶	لا ترفعوا اصواتکم کے نزول کے بعد دربار نبوی میں آپ کا حال	۳۹۵
۷۷۹	یہ لو دُرّہ اور مجھ سے بدلہ لے لو! خلیفۂ وقت کی التجاء	۳۹۶
۷۸۳	آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیسے کرتے تھے۔	۳۹۷
۷۸۴	حقوق العباد کے معاملہ میں کمالِ احتیاط۔	۳۹۸
۷۸۵	دوسرے ہر مجاہد کے لیے چار ہزار وظیفہ اور خلیفہ کے بیٹے کے لیے صرف سات سو	۳۹۹
۷۸۶	ملکۂ روم نے آپ کی بیوی کو جواہرات بھیجے جو آپ نے بیت المال کو دے دیے	۴۰۰
۷۹۱	آپ کا تواضع و انکسار اور نفس کشی	۴۰۱
۷۹۱	جب آپ فقیری لباس میں بیت المقدس لے گئے	۴۰۲
۷۹۳	آپ نے اپنے نفس امارہ کو ذلیل کرنے کا انوکھا طریقہ	۴۰۳
۷۹۳	یہاں میرا باپ مجھے اونٹ چرانے میں کوتاہی پر مارا کرتا تھا۔ قول حضرت عمرؓ	۴۰۴
۷۹۶	جب حضرت عمر کی سیدنا اویس قرنی سے ملاقات ہوئی	۴۰۵
۷۹۸	عوام پر آپ کی شفقت۔ اور ان کی خبر گیری	۴۰۶
۸۰۱	مدینہ طیبہ کی گلیوں میں آپ کا گشت اور غریبوں کی فریاد رسی	۴۰۷
۸۰۲	آپ ایک غریب عورت کے گھر غلہ سر پہ اٹھا کر لے گئے اور خود کھانا پکا کر دیا	۴۰۸
۸۰۳	آپ کے دور خلافت میں پیدا ہونے والے قحط میں آپ کے شب و روز	۴۰۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۱۰	اے پیٹ تو آواز نکال یا خاموش رہ، لوگوں کو کھانا دیے بغیر تجھے کھانا نہیں ملے گا۔	۸۰۳
۴۱۱	ایک قریب المرگ فقیر شخص پر آپ کا فقید المثال احسان	۸۰۵
۴۱۲	جب آپ نے ایک گورنر کو تین دن تک دھوپ میں کھڑا کیے رکھا۔	۸۰۸
۴۱۳	جب ایک شخص نے بھرے مجمع میں آپ کے لباس پر اعتراض کیا	۸۱۱
۴۱۴	ملک شام کے راستے میں ایک خیمے والی بوڑھی عورت اور حضرت عمر رض کی دلچسپ گفتگو۔	۸۱۲
۴۱۵	دردِ زہ میں مبتلا ایک نادار عورت پر آپ کا عظیم احسان	۸۱۳
۴۱۶	اپاہج بڑھیا کو روزانہ روٹی پکا کر کون دیا کرتا تھا	۸۱۴
۴۱۷	دوران خلافت آپ کی سادگی دیکھ کر شاہِ کسریٰ کا نمائندہ اسلام لے آیا	۸۱۵
۴۱۷	کوئی مجاہد اپنی بیوی سے دور محاذ پر چار ماہ سے زائد نہ رہے۔	۸۱۷
۴۱۸	عمر فاروق کس طرح جانفشانی سے مسلمانوں کے مال کی حفاظت کیا کرتے تھے۔	۸۱۹
۴۱۹	صدقہ کے دو اونٹوں کی حفاظت کے لیے آپ کی جانسوزی	۸۲۰
۴۲۰	گورنران مملکت کے نام آپ کے مکتوبات اور ہدایاتِ عدل وانصاف	۸۲۲
۴۲۱	گورنر کے لیے اتنی سی عمارت کافی ہے جو اسے دھوپ اور بارش سے بچا سکے۔	۸۲۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۲۲	عمر فاروق رضؓ اور آپ کے گورنروں کی باہمی ایمان افروز خط و کتابت	۸۲۵
۴۲۳	حضرت عمر کا اپنے بیٹے کے نام خط جس کا ہر لفظ حکمت کا خزانہ ہے	۸۲۷
۴۲۴	ابوبکر صدیق رضؓ کے ہاں عمر فاروق کی قدر سب سے زیادہ تھی۔	۸۳۱
۴۲۵	فصل نہم:	۸۳۲
۴۲۶	فضائل حضرت عمر فاروق رضؓ میں جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایات	۸۳۲
۴۲۷	فصل دہم:	۸۳۷
۴۲۸	حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت اور متعلقہ امور	۸۳۷
۴۲۹	خلافت فاروقی کے متعلق اہل کتاب کی پیش گوئی	۸۳۷
۴۳۰	حضرت عمر فاروق رضؓ کی اہلیتِ خلافت پر علی المرتضٰے کی مہر تصدیق	۸۴۰
۴۳۱	حضرت عمر رضؓ کی بیعتِ خلافت	۸۴۳
۴۳۲	حصول خلافت کے بعد آپ کا پہلا خطبہ	۸۴۳
۴۳۳	فصل یازدہم:	۸۴۶
۴۳۴	حضرت عمر فاروق رضؓ کی شہادت اور اس سے متعلقہ امور	۸۴۶
۴۳۵	شہادتِ فاروق اعظم رضؓ کا مفصل واقعہ	۸۴۷
۴۳۶	حضرت عمر فاروق رضؓ کی شہادت کا اصل سبب اور بعد کے واقعات	۸۵۲
۴۳۷	قاتلانہ حملہ کے بعد آپ کو امتِ محمدیہ کی فکر	۸۶۰
۴۳۸	آپ نے اپنا جانشین مقرر کرنے سے انکار فرمایا	۸۶۳
۴۳۹	حضرت عمر رضؓ نے خواب میں اپنی شہادت کا اشارہ پا لیا تھا	۸۶۵
۴۴۰	آپ کی شہادت کے متعلق حضرت ابوموسٰی رضؓ کا خواب	۸۶۶
۴۴۱	آپ کی گوناگوں دینی و اخلاقی وصیات	۸۶۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۴۲	تاریخ شہادت	۸۷۰
۴۴۳	عمر کتنی ہے اور مدتِ خلافت کتنی؟	۸۷۱
۴۴۴	آپ کی شہادت پر صحابہ کا گریہ اور تعریف و توصیف	۸۷۲
۴۴۵	حضرت ابو عبیدہ رض کی تمنا کہ عمر فاروق رض سے قبل وہ فوت ہو جائیں	۸۷۷
۴۴۶	آپ کی شہادت پر حضرت زبیر نے دفترِ وظائف سے اپنا نام کٹوا دیا۔	۸۷۷
۴۴۷	آپ کی شہادت پر جنوں کے مرثیے	۸۷۸
۴۴۸	جن لوگوں نے حضرت عمر فاروق رض کو شہادت کے بعد دیکھا	۸۸۰
۴۴۹	فصل دوازدھم	۸۸۱۸
۴۵۰	حضرت عمر فاروق رض کی اولاد کے بارہ میں	۸۸۱
۴۵۱	حضرت عمر فاروق رض کی بیٹیاں	۸۸۷
۴۵۲	آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔	۸۸۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ پیش نظر کتاب کے بارے میں

کتاب الریاض النضرۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت و عظمت پہ لکھی جانے والی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس موضوع پر ذخیرۂ حدیث جمع کیا۔ اور ان گنت کتابوں سے مدد حاصل کی جن کی ایک مختصر فہرست مصنف نے آغاز کتاب میں دی ہے۔ جسے دیکھ کر اس کتاب کے لیے کی جانے والی دیدہ ریزیوں، جگر سوزیوں اور شب بیداریوں کا پتہ چلتا ہے۔

مصنف نے کتاب کے مضمون کو قسم اول اور قسم ثانی کے نام سے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ قسم اول میں اس نے پہلے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجتماعی فضائل و محامد پر دلالت کرنے والی احادیث لکھی ہیں۔ پھر ان میں سے چند مخصوص برگزیدہ طبقات جیسے اصحاب بدر اور شرکائے حدیبیہ وغیرہم کے فضائل ذکر کیے ہیں۔ بعد ازاں عشرہ مبشرہ یعنی دس وہ صحابی جنہیں ایک وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان نے مژدہ جنت سنایا۔ کے مخصوص اجتماعی فضائل کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار مقرب ترین دوست اور آپ کے خلفاء کے مشترکہ محامد بیان کیے ہیں۔ یہاں قسم اول ختم ہو جاتی ہے۔

قسم ثانی میں عشرہ مبشرہ میں شامل دس صحابہ میں سے ہر ایک کے انفرادی اور شخصی فضائل محامد اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ اس لیے قسم ثانی دس ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب فضائل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر مشتمل ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو دوسرا باب فضائل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر۔ اسی طرح اگلے ابواب ہیں۔
قارئین! آپ کے ہاتھ میں اس وقت کتاب کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں قسم اول ساری اور قسم ثانی کا پہلا باب جو فضائل سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتا ہے۔ شامل ہے۔

یہ کتاب عربی میں ہونے کے سبب اردو خواں طبقہ کی دسترس سے باہر تھی۔ اس لیے احقر مترجم نے اس کا اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا۔ خدا بزرگ و برتر نے اس ارادے میں برکت ڈالی۔ اور مجھ سے بے علم آدمی سے یہ کام لے لیا گیا۔

چونکہ اس کتاب میں انہی کتب سے احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جن پر اہل سنت وجماعت کا اعتماد ہے جیسے صحاح ستہ اور حدیث کی دیگر کتب متداولہ ہیں۔ اور اہلِ سنت تو پہلے ہی سے صحابہ کرام کی عظمت دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں۔ اس لیے میں نے اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی کہ شیعہ فرقہ کی کتب سے بھی صحابہ کرام کے فضائل ساتھ ساتھ لکھے جائیں۔ مصنف نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کتبِ اہلِ سنت سے جو روایات لی ہیں۔ متعدد مقامات پر وہ روایات انہی الفاظ کے ساتھ شیعہ کتب میں بھی موجود ہیں۔ جیسے مصنف نے ابو بکر صدیق کا سب سے پہلے اسلام لانا متعدد کتب حدیث کی روایات سے بیان کیا ہے۔ اور شیعہ فرقہ کی معتبر کتاب مجمع البیان جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۵ میں شیعوں کا شیخ المفسرین علامہ طبرسی لکھتا ہے کہ حضرت سیدہ خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے ابو بکر صدیق نے اسلام قبول کیا۔ تو میں نے مجمع البیان کی یہ عبارت حاشیہ میں نقل کر دی ہے۔ اسی طرح ہجرت کے موقع پر ابو بکر صدیق کی بیٹی اسماء کا اپنا دوپٹہ پھاڑ کر کھانا باندھ کر دینا۔ اور آپ کے بیٹے عبد الرحمٰنؓ کا غار ثور میں تین رات تک دودھ پہنچانا مصنف نے کتب اہلِ سنت سے نقل ہے اور شیعوں کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

معتبر کتاب ناسخ التواریخ اور بحار الانوار وغیرہ میں بھی یہ واقعات بالتفصیل مذکور ہیں۔ اور شیعوں کے گیارھویں امام، امام حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ابو بکر صدیق کو سفر ہجرت میں ساتھ رکھیں۔ یہ آپ کی دل و جان سے خدمت کریں گے۔ نیز میں نے یہ تمام روایات شیعہ کتب سے اخذ کرتے ہوئے حاشیہ میں ساتھ ساتھ بیان کر دی ہیں۔

مجھے اپنی کم مائیگی کا پورا احساس ہے۔ قارئین جہاں کہیں کسی غلطی کا احساس کریں مجھے اس سے ضرور مطلع فرمائیں۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو گا۔

احقر مترجم

قاری محمد طیب غفرلہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ مصنف کے بارے میں

سرزمین مکہ میں ساتویں ہجری کے دوسرے حصے میں عبداللہ بن محمد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بچے تو ہر روز ہزاروں پیدا ہوتے ہیں۔ عبداللہ کے گھر پیدا ہونے والا بھی بظاہر ایک عام بچہ ہی تھا۔ مگر یہ کون جانتا تھا کہ یہ بچہ مستقبل میں آسمان علم وفضل پر درخشندہ ستارہ بن کر چمکے گا۔ اور جہان میں علم کا وہ نور پھیلائے گا۔ جس سے رہتی دنیا تک لوگ روشنی حاصل کریں گے۔

یہ تھے احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد الطبری لقب محب الدین ہے۔ مگر عموماً محب الطبری بولا جاتا ہے۔ آپ بروز جمعرات ۲۷ جمادی الآخر ۶۱۵ھ کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہو کر اپنے اپنے دور کی معتدر اور بلند ترین علمی شخصیات سے استفادہ کیا۔ اور حدیث وفقہ میں وہ مقام پایا کہ قاضی حرم کعبہ کا مرتبہ حاصل کیا۔ ذھبی کے مطابق آپکو شیخ الشافعیہ اور محدث الحجاز کہا جاتا تھا۔ آپ کے تلامذہ میں امام ابن العطار، شیخ ابن الخباز اور علامہ دمیاطی جیسی شخصیات شامل ہیں۔

تصانیف۔ آپ نے ہر موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اور جس طرف بھی توجہ کی ہے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ ذیل میں آپ کی چند تصانیف گنوائی جاتی ہیں۔

۱۔ کتاب الاحکام۔ شافعی فقہ پر مسائل واحکام کا چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ایک وقیع علمی ذخیرہ آپکو اپنی اس تصنیف پر اس قدر فخر اور اعتماد تھا کہ اسے سلطانِ یمن یوسف بن منصور کے پاس علمی تحفہ کے طور پر لے گئے۔ جو اہل علم کا بڑا قدر دان اور خصوصاً احادیث نبویہ کی سماعت کا بہت شائق تھا۔ اس نے اس کتاب کی بڑی قدر کی اور بہت سے نسخے املاء کروا کر اطراف میں پھیلائے۔ اس کتاب سے آپکی جلالتِ علمی اور تبحر فقہی کا شہرہ دُور دُور تک پہنچ گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ ذخائر العقبیٰ فی مودۃ ذوی القربیٰ۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں شامل ہونے والے افراد کے فضائل ومحامد بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں آپ کے چچے اور ان کی اولاد پھوپھیاں اور ان کی اولاد۔ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں اور بیٹیوں کی اولاد وغیرہ شامل ہیں۔ خصوصاً سیدنا علی مرتضیٰ؄ خاتون جنت سیّدہ فاطمہ زہریؓ اور حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بے پناہ فضائل ومفاخر بیان کیے ہیں۔

۳۔ السمط الیمین فی مناقب امہات المؤمنین۔

۴۔ پیش نظر کتاب" الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرہ۔

۵۔ کتاب القریٰ فی ساکن ام القریٰ۔

آپ کی تمام کتب میں محدثانہ انداز اپنایا گیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ کہے بغیر صرف اور صرف لگاتار احادیث ہی احادیث نقل کرتے چلے گئے ہیں۔ اس لیے آپ کی کتب تاریخ یا سیر کے زمرے میں نہیں ذخیرہ حدیث میں شامل ہوتی ہیں۔

علم کے ساتھ ساتھ آپ عمل کی دولت سے بھی مالا مال تھے۔ آپ کا زہد وورع بھی مثالی تھا۔ امام ذھبی لکھتے ہیں۔ وکان اماماً صالحاً زاہداً کبیر الشان۔ یعنی آپ عظیم المرتبت صالح اور زاہد امام تھے۔

جمادی الآخر ۶۹۴ھ میں آپ کا وصال ہوا اور مکہ مکرمہ ہی میں سپرد خاک ہوئے۔

تغمدہ اللہ بغفرانہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

قسم اوّل

صحابہ کرام

خصوصاً عشرہ بشرہ کے

اجتماعی فضائل

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب اول:

عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ رض کے

اجتماعی فضائل

فصل اول

جملہ صحابہ رض کے فضائل

صحابہ کے اعمال ساری امت کے اعمال سے بھاری ہیں

حدیث نمبر ۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے تو ایک صحابی کے چار سیر بلکہ دو سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

اسے بخاری و مسلم نے اور ابوبکر برقانی نے بخاری مسلم کی شرائط پر روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ابوبکر برقانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میرے صحابہ کو گالی نہ دو انہیں چھوڑ دو اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہِ خدا میں خرچ کرنا ایک صحابی کے صرف ایک دن ۴ سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

حدیث

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تمہارے ساری عمر کے نیک اعمال اُنکی ایک لحظہ نیکی کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اسے علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے

حدیث

حضرت عبدالرحمٰن بن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہم (تینوں دادا، باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے متوارثاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سے مجھے چنا اور میرے لیے ساتھی چنے پھر انہیں میں سے میرے سُسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں بُرا کہے اس پر اللہ تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ روزِ محشر اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

اسے مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے۔

کسی بھی علاقہ میں فوت ہونے والا صحابی روز قیامت اہل علاقہ کا راہنما ہوگا

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی علاقے میں انتقال کر جائے تو وہ روزِ قیامت اس علاقہ والوں کے لیے باعث نور اور راہنما ہو گا۔

حدیث

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ہائے افسوس قوم کا نمک جاتا رہا (صحابہ دنیا سے اٹھ گئے)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول

قل الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

ترجمہ: (فرما دیجئے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر) کی تفسیر نبی علیہ السلام کے صحابہ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی سنگت کے لیے چن لیا۔

ان احادیث کو خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابو صالح سے قول باری تعالیٰ

الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ۔

ترجمہ: "وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دے دیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔" سے مراد نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ ہیں۔

اسے ابن سری نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام سے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ ہمیں دنیا میں تنہا چھوڑ کر نہ جائیں کیونکہ اگر آپ ہم سے جدا ہو گئے تو پھر آپ کا دیدار کیسے نصیب ہوگا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھی ہونگے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور ایسے لوگوں کی سنگت بہت ہی خوب ہے۔

حدیث

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ان معاملات کے بارے میں اللہ سے سوال کیا جن میں میرے صحابہ میرے بعد اختلاف کریں گے۔ اللہ نے مجھے بذریعہ وحی فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کی مانند ہیں [1] بعض کا نور دوسروں سے زیادہ ہے تو جس شخص نے صحابہ کے مابین کسی

---

[1] تمام صحابہ کرام کا ستاروں کی مانند ہونا کتب شیعہ میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے مشہور شیعہ محقق ملا باقر مجلسی امام جعفر صادق رح کی روایت سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ النُّجُوْمِ بِاَیِّھَا اُخِذَ اھْتُدِیَ وَبِاَیِّ اَقَاوِیْلِ اَصْحَابِیْ اَقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ۔

ترجمہ: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میرے صحابہ کی تم میں مثال ستاروں جیسی ہے

[illegible]

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اختلافی مسئلہ کی ایک شق کو اختیار کر لیا۔ اس کا یہ عمل میرے ذمہ پر ہو گا۔ (اس پر مواخذہ نہ ہو گا) اسے نظام الملک نے اپنی امالی میں بیان کیا ہے۔ اس میں یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ ہر مجتہد کو اپنے عمل کا ثواب ضرور ملتا ہے۔

صحابی، تابعی اور تبع تابعی نگاہ رسول میں

حدیث:

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔۔۔ یہ فرماتے سنا اے لوگو تم بھلائی میں رہو گے جب تک کوئی ایک بھی مجھے دیکھنے اور میری سنگت کرنے والا (صحابی) تمہارے اندر موجود ہے۔ قسم بخدا تم بھلائی میں رہو گے جب تک میری سنگت اور دید کرنے والے کو کوئی دیکھنے والا (تابعی) تمہارے اندر موجود ہے۔ اور قسم بخدا تم بھلائی میں رہو گے۔ جب تک کوئی ایسا شخص تم میں موجود ہے جس نے میری دید اور میری سنگت کرنے والوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے[1]

جس کے پیچھے چل پڑے ہدایت مل گئی۔ اور میرے صحابہ میں سے جس کی بھی تم اقتداء کر لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

بحار الانوار ج ۲۲ ص۳۰۹ طبع جدید۔ نقلاً عن معانی الاخبار ص۵ طبع جدید۔

[1] صحابہ تابعین اور تبع تابعین تینوں طبقات کا دوسری امت سے برتر ہونے کے بارے میں شیعہ حضرات کے ہاں بھی احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ دیکھیے۔

عن امیر المؤمنین علیہ السلام۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول طوبیٰ لمن رآنی او رای من رآنی او رای من رای من رآنی۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

(یعنی تبع تابعی)۔

اسے حافظ سلفی نے سدا سیات میں بیان کیا ہے۔

حدیث

ابی برزہ اسلمی کہتے ہیں میں زیاد (اموی گورنر کوفہ) کے پاس گیا وہاں میں نے کہا سب سے بڑے نگہبان بادشاہ ہوتے ہیں۔ تو زیاد بولا خاموش تم صحابہ کے چھلکوں کی مثل ہو میں نے کہا مسلمانو! کیا نبی علیہ السلام کے صحابہ کے چھلکے تھے ان کی تو مکمل ذات ہی مغز تھی پھر میں نے کہا قسم بخدا میں آئندہ تیرے پاس نہ آوں گا۔

اسے ابوالحسن علی بن جعفر نے روایت کیا ہے۔

حدیث

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے جو آپ کی مرض اور نبی علیہ السلام کی عیادت کے متعلق ہے۔ اس میں نبی علیہ السلام کی یہ دعا موجود ہے "اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما اور انہیں اُلٹے قدم واپس نہ پلٹا دے۔"

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہے تجھے مبارک ہے اسے جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔

(۱) امالی شیخ صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲ (۲) بحار الانوار نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب فضل المہاجرین والانصار ج ۲۲ صفحہ ۳۱۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

عبدالرحمٰن بن سلم بن عبداللہ (دادا، باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے منوارثاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے (انبیاء میں سے) چنا اور میرے لیے ساتھی چنے انہیں سے میرے سسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ روزِ قیامت اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

اسے ابن مہندی نے اپنی مشیخت میں بیان کیا ہے۔

فصل دوم

جنگ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے ساتھ حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا کہ فلاں باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑے دوڑاتے وہاں پہنچے وہ عورت وہاں موجود پائی۔ ہم نے کہا خط ہمارے حوالے کر دے۔ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے دھمکی دی خط نکال نہیں تو ہم تیری جامہ تلاشی لیں گے تب اس نے اپنے بالوں سے خط نکالا جس کا مضمون یہ تھا۔

"حاطب ابن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کی طرف یہ خط ہے نبی علیہ السلام تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔"

جب یہ خط نبی علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو آپ نے حاطب سے مخاطب ہو کر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ذرا ٹھہرئیے میری بات سن لیجئے۔ میں مکہ سے ہجرت کر کے یہاں مدینہ چلا آیا جب کہ میں نسباً قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے دیگر مہاجرین ساتھی قریش میں سے ہیں جس کی وجہ سے ان کے اہل وعیال کی نگہداشت قریش نے اپنے ذمہ لی ہے اور میرے گھر والوں کا کوئی پرسان حال نہیں تو میں نے قریش پر ایک احسان کرنا چاہا کہ اس کی وجہ سے میرے گھر کو کچھ تحفظ مل جائے اور میں نے یہ کام دین سے برگشتہ ہو کر نہیں کیا۔ کیونکہ مجھے تو اسلام کے دامن رحمت میں پناہ مل چکی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کا سر اتار دوں۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا حاطب بدر میں شریک تھا اور تم کیا جانو اللہ نے بدریوں پر نظر کرم فرمائی اور فرمایا تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حدیث

سہل بن مالک اپنے والد سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے بدر اور حدیبیہ والوں کی بخشش فرمادی ہے۔"

اسے خلعی اور حافظ دمشقی نے اپنے معجم میں بیان کیا ہے۔

حدیث

ام مبشر نے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جبکہ آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ "جس شخص نے بھی درخت کے نیچے (حدیبیہ میں) میری بیعت کی ہے انشاء اللہ وہ جہنم میں نہ جائے گا" راوی یہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تو فرماتا ہے۔

وان منکم الا واردھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: تم سے ہر کوئی جہنم پر وارد ہو گا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا ساتھ ہی اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا۔

ترجمہ: پھر ہم تقویٰ والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے حاطبؓ کے واقعہ میں عمر فاروقؓ سے فرمایا تمہیں کیا پتہ؟ اللہ نے بدر والی جماعت پر نظر رحمت فرمائی ہے اور فرمایا ہے جو چاہو کرو تمہاری بخشش ہو گئی ہے۔

اسے بھی صرف مسلم نے ہی روایت کیا ہے اور یہ حدیث فضائل عمر فاروقؓ میں بھی آئے گی۔[1]

http://t.me/Tehqiqat

---

[1] یہی روایت شیعوں کی معتبر کتاب ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اوّل ص ۲۷۵ میں یوں موجود ہے۔

وبروایتے

فقد وجبت لکم الجنۃ

ترجمہ:

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اہل بدر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ "بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔" اور ایک روایت میں ہے کہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا غلام نبی علیہ السلام کے پاس ان کی شکایت لایا اور کہا قسم بخدا حاطب ضرور جہنم میں جائیگا۔ آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو! حاطب نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے لے

حدیث

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی پاک کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ آپ کے صحابہ میں افضل کون شمار ہوتے ہیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدری صحابہ! جبریل نے عرض کیا یونہی آسمانوں میں وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو بدر میں مسلمانوں کی امداد کو اترے تھے۔

اسے ابن بشران نے روایت کیا ہے۔ ۲ے

اس کے بعد بھی شیعہ حضرات اگر حضرات صحابہ کے متعلق متردد رہیں تو اسے نامناسب ضد ہی کہا جاسکتا ہے۔

لے یہی روایت بالفاظہا ناسخ التواریخ حالات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم ص۱۲۰ پر موجود ہے۔

بتلائیے اگر حضرت حاطبؓ بدر میں شریک ہونے کے سبب یہ مقام رکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق کوئی اعتراض سننا گوارا نہیں فرماتے تو خلفا ثلاثہ کو معرض طعن میں لانا اللہ اور اس کے حبیب کو کیسے گوارا ہے؟

۲ے بدر میں شریک ملائک کا تمام دیگر ملائک سے افضل ہونا ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول ص۲۷۵ پر موجود ہے۔ دیکھیں۔ وہم رسول خدا در فضل اہل بدر فرماید، ان اللہ قد اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث مہ

رفاعہ ابن رافع رضؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

حدیث مہ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی ہے وہ دوزخ میں نہ جائیگا۔

اسے ترمذی نے بیان کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اسے بیان کیا ہے۔ "اور حدیبیہ میں" کا لفظ بڑھایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ لفظ لکھے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا یا ایمان کے ساتھ میرے دیکھنے والے کو دیکھ لیا۔

تشریح :

عشرہ مبشرہ صحابہ بدر والوں میں داخل ہیں جو عشرہ میں سے بدر میں شریک تھے وہ تو شریک تھے جو نہ تھے انہیں بھی بدر کا اجر اور مال غنیمت دیا گیا۔ جیسا کہ اپنی جگہ یہ بات آئیگی۔ یونہی حدیبیہ میں حضرت عثمان غنی رضؓ شریک نہ تھے تو نبی علیہ السلام نے اُنکی طرف سے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

متوقف فی قبول ایمانہ۔

ترجمہ : کتاب مستقصی میں قاسم بن محمد رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "میں نے جس شخص کو بھی اسلام پیش کیا اس نے کچھ تردد اور پس وپیش ضرور کیا مگر ابوبکر نے قبول ایمان میں کچھ بھی توقف کرتا سیکھا ہی نہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل سوم

صحابہ کرام سے محبت، ان کے لیے استغفار، اور ان کے باہمی اختلافات میں نہ پڑنے کا بیان۔

https://t.me/Tehqiqat

حدیث

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ان میں شامل نہیں فرمایا۔ روز قیامت انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

بخاری ومسلم نے روایت کیا۔

حدیث

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کیا میں نے اللہ اور اس کے رسول کی محبت تیار کر رکھی ہے فرمایا تو پھر تو اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں اسلام آنے کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد ہمیں اس سے بڑھ کر کبھی خوشی نہ ہوئی جتنی نبی علیہ السلام کے اس ارشاد پر ہوئی کہ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ حضرت انسؓ پکار اٹھے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میرا حشر ان کے ساتھ ہوگا اگرچہ اُن جیسے میرے اعمال نہیں ہیں۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث

حضرت انسؓ سے اسی مضمون کی ایک اور روایت بھی مسلم میں موجود ہے۔

حدیث

حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جابیہ (ایک جگہ کا نام) میں آئے اور فرمایا ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی میری طرح کھڑے تھے اور فرمایا میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو اور پھر انہیں دیکھنے والوں کے ساتھ بھی بھلائی کرو۔

اسے مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے اور حافظ ناصر سلامی نے اسے روایت کرکے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

تشریح:

اس میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ مومنو! صحابہ سے محبت کرو اور ان کے لیے استغفار کرکے بھلائی کرو اور ان کے باہمی اختلافات میں نہ الجھو۔

حدیث:۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے صحابہ کی عزت کرو اور پھر ان کی جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین) پھر انکی جو ان کے بعد (تبع تابعین) آئیں گے۔

اُسے عمر بن سماک رضؓ نے روایت کیا ہے اور صحابہ کی عزت کا وہی مطلب ہے جو ابھی بیان ہو چکا۔

حدیث ۱۰

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی بات کہی وہ منافقت سے بری ہو گیا اور جس نے ان کے متعلق بُری بات کہی وہ میری سنت کا مخالف اور جہنم کا حق دار ہے اور یہ بہت بُرا انجام ہے۔

اسے ابو سعد رضؓ نے شرف النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۱

حضرت انس رضؓ سے ہی ایک روایت یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کے بارے میں بہتر بات کہی وہ مومن ہے۔

اسے ابن غیلان نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۲

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگوں کو حکم تو یہ تھا کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ کے حق میں استغفار کریں ؎ انہوں نے گالیاں دینا شروع

؎ اگر کوئی اہل تشیع میں سے یہ کہے کہ استغفار گنہگاروں کے لیے ہوتا ہے لہٰذا صحابہ مکمل گنہگار تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ہے "فسبح بحمد ربک واستغفرہ" کیونکہ استغفار بلندی درجات کے لیے بھی ہوتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کردیں۔

اسے مسلم اور ابومعاویہ نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

یہ حدیث اس بات کی تائید کرتی ہے کہ صحابہ کے ساتھ بھلائی کرنے کے حکم سے مراد ان کے لیے استغفار کرنا ہے۔

حدیث ۱۷

سہل بن مالک رض باپ سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میرے داماد حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰ رض اور سسر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم اور میرے کسی صحابی کی گستاخی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ اس کا حساب تم سے لے۔ کیونکہ یہ گناہ کبھی معاف نہیں کیا جائیگا۔ اے لوگو! مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کیا کرو، اور کسی کے مرجانے کے بعد اسے بہتری سے یاد کیا کرو۔

حدیث ۱۸

عبدالرحمٰن بن زید العمی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم نے چالیس بڑے تابعین سے ملاقات کی ہے جو کئی صحابہ کرام سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے تمام صحابہ سے محبت کی ان سے پیار کا رشتہ جوڑا اور ان کیلئے استغفار کی، اللہ اسے صحابہ کے ساتھ جنت میں جگہ دیگا۔

اسے ابن عرفہ عبدی نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۹

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں، میرے بعد ان سے خود غرضی مت کرنا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھے محبوب بنایا جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغاوت کی۔ انہیں ایذا دینا مجھے ایذا دینا ہے اور مجھے ایذا دینا اللہ کو ناراض کرنا ہے اور اللہ کو ناراض کرنیوالا ممکن ہے کہ جلد گرفتارِ عذاب ہو جائے۔

اسے مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حافظ دمشقی نے اپنے معجم میں اسی روایت کو یوں لیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے میرے صحابہ سے محبت کی تو اس لیے کہ وہ میرا محبوب ہے اور جس نے ان سے بغض کیا تو اس وجہ سے کہ وہ میرے نزدیک مردود ہے حافظ دمشقی نے اس روایت کے ابتدائی اور آخری الفاظ اس سے قبل والی حدیث کی مثل بیان کیے ہیں۔

یہ روایت حافظ نے ابن شریط سے لی ہے جیسا کہ اس نے اس سے قبل والی روایت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل چہارم

صحابہ کرام کے باہمی اختلاف میں نہ الجھنے اور انہیں برا نہ کہنے کے بیان میں

فصل اوّل میں صحابہ کرام کو بُرا نہ کہنے اور فصل ثالث میں اُن کے اختلافات میں نہ پڑنے کا کچھ بیان آچکا اب مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہ سے (ممکن ہے کہ) لغزش ہو گی مگر اللہ اسے معاف کر دیگا۔ بایں سبب کہ وہ میری صحبت کے شرف کے ساتھ تمام امت سے سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ مگر ان کی لغزش پر کچھ لوگ اپنا عمل کریں گے اللہ انہیں منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں اوندھا کر کے پھینکے گا۔[1]

---

[1] نبی علیہ السلام کے اس ارشاد "انکی لغزش پر بعد میں آنے والے لوگ اپنا عمل کریں گے" کے دو مفہوم ہیں ایک یہ کہ وہ لوگ انکی کی اتباع میں ویسا ہی عمل شروع کر دیں گے۔ چنانچہ وہ خلیفہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے تمام رازی نے اپنے فوائد میں روایت کیا ہے۔

حدیث مہ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تقدیر میں لوگ الجھیں تو تم خاموش رہو اور جب میرے صحابہ کے بارے میں ایسا کریں تو بھی تم خاموش رہو۔

حدیث مہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے صحابہ کو برا کہے اس پر اللہ تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔

حدیث مہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اور انہیں دکھ دیا اس نے مجھے دکھ

کی معمولی غلطی پر اس کے خلاف بھڑک اٹھیں گے۔ اور بغاوت کریں گے۔ (حالانکہ صحابہ کے دور میں حاکم اور محکومین سب ہی تقویٰ کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے تو کسی کے خلاف اولیٰ عمل پر بھی دو دو دن کا جھگڑا کرنا معقول تھا بعد والے دور کا یہ ماحول نہ ہوگا) اس لیے نبی علیہ السلام نے یہ قیاس باطل قرار دیتے ہوئے صحابہ اور بعد والے لوگوں کے مابین فرق واضح کر دیا۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بعد والے لوگ صحابہ کی لغزش کو موردِ الزام بنائیں گے اور زبان طعن دراز کریں گے اور یقیناً یہ دونوں گروہ (جو پہلے اور دوسرے مفہوم کا مصداق بنتے ہیں) اسی انجام کے مستحق بن جاتے ہیں جو زبان نبوت نے ارشاد فرمایا ہے۔ تو اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں اس سے محفوظ رکھا اور اللہ ہمیشہ محفوظ ہی رکھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا ہے۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے لگاؤ۔

ان تمام احادیث کو خثیمہ بن سلیمان اور ثالث بن سماک نے روایت کیا ہے۔[1]

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کسی بھی نبیؑ کی گستاخی کرنے والے کو قتل کر دو اور میرے کسی صحابی کو جو گالی دے اسے کوڑے لگاؤ۔

حدیث

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی شکایت نہ پہنچایا کرو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب میں اپنے صحابہ کے پاس آؤں تو میرے دل میں ان کے بارے میں کوئی میل نہ ہو۔

---

[1] یہ حدیث بعینہٖ انہیں الفاظ کے ساتھ اہل تشیع کی نہایت معتبر کتاب، جامع الاخبار ص۱۸۲ فصل نمبر ۱۴۵ میں موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ قال علیہما السلام من سبنی فقد کفر و من سب اصحابی فقد کفرو من سب اصحابی فاجلدوہ

ترجمہ:

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے مجھے یا میرے صحابہ کو گالی دی وہ کافر ہو گیا اور اسے کوڑے لگاؤ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس مال حاضر کیا گیا آپ نے اسے تقسیم کر دیا۔ وہاں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے میں اُن کے کے پاس سے گزرا وہ کہہ رہے تھے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور آخرت میں سرخروئی نہیں چاہی چنانچہ میں نبی علیہ السّلام کے پاس آیا اور ان کی یہ گفتگو کہہ سُنائی آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا چھوڑ دو یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اس سے بھی بڑھ کر تکالیف دی گئیں تو انہوں نے صبر کیا۔

ترمذی نے یہ حدیث اور اس کے علاوہ بھی کئی احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں یہی مضمون ہے کہ عشرہ مبشرہ اور دیگر مہاجرین وانصار کے درمیان گہرا بھائی چارہ تھا۔

حدیث

زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ آپ نے صحابہ کے چہرے ملاحظہ فرما کر انہیں سے کچھ کو غیر حاضر پایا تو انہیں بلا بھیجا جب تمام اکٹھے ہو گئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کہی پھر فرمایا آج میں تمہیں ایک بات کہنے والا ہوں اسے یاد کر لو اور بعد میں آنے والوں کو آگاہ کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بعض کو برگزیدہ بنایا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ۔

ترجمہ: اللہ فرشتوں سے رسول چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

اور میں بھی تم (صحابہ) میں سے بعض کو زیادہ محبوب رکھتا ہوں اور تمہارے درمیان بھائی بندی بنانے والا ہوں۔ جیسا کہ اللہ نے فرشتوں کے مابین اخوت کے رشتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بنائے ہیں تو اے ابوبکرؓ اٹھو اور میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ مجھ پر تمہارے کئی احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ ہی تمہیں دے گا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو تمہیں بناتا تم میرے ساتھ وہ نسبت رکھتے ہو جو قمیص کو بدن سے ہوتی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ ایک طرف کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔ عمرؓ میرے قریب آجاؤ، وہ قریب آ گئے تو آپ نے فرمایا عمرؓ تم سب سے زیادہ ہماری مخالفت کیا کرتے تھے۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ تمہاری وجہ سے یا ابوجہل بن ہشام کی وجہ سے اسلام کو شوکت دے دی جائے تو اللہ نے میری دعا کو تمہارے حق میں قبول فرمایا تو تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے ساری امت میں سے تیسرے نمبر پر جنت میں داخل ہونے والے یہ سن کر عمر فاروقؓ ایک طرف ہٹ گئے تو نبی علیہ السلام نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا۔

پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ارشاد ہوا اے ابوعمرو عثمان میرے قریب آجاؤ وہ آہستہ آہستہ قریب ہونے لگے۔ تا آنکہ نبی علیہ السلام نے اُن کے گھٹنے اپنے گھٹنوں سے ملا لیے تب آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور تین بار سبحان اللہ العظیم کہا پھر عثمان غنیؓ کو دیکھا تو اُنکی چادر کھلی ہوئی تھی تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے باندھ دی اور فرمایا چادر کے دونوں پلو سینے کے اوپر سے گزار لو اور پھر فرمایا آسمانوں میں تمہاری تعریف کی جاتی ہے [1] تم روزِ قیامت میرے پاس

---

[1] اس بات کی تائید شیعہ کتب حدیث سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فروع کافی کتاب الروضہ باب علامات قیام القائم میں ہے کہ امام جعفر صادقؓ نے فرمایا ہر روز شام کو آسمانوں میں ندا ہوتی ہے کہ عثمان اور اس کے پیرو جنتی ہیں اور کامیاب۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حوض کوثر پر آؤ گے جب کہ تمہاری گردن کی رگوں سے خون بہتا ہو گا میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ حشر کس نے کیا ہے! تم کہو گے فلاں فلاں نے، یہی بات تھی ہو گی کہ کوئی آواز دینے والا آسمانوں سے آواز دے گا یاد رکھو عثمان رض تمام مظلومین کا امیر ہے۔

چنانچہ عثمان غنی رض ایک طرف ہو گئے تو نبی علیہ السلام نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا اے اللہ کے امین! میرے قریب آؤ تم اللہ کے امین ہو آسمانوں میں تمہیں امین کہا جاتا ہے۔ جو تمہارا حق ہے اللہ اس پر تمہیں ضرور قبضہ دیگا، میرے پاس تمہارے لیے ایک دعا ہے جو ابھی تک میں نے بارگاہ خداوندی میں پیش نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ پیش کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر ایک امانت لا رکھی ہے (یعنی دعا کی قبولیت اور طلب کردہ چیز کا حصول) پھر فرمایا! عبدالرحمن رض تمہارا ایک مقام ہے اللہ تمہیں کثرت سے مال عطا فرمائے اور آپ نے مال کی کثرت کو اپنے ہاتھ پھیلا پھیلا کر تعبیر فرمایا۔ چنانچہ عبدالرحمن رض ایک طرف ہو گئے تو آپ نے اُن کے اور عثمان غنی رض کے درمیان بھائی بندی کر دی۔

پھر طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا گیا ارشاد ہوا قریب آجاؤ وہ قریب آگئے فرمایا تم دونوں عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح میرے حواری ہو پھر دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تو وہ ایک طرف ہو گئے۔

پھر عمار بن یاسر رض اور حضرت سعد رض کو بلایا گیا۔ اور فرمایا تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

پھر ابو درداء اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کو بلایا گیا۔ اور فرمایا تم ہمارے اہل بیت میں سے ہو اللہ نے تمہیں پہلا اور آخری علم اور پہلی اور آخری کتاب عطا فرمائی ہے۔ پھر فرمایا۔ ابو درداء! کیا اللہ نے تمہیں راہ حق عطا نہیں فرمادی؟ عرض

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہاں یارسول اللہ آپ پر میرے والدین قربان۔ فرمایا اے ابو درداء اگر تم گم ہو جاؤ گے تو امت تمہیں تلاش کرے گی۔ اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہ چھوڑیں گے تم بھاگو گے بھی وہ تمہیں ڈھونڈ لیں گے۔ اس لیے اپنی عزت کو فقر والے دن کے لیے ادھار دے دو (یعنی آج لوگوں کے کام آؤ کل وہ تمہارے کام آئیں گے) اور جاؤ کہ اعمال کی جزا آنے والی ہے۔ پھر آپؐ نے ان کے اور سعد کے درمیان بھائی بندی کر دی۔ پھر صحابہ کے دمکتے ہوئے چہروں کو دیکھ کر فرمانے لگے صحابہ! تمہیں مبارک ہو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں تم ہی سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے جنت میں تمہارے گھر بہت بلند و بالا ہوں گے۔ پھر آپؐ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا اللہ ہی کی حمد ہے جسے وہ اپنا محبوب بنائے اسے گمراہی سے نجات دیدیتا ہے۔

https://t.me/Tehqiqat

اب حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے۔ کہنے لگے میری تو جان نکل گئی تھی اور کمر ٹوٹ گئی تھی جب میں نے دیکھا کہ آپؐ میرے سوا سب کی تعریف کر رہے اور بھائی بندیاں بنا رہے ہیں۔ اگر مجھ پر کوئی ناراضگی ہے تو جیسے آپ کی مرضی۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے نبی بنایا۔ میں نے تمہیں سب سے پیچھے رکھا ہی صرف اپنا بھائی بنانے کے لیے ہے تمہارا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ مجھے آپؐ کی کیا وراثت ملے گی! فرمایا جو کچھ پہلے انبیاء وراثت چھوڑ گئے تھے وہی ملے گی۔ عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی کتاب ہے اور نبی کی سنت اور جنت میں حضرت فاطمہ رض سمیت تم میرے محل میں ہو گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (سورہ حجر آیت ۴۷)
اللہ کے لیے محبت کرنے والے تختوں پر بیٹھے ایک دوسرے کے آمنے سامنے دیکھتے ہونگے۔

اس حدیث کو حافظ ابو القاسم دمشقی نے چالیس لمبی حدیثوں کے مجموعہ میں بیان کیا ہے۔

حدیث :

امام احمد بن حنبلؒ اپنی کتاب مناقب علی بن ابی طالب میں حدیث مواخاۃ (مذکورہ) کا معنی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان بھائی بندی کردی تو علی مرتضیٰؓ نے مذکورہ شکایت کی تھی۔

حدیث :

ابو سعد نے کتاب شرف النبوۃ میں عقبہ بن عامر جہنیؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مواخات روایت کی ہے۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکرؓ و عمرؓ مجھے حکم ملا ہے کہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بناؤں تم دنیا و آخرت میں باہم بھائی بھائی ہو لہٰذا دونوں ایک دوسرے کو سلام کہو اور مصافحہ کرو تو تعمیل حکم کرتے ہوئے دونوں نے مصافحہ کر لیا۔
پھر فرمایا اے زبیرؓ و طلحہؓ! آؤ میں تمہیں بھائی بناؤں تم دونوں دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ آپس میں سلام کہو اور مصافحہ کرو۔ تو دونوں نے ایسا کر دکھایا۔
پھر فرمایا اے عبد الرحمٰن اور عثمان رضی اللہ عنہما آؤ مجھے حکم ہے کہ تمہیں باہمی بھائی بنا دوں۔ تم دنیا اور آخرت میں با یک دیگر بھائی بھائی ہو۔ دونوں سلام کہو اور مصافحہ کرو جو انہوں نے کر دیا۔ پھر ابی بن کعبؓ اور عبد اللہ بن مسعود کو بلایا گیا اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سابق کاروائی ہوئی۔ پھر ابو عبیدہ بن جراحؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ کے درمیان بھائی بندی قائم کی گئی۔ پھر ابو درداؓ اور سلمان فارسیؓ کو باہم بھائی قرار دیا گیا۔ پھر سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت صہیب رومیؓ کے مابین مواخات کا رشتہ استوار ہوا۔ پھر ابو ایوب انصاریؓ اور حضرت بلالؓ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا گیا۔ پھر اسامہ بن زید اور ابو ہندا لحجام کو نبی علیہ السلام نے باہم بھائی بھائی قرار دیا۔

پھر فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ سیدہ فاطمہؓ اور ام سلیمؓ کے مابین رشتہ اخوت استوار کروں اور سیدہ عائشہؓ اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی زوجہ کو بہنیں بنا دوں۔ اللہ تعالیٰ ابو طلحہؓ اور ابو ایوب انصاریؓ کی آل کو اللہ کے رسول کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔

حدیث

مورخ ابن اسحاقؒ نے مہاجرین و انصار کے مابین مواخات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طرف سے ہم پر نازل شدہ وحی میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں بھائی بندی کی جائے یہ کہہ کر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا یہ میرا بھائی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضیٰؓ ایک دوسرے کا بھائی کہلایا کرتے تھے پھر حضرت امیر حمزہؓ بن عبدالمطلبؓ اور زید بن حارثہؓ بھائی بھائی بنے جعفر بن ابی طالبؓ اور معاذ بن جبلؓ میں بھائی بندی ہوئی۔

حضرت ابو بکرؓ اور خارجہ بن زیدؓ باہم بھائی بنے۔ عمر بن الخطابؓ اور عتبان بن مالکؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ اور سعد بن معاذؓ بھائی بھائی کہلائے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ربیعؓ میں بھائی بندی استوار ہوئی۔ اور زبیر بن العوامؓ اور سلمہ سلامہؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

بروایت دیگر زبیر بن عوامؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا تھا۔ یونہی عثمانؓ اور اویس بن ثابتؓ کو طلحہ بن عبداللہؓ اور کعب بن مالکؓ کو سعید بن زیدؓ اور ابی بن کعبؓ کو مصعب بن عمیرؓ اور ابوایوبؓ کو ابوحذیفہؓ اور عباد بن بشرؓ کو اور عمار بن یاسرؓ اور حذیفہ بن الیمان کو زبان نبوت نے ایکدوسرے کا بھائی قرار دیا۔

حدیث

ایک اور روایت کے مطابق عمار بن یاسرؓ اور ثابت بن قیسؓ جنہیں خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے اور ابوذر غفاریؓ اور منذر بن عمرؓ کے درمیان نبی علیہ السلام نے بھائی بندی بنائی۔

ابن ہشامؒ کہتا ہے کہ میں نے ایک بار علماء سے سُنا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو جندب بن جنادہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ حاطب بن ابی بلتعہؓ اور عریم بن سعدؓ کے مابین سلمان فارسیؓ ابودرداؓ کے مابین اور بلالؓ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابورویحہؓ کے مابین رشتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کا جوڑا ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ یہ مذکورہ اسماء ہیں۔ ان صحابہ کے جن کے مابین مواخات کا تعلق استوار ہوا تھا۔

جیب کہ ابن اسحاق کی گزشتہ حدیث مواخات ۱۲ میں عشرہ مبشرہ میں سے جناب سعدؓ کے علاوہ تمام کا ذکر موجود ہے۔ یہ مواخات مہاجرین و انصار کے درمیان بنائی گئی تھی تاکہ مہاجرین کو غریب الوطنی کا احساس نہ ہو اور یوں صحابہؓ ایک دوسرے کے لیے دست و بازو بن جائیں جب کہ قبل ازیں عقبہ بن عامرؓ کی گزشتہ حدیث مواخات ۱۱ میں سعید بن زیدؓ کے سوا تمام عشرہ مبشرہ کا ذکر موجود ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ تمام گروہ عشرہ مبشرہ اس رشتہ اخوت میں شامل ہو گئے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ابن اسحاق نے مہاجرین و انصار کی مواخات یوں بھی لکھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ و عمرؓ۔ عثمان غنیؓ اور عبدالرحمنؓ۔ طلحہؓ و زبیرؓ۔ ابو ذرؓ اور مقدادؓ اور امیر معاویہؓ اور حتات مجاشعی کے درمیان مواخاتؓ کا تعلق قائم کیا۔ بہر حال یہ مختلف احادیث اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ مواخات قائم کرنے کا امر متعدد بار واقع ہوا ہے۔

حدیث

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقؓ و فاروقؓ، امیر حمزہ و زید بن حارثہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ و زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ و سعد بن مالکؓ، اور خود اپنے اور میرے درمیان مواخات پیدا فرمائی۔

حدیث

ابن عبداللہؓ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی پھر مہاجرین اور انصار کے مابین مواخات کا رشتہ استوار کیا۔ دونوں بار حضرت علیؓ سے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حدیث

طبرانی معجم میں بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ کے درمیان بھائی بندی بنائی، تو ممکن ہے کہ آپؐ نے اپنے اور علی مرتضیٰؓ کے مابین مواخات کسی اور موقع یا آخری موقع پر قائم فرمائی ہو۔ کیونکہ روایات کے اختلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر متعدد بار واقعہ ہوا ہے۔ چنانچہ کئی صحابی دو یا تین افراد تک کے بھائی بنائے گئے[1]

---

[1] اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ حدیث ۱۵ میں مواخات کے ضمن میں امیر معاویہؓ کا تذکرہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب دوم:

عشرہ مبشرہ صحابہ رض کے بعض اجتماعی فضائل

اور ان کے نسب مبارک کا نبی علیہ السلام سے اتصال

علامہ محمد بن احمد بن خلف رحمہ اللہ نے عشرہ مبشرہ کا نسب درج ذیل عربی اشعار میں بیان کیا ہے۔

صَلٰوۃُ رَبِّیْ دَائِمًا وَالطَّیِّبِیْنَ الْبَرَرَۃْ ۔ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَالْعَشَرَۃِ

فَآلِہٖ مِنْ فَاطِمٍ وَمِنْ اَخِیْہِ حَیْدَرَہْ وَشَیْبَۃُ الْحَمْدِ لَھُمْ اَصْلٌ اَطَابَ الثَّمَرَہْ

وَبَعْدَھُمْ عُثْمَانُ مِنْ عَبْدِ مَنَافِ الْخَیْرَۃِ وَمِنْ قُصَیٍّ لَحِقَ الزُّبَیْرُ مُرْدِی الْکَفَرَۃْ

سَعْدُ الْمُفْدِیْ مِنْ کِلَابٍ وَابْنُ عَوْفٍ آزَرَہْ وَمِنْہُ یَقِیْنًا وَطَلْحَۃُ مِنْ مُرَّۃَ مَا اَنْتَھٰی

فَارُوْقُنَا مِنْ کَعْبِھِمْ سَعِیْدٌ یَقْفُوْا اَثَرَہْ وَعَامِرُ الْاَمِیْنُ مِنْ فِھْرٍ کَمَالُ الْعَشَرَہْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور تمام پاک لوگوں کا درود و سلام ہو۔ نبی علیہ السلام پر آپؐ

ت بھی موجود ہے جو فتح مکہ کے قریب اسلام لائے تھے۔ لہذا یہ بعد کا واقعہ ہے۔ اور جو مراخات ہجرت کے فوراً بعد ہوئی تھی وہ پہلا واقعہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books https://ataunnabi.blogspot.com/

کی آل اور دس صحابہ پر۔

۲۔ آپکی آل میں سیّدہ فاطمہ اور آپ کے بھائی حیدر قرار ہیں۔ ان سب کیلیے تعریف ہے اور عبد المطلب ایسا درخت ہے جس کے پھل بڑے عمدہ ہیں۔

۳۔ ان کے بعد عثمان غنی ہیں جو عبد مناف میں سے بہترین انسان ہیں، اور قصی سے حضرت زبیرؓ جا ملے ہیں، جو کفار کو ہلاک کرنے کا شیوہ رکھتے ہیں۔

۴۔ جانثارِ نبیؐ حضرت سعدؓ کلاب کی اولاد میں سے ہیں اور عبدالرحمن بن عوف بھی تبھی کلاب ہی سے ہیں صدیق اکبر اور طلحہ مرّہ سے مشہور ہیں۔

۵۔ فاروق اعظم کعب سے تعلق رکھتے ہیں سعید بھی ان کے پیرو ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح فہر کی اولاد میں ہیں تو عشرہ مبشرہ مکمل ہوتے۔

اشعار کی تشریح اگلے صفحے پر نقشہ میں دیکھیں۔

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books

شجرہ نسب

حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عبداللہ	ابوبکر صدیق	عمر فاروق	عثمان غنی	علی مرتضیٰ	حضرت طلحہ	حضرت زبیر	حضرت سعد	حضرت عبدالرحمان	حضرت سعید	حضرت ابوعبیدہ
۲۔ عبدالمطلب	ابوقحافہ	خطاب	عفان	ابوطالب	عبداللہ	عوام	مالک	عوف	زید	عامر
۳۔ ہاشم	عامر	نفیل	ابوالعاص	عبدالمطلب	عثمان	خویلد	اہیب	عبد	عمر	عبداللہ
۴۔ عبدمناف	عمرو	عزیٰ	امیہ		عمرو	اسد	حارث	عبدمناف	نفیل	جراح
۵۔ قصی	کعب	اباح	عبدالشمس		کعب	عبدالعزیٰ	زہرہ	زہرہ	عزی	ہادل
۶۔ کلاب	سعد	عبداللہ	عبدمناف		سعد	قصی	کلاب	کلاب	اباح	کعب
۷۔ مرہ	تیم	قرط			تیم				عبداللہ	خبہ
۸۔ کعب	مرہ	زراح			مرہ				قرط	حارث
۹۔ لوئی		عدی							زراح	فہر
۱۰۔ غالب		کعب							عدی	
۱۱۔ فہر									کعب	

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضروری نوٹ:

درجہ بالا نقشہ سے معلوم ہوا کہ حضرت علی کا نسب نبی علیہ السلام کی دوسری پشت میں آپ سے مل جاتا ہے۔ جب کہ عثمان غنی رضی چوتھی۔ عمر فاروق رضی آٹھویں ابوبکر صدیق پرتے ساتویں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی گیارھویں پشت پر آپ سے جا ملتے ہیں۔ اسی طرح دیگر افراد عشرہ رضی کا حال نقشہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

حدیث۔

روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالی نے عالم ارواح میں عشرہ مبشرہ کی ارواح جمع فرمائیں اور ان کے انوار سے ایک پرندہ بنایا جو جنتوں میں رہتا ہے۔ اسے ملاں نے اپنی سیرت اور دیگر مصنفین نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے گویا عشرہ مبشرہ کو دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ہی عالم ارواح میں اکٹھا کر دیا تھا۔ اور جب دنیا میں آئے تو عالم ارواح کی طرح یہاں بھی اکٹھے ہو گئے۔ نسب میں بھی (جیسا کہ گذر چکا) نبی علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بھی۔ رشتہ مواخات میں بھی۔ اور پھر جنت میں بھی انشاء اللہ اکٹھے ہونگے۔ تو خوش بخت ہے وہ انسان جس نے ان کی محبت کی کسی ایک میں فرق نہ کیا اور اُن سے راستے پر چلا۔ اور بدبخت ہے وہ انسان جو ان کے باہمی اختلافات میں الجھا رہا اور کسی ایک میں فرق کرنے کا خطرہ مول لیا اور نفس کی پیری کرتے ہوئے ایک کی گستاخی کا مرتکب ہوا، اللہ ہی کو حمد ہے جس نے ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھا دعا یہ ہے کہ یہ کرم ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان اول

(اس بارے میں کہ)

عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کو نبی علیہ السلام کی صحبت میسر ہے اگرچہ درجات صحبت میں تفاوت ہے

حدیث :-

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے ؟ فرمایا (سیدہ عائشہ رض) میں نے عرض کیا مردوں میں کون ؟ فرمایا ابوبکر رض ، میں نے پھر عرض کیا ان کے بعد کون ؟ فرمایا عمر رض میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا عثمان رض میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا علی رض تو میں خاموش ہو گیا ۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بولے فرمایا عبداللہ ! جو چاہو پوچھو میں نے عرض کیا کہ علی رض کے بعد کون آپ کو زیادہ محبوب ہے ؟ فرمایا طلحہ رض پھر زبیر رض پھر سعد رض (بن مالک) پھر سعید بن زید پھر عبدالرحمن بن عوف ، پھر ابوعبیدہ بن جراح ۔

ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے مگر یہ حدیث غریب ہے ۔

حدیث

جب کہ اس بارے میں صحیح حدیث حضرت عمرو بن العاص رض کی ہے ۔ وہ رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا مردوں میں سے کون ! فرمایا عائشہ کا باپ (ابوبکر صدیق)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمر بن الخطابؓ۔ اس کے بعد آپ نے بہت سے لوگوں کے نام گنے۔ ذکر فلاں کے بعد فلاں شخص مجھے محبوب ہے۔

اسے احمد، مسلم اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

عمرو بن العاص ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جیش ذات السلاسل کا امیر بنا کر بھیجا۔ جبکہ لشکر میں ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ) بھی تھے۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ پر مجھے امیر بنایا جانا اس بنا پر ہے کہ آپ کے ہاں میرا مرتبہ ان سے بڑھ کر ہے۔ تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! لوگوں میں سے آپ کے ہاں پسندیدہ تر شخص کون ہے؟

آگے حدیث مثل سابق ہے۔

یہ حدیث ابو حاتم نے حضرت انس کی روایت سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں بھی درج کی ہے۔

یہ احادیث عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں قدر و منزلت پر پوری طرح سے روشنی ڈالتی ہیں۔ تاہم پھر بھی یہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مذکورہ احادیث بظاہر متعارض ہیں مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ ابو حاتم اور مسلم والی حدیث میں جو ہے کہ آپ نے کئی مردوں کے نام گنے کہ فلاں کے بعد فلاں محبوب ہے ممکن ہے اس سے مراد یہی عشرہ مبشرہ ہوں جنہیں ملاں نے اپنی روایت میں صراحتاً بیان کیا ہے۔ البتہ درج ذیل حدیث سے یہاں اشکال پیدا ہوتا ہے۔

حدیث۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی علیہ السلام کو صحابہ میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور اسی باب میں یہ حدیث بالتفصیل آئیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

http://t.me/Tehqiqat

تشریح:

اگر سوال کیا جائے کہ گزشتہ احادیث میں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کا محبوب بتلایا گیا ہے اور اس حدیث میں ابو عبیدہ بن جراح کو، آخر کیوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت وہی ہے جو گزشتہ احادیث میں خود نبی علیہ السلام نے بیان فرمائی باقی سیدہ عائشہ نے قرآن کو دیکھ کر اپنے گمان کے مطابق بات کہہ دی ہے یہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان دوم عشرہ مبشرہ صحابہ رضہ سے کینہ و بغض رکھنے سے بچنا

حدیث

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے مسلمانو! اگر تم عبادت کرتے کرتے کمانوں کی طرح کوز پشت ہو جاؤ اور مسلسل روزہ رکھتے رکھتے کانٹوں کی طرح سوکھ جاؤ اور نماز ادا کرنے کے لیے قاقلوں سے بچھڑے پھر و۔ پھر بھی اگر تم میں سے کسی نے عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے کسی سے بغض رکھا تو اسے ناک کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔ اسے ابو سعد رحمہ نے شرف النبوت میں بیان کیا ہے۔

بیان سوم عشرہ مبشرہ کے لیے جنت کی بشارت

حدیث

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضہ جنت میں جائیں گے۔ عمر رضہ جنتی ہیں۔ عثمان رضہ جنتی ہیں۔ علی رضہ جنتی ہیں۔ طلحہ رضہ جنتی ہیں۔ زبیر رضہ جنتی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضہ جنتی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ سعد بن زید جنتی ہیں۔ اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں لے

اسے احمد بن حنبل رض۔ ترمذی اور بغوی نے مصابیح میں احادیث حسان سے درج کیا ہے۔

تشریح :

اسے ابو حاتم نے بھی روایت کیا ہے مگر کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ، اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جنت کی بشارت کے بارہ میں ابو عبیدہ بن جراح کا ذکر عشرہ رض سے متصلاً صرف اسی حدیث میں آیا ہے۔

میں (مصنف) کہتا ہوں کہ آگے بیان ہونے والی سعید بن زید سے مروی حدیث ابو حاتم کے قول کی تردید کر رہی ہے۔

حدیث

حضرت سعید بن زید رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنتی ہیں ابو بکر رض، عمر رض، عثمان رض، علی رض، طلحہ رض، زبیر رض، عبدالرحمن بن عوف رض، ابو عبیدہ

لے ان دس صحابہ اکرام کو جنت کی بشارت ملی ہے اس لیے انہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے اور یہ بات شیعہ کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ ابن ابی الحدید اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ جلد اول ص ۷۶ مطبوعہ بیروت میں حضرت طلحہ رض کے تعارف میں لکھتا ہے۔ وَطَلْحَةُ أَحَدُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ،

ترجمہ: اور طلحہ رض عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں جن کے لیے جنت کی شہادت دی گئی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بن جراح ؓ، سعد بن ابی وقاص ؓ اور حضرت سعید بن زید ؓ نو ۹ افراد گن کر دسویں کا ذکر کیے بغیر آپ چپ ہو گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کو خدا کی قسم ہے کہ دسویں کا نام لیں فرمایا تم نے مجھے خدا کی قسم دے دی ہے۔ اس لیے بتلاتا ہوں کہ وہ دسواں ابوالاعور (سعید بن زید) ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امام بخاری نے اس باب میں اسے سب سے صحیح حدیث قرار دیا ہے یعنی سابق الذکر حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔

حدیث:

حضرت سعید ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں سے دس افراد جنتی ہیں۔ ابوبکر ؓ، عمر ؓ، عثمان ؓ، علی ؓ، طلحہ ؓ، زبیر ؓ، عبدالرحمٰن بن عوف ؓ، سعد بن مالک ؓ اور ابوعبیدہ بن جراح ؓ، سعید بن مسیب ؓ فرماتے ہیں۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ دس جنتیوں میں ایک صحابی اور بھی ہے اور غالباً وہ خود حدیث کے راوی (سعید بن زید) ہیں [1]

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے انہوں نے اسے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے اور طبرانی نے اپنے معجم میں عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت سے یہ حدیث بیان کی ہے جس میں حضرت سعید ؓ کا صاف نام موجود ہے۔

حدیث:

---

[1] اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ صرف دس صحابی جنتی ہیں اور باقی جنتی نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ دس وہ صحابی ہیں جنہیں شارع علیہ السلام نے جنتی کہا ہے وہ خوش نصیب جنتی جنہیں زبان نبوت سے مژدۂ جنت مل گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ کے گھر تشریف لائے فرمایا اے عائشہؓ! تمہیں ایک بشارت نہ دوں! عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ فرمایا تمہارے والد ابوبکر جنتی ہیں۔ وہاں ان کے ساتھی ابراہیم علیہ السلام ہونگے۔ عمرؓ جنتی ہیں۔ ان کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام ہوں گے عثمانؓ جنتی ہیں ان کا ساتھی میں خود ہونگا۔ علیؓ جنتی ہیں ان کے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہوں گے۔ طلحہؓ جنتی ہیں وہاں ان کے ساتھی حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیرؓ جنتی ہیں ان کے ساتھی حضرت اسماعیل علیہ السلام ہونگے سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ ان کے ساتھی سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہونگے۔

سعد بن زیدؓ جنتی ہیں ان کے ساتھی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں ان کے ساتھی ادریس علیہ السلام ہونگے۔ پھر فرمایا۔ اے عائشہ! میں سید المرسلین ہوں۔ تمہارا والد افضل الصدیقین ہے اور تم اُم المومنین ہو۔

اسے ملاّ نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

بیان چہارم عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ صفات حمیدہ

حدیث

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ ہیں دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ حیا میں سب سے بڑھ کر عثمانؓ اور سب سے زیادہ قوت فیصلہ کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مالک علیؓ بن ابی طالبؓ ہیں ہر نبی کے حواری تھے۔ اور میرے حواری (خدمتگار) طلحہؓ و زبیرؓ ہیں۔ سعد بن ابی وقاص جہاں ہونگے حق ان کے ساتھ ہوگا۔ سعید بن زید محبوبانِ خدا میں سے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اللہ کے تاجروں میں سے ہیں۔ (یعنی سب سے زیادہ خدا کے عبادت گزار اور اجر و ثواب کا لین دین کرنے والے ہیں) ابو عبیدہ بن جراح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں۔ ہر نبیؑ کا محرم راز ہوتا ہے اور میرا محرم راز امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ ہیں۔ ان سب سے محبت کرنے والا نجات پا گیا اور بغض رکھنے والا تباہ ہو گیا۔

اسے ملاّں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

بیان ہنجم عشرہ مبشرہ الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ کے مصداق اول ہیں

حدیث

حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ الخ سورۃ انبیاء۔ آیت نمبر

ترجمہ: جن کے لیے ہم اچھی عاقبت لکھ چکے ہیں وہ جہنم سے دُور رہیں گے۔)

پھر حضرت علیؓ نے فرمایا میں انہیں میں سے ہوں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر تمام عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ بھی انہی میں سے ہیں۔

اسے ابوالفرج بن جوزی رحمہ اللہ نے اسباب النزول میں بیان کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب سوم:

عشرہ مبشرہ صحابہؓ میں سے بعض کے فضائل

بیان اول

عشرہ مبشرہؓ میں صدّیقین اور شہداء

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم "حراء" پہاڑ پر چڑھے تھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ یہ پہاڑ حرکت میں آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے حراء" اپنی جگہ ٹھہر! تجھ پر نبی صدیق اور شہداء ہی تو ہیں دوسری روایت میں حضرت علیؓ کا نام نہیں۔

مذکورہ طریقہ پر یہ دونوں روایات مسلم نے ہی بیان کی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترمذی نے یہ روایت مناقب عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں درج کرتے ہوئے کی جگہ ھٰذَا لکھا ہے جب کہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور ترمذی نے اسے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی بیان کیا ہے۔ مگر اس میں یہ لکھا ہے کہ "حرا" پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سوا تمام افراد عشرہ مبشرہ موجود تھے اور الفاظ ہیں۔ اُثْبُتْ حِرَاءُ

حدیث

زیلعی نے بھی اسے لیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مجھے کہتے ہو کہ میں اپنے بھائیوں کو برا کہوں جب کہ اللہ ان پر درود بھیجتا ہے۔ یا یہ کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

اس کے بعد راوی نے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ حراء میں تھے کہ وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا حراء ٹھہر جا! راوی نے اس روایت میں یہ کہا ہے کہ اس وقت وہاں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سوا تمام افراد عشرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

علاوہ ازیں یہ روایت حربی نے ابن عباس سے لی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ حراء پر تھے کہ اچانک وہ ہل پڑا آپ نے فرمایا ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء ہی تو ہیں۔ جب کہ آپ کے ساتھ وہاں ابوعبیدہ کے سوا تمام افراد عشرہ مبشرہ موجود تھے۔

حدیث

علاوہ ازیں اسے حافظ اسحاق بن ابراہیم بغدادی نے ان روایات میں درج کیا ہے۔ جو بڑوں نے چھوٹوں سے اور آباؤ اجداد نے اولاد سے روایت کی ہیں چنانچہ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ حراء پر کھڑے تھے کہ وہ ہلنے لگ پڑا نبی علیہ السلام نے فرمایا،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حراء ٹھہر جا! تجھ پر نبیؐ ، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ چنانچہ یہ سنتے ہی حراء ٹھہر گیا۔

تشریح:

صحابہ ثلاثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کے فضائل میں مذکورہ روایات و دیگر روایات کئی اور پہاڑوں کے بارہ میں آئیں گی۔ لہٰذا یہ اختلاف روایات صرف اسی وجہ سے ہے کہ یہ واقعہ متعدد بار مختلف پہاڑوں پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اسکی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ احادیث میں پہاڑ پر موجود افراد کی تعداد اور اسماء گوناگوں ذکر ہوئے ہیں۔

البتہ یہاں صدیق سے مراد بظاہر صرف ابوبکر صدیقؓ ہیں کیونکہ وہی صحابہ میں سے اس صفت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور شہید سے مراد وہ پانچ ہیں جن کا نام اس فصل کی پہلی حدیث میں صراحت سے موجود ہے (یعنی عمر، عثمان، علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم) کیونکہ یہ پانچوں صراحتاً تیغ سے شہید ہوئے ہیں۔ البتہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، اور حضرت سعید بن زیدؓ (اگرچہ بظاہر شہید نہیں ہوئے۔ مگر ممکن ہے کہ وہ کسی اور معنیٰ کے ساتھ مقام صدیقیت یا شہادت میں داخل ہوں۔ اس لیے نبی علیہ السلام نے انہیں صدیقین اور شہداء میں رکھا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان دوم
جنّت میں نبی علیہ السّلام کی تشریف آوری اور عشرہ مبشرہ رض سمیت آپ کا امت سے موازنہ کیا جانا

حدیث

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنّت میں گیا وہاں میں نے (اپنے آگے) کسی کے قدموں کی سرسراہٹ سنی۔ پوچھنے پر بتلایا گیا کہ یہ حضرت بلالؓ ہیں تو جنّت کی میں نے سیر کی اور دیکھا کر وہاں کے اکثر باشندے فقرا، مہاجرین ہیں اور مسلمان مالدار لوگ اور عورتیں نظر نہ آئیں پھر معلوم ہوا کہ مالدار تو جنّت کے دروازوں پر محاسبین بن کر کھڑے ہوئے ہیں اور عورتوں کو دو سرخ چیزوں سونا اور ریشم نے تباہ کر ڈالا ہے (وہ اکثر جہنم میں ہیں) پھر میں جنّت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک سے باہر آیا۔ ابھی میں دروازے کے پاس ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے میں میری ساری امت کو رکھ کر تولا گیا تو میں سب سے بھاری نکلا، پھر ابو بکرؓ، عمرؓ، علیؓ کو باری باری لایا گیا اور ساری امت سے ان کا وزن کیا گیا اور انھیں سے ہر ایک ساری امت سے بھاری نکلا۔ پھر میری ساری امت کو ایک ایک کر کے میرے سامنے سے گزارا گیا۔ جب عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی باری آئی تو میں نے دیکھا وہ آہستہ آہستہ چل رہے ہیں، پھر وہ ذرا آگے جا کر واپس آ گئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان سوم کچھ افراد عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کی رفاقت ونجابت

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات برگزیدہ ساتھی یا محافظ عطا کیے گئے اور مجھے چودہ۔ ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ فرمایا میں خود میرے بیٹے (حسنین کریمین) جعفر (طیار) امیر حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار اور عبداللہ بن مسعود۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

یہی حدیث تمام رازی نے فوائد میں یوں ذکر کی ہے کہ حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو وزراء یا محافظین سات عدد دیئے گئے اور مجھے چودہ۔ امیر حمزہ، جعفر طیار، ابوبکر، عمر، علی، حسن اور حسین (یہ سات قریش میں سے ہیں) ابن مسعود، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال۔

تشریح:

مذکورہ دونوں احادیث میں قریش کے سات افراد تو بالاتفاق آئے ہیں۔ جب کہ ترمذی نے مصعب بن عمیر کا نام بڑھایا ہے۔

علاوہ ازیں ترمذی نے سات افراد کے علاوہ پانچ افراد ذکر کیے ہیں۔ جن میں حذیفہ، ابوذر اور مقداد نہیں ہیں۔ جبکہ دوسری حدیث میں ان تینوں کے ساتھ ابن مسعود، عمار اور بلال کا ذکر بھی ہے مگر مصعب اور سلمان کا نہیں (جبکہ پہلی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث میں یہ دونوں موجود ہیں۔

چنانچہ دونوں احادیث کے اجتماع سے چودہ نہیں بلکہ پندرہ افراد بنتے ہیں کیونکہ دونوں احادیث میں چودہ کا عدد مکمل نہیں۔ ترمذی نے بارہ اور تمام رازی نے تیرہ لکھے ہیں۔ جبکہ امام احمد بن حنبلؒ نے یہی حدیث حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہوئے مکمل چودہ کی تکمیل ان الفاظ میں کی ہے کہ

حدیث

عرض کیا گیا یا رسول اللہ۔ آپ کے برگزیدہ چودہ ساتھی کون ہیں؟ فرمایا میں خود میرے بیٹے حسنؓ اور حسینؓ، حمزہؓ، جعفرؓ، عقیلؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، مقدادؓ، سلمانؓ، عمارؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ۔

گویا اس حدیث میں گیارہ قریشی صحابہ ہیں اور تین غیر قریشی۔

حدیث

یہی حدیث ابن سمان نے "الموافقہ" میں حضرت علیؓ سے چودہ عدد کی تفصیل کرتے ہوئے روایت کی ہے جبکہ روایت امام احمد بن حنبل سے اسماء میں اختلاف آگیا۔ الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات برگزیدہ ساتھی عطا کیے گئے جبکہ مجھے چودہ سات قریش میں سے علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، حمزہؓ جعفر طیارؓ، ابوبکرؓ، اور عمرؓ اور سات دیگر مہاجرین میں سے، عبداللہ بن مسعودؓ سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ، عمارؓ اور بلالؓ۔

حدیث

ابن سمان کی دوسری روایت یوں ہے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، سیدہ فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ، حمزہؓ، جعفر، ابن مسعودؓ، بلالؓ، عمارؓ، ابوذرؓ اور سلمانؓ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

اس حدیث میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر مذکر صیغوں کے تحت مذکرین کی تغلیب کی بنا پر ہے۔ اور یہ بات کلام عرب میں کثیر الاستعمال ہے۔

بیان چہارم	فرمان نبی۔ ابوبکر نے مجھے کبھی دکھ نہیں دیا۔ اور اوّل مہاجرین سے رضائے نبی

حدیث

سہل بن مالک اپنے باپ سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے تو ممبر پر تشریف لاکر وعظ فرمایا۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی بھی دکھ نہیں دیا۔ اس کی یہ صفت نوٹ کرلو، اے لوگو عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن مالکؓ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور اوّل مہاجرین تمام سے میں راضی ہوں۔ ان کی یہ صفت نوٹ کرلو!۔

اسے خلعی نے اور حافظ دمشقی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

بیان پنجم	عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کی جداگانہ صفت حمیدہ

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میری ساری امت میں سے امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکرؓ ہے۔ دین میں سب سے پختہ عمرؓ حیا میں سب سے سچا عثمانؓ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا قاری ابی بن کعبؓ۔ فرائض کو سب سے زیادہ جاننے اور عمل کرنے والا زید بن ثابتؓ اور حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ یاد رکھو! ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

اسے ابوحاتم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حدیث

طبرانی نے یہ حدیث یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری امت میں سے امت پر زیادہ مہربان ابوبکرؓ امت کے لیے سب سے بڑا نرم دل عمرؓ اور ساری امت میں سے سب سے بڑا قاضی علیؓ ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ آگے مثل سابق ہے۔

بیان ششم | چند صحابہ جو زبان نبوت کے مطابق بہترین انسان ہیں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ بہترین انسان ہے۔ عمرؓ بہت اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموحؓ بہت بہترین شخص ہے، معاذ بن جبلؓ نہایت بہترین انسان ہے، ابوعبیدہ بن جراحؓ نفیس بندہ ہے۔

اسے ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے بھی روایت کیا ہے مگر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسد بن حضیرؓ اور ثابت بن قیسؓ کا ذکر بھی کیا ہے۔ کچھ تقدیم تاخیر بھی کی ہے اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

بیان ہفتم
فرمان نبی کے مطابق جو لوگ محبان خدا و مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں

حدیث

ابی یخامر سکسکیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابوبکرؓ پر درود بھیج کہ وہ تجھے اور تیرے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔ اے اللہ عمرؓ پر درود بھیج کہ وہ تیرا اور تیرے نبی کا محب ہے۔ اے اللہ عثمانؓ پر درود بھیج کہ وہ تیرا اور تیرے محبوب کا حبدار ہے۔ اے اللہ ابو عبیدہ بن جراح پر درود بھیج کہ وہ تجھے اور تیرے نبیؐ کو دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ عمرو بن العاصؓ پر درود بھیج کہ خدا و مصطفےٰؐ کو اپنا حبیب بنائے ہوئے ہے۔

بیان ہشتم
کچھ وہ صحابہ جو نبی علیہ السلام کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حدیث شقیق کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا نبی علیہ السلام کو سب صحابہ میں زیادہ عزیز کون تھا؟ فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا اس کے بعد کون؟ فرمایا عمرؓ۔ میں نے کہا اس کے بعد کون؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراحؓ۔ میں نے کہا اس کے بعد کون؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن حدیث قرار دیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان نہم
عشرہؓ میں سے کچھ کے لیے زبان رسالت کی خصوصی اور مناسب حال دعوات۔

حدیث زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے اللہ تو نے میرے صحابہ کی وجہ سے امت کو برکت عطا فرمائی ہے۔ تو ان سے یہ برکت واپس نہ لے۔ انہیں ابوبکر کی محبت پر اکٹھا کر دے۔ اس کا کام نہ بکھیر۔ کیوں کہ اس نے ہمیشہ اپنی رضا پر تیری رضا کو ترجیح دی ہے۔ اے اللہ عمر بن خطابؓ کو عزت، عثمانؓ کو صبر۔ علیؓ کو توفیق۔ طلحہؓ کو بخشش، زبیرؓ کو ثابت قدمی، سعدؓ کو سلامتی اور عبدالرحمٰنؓ کو وقار عطا فرما۔ اے اللہ اوّل مہاجرین و انصار کو اور نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے تمام مسلمانوں کو (جنت میں) میرا ساتھی بنا دے۔

اسے حافظ ثقفی نے اور واحدی نے مسنداً روایت کیا ہے اور واحدی نے ان الفاظ "تو ان سے برکت واپس نہ لے" کے بعد یہ الفاظ زائد کیے ہیں۔ اے اللہ تو نے میرے صحابہ کو ابوبکر کی وجہ سے برکت عطا فرمائی ہے تو ان سے یہ برکت واپس نہ لے اور ابوبکرؓ کی محبت پر انہیں اکٹھا کر دے۔

بیان دہم
بعض افرادِ عشرہؓ اور بعض دیگر صحابہؓ کے لیے زبان رسالت سے جنت کی دُعا

حدیث ۱: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے صحابہ کے لیے جنت کا سوال کیا تو اللہ نے انہیں یقیناً جنت سے نواز دیا۔ اسے ابوالخیر حاکمی قزوینی نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۲: ابن عبدالبر نے استیعاب میں روایت کیا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے اپنے رب جل علیٰ سے سوال کیا کہ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے جس نے مجھے سسر بنایا یا جسے میں نے سسر بنایا یا[1]

[1] شیعوں کی معتبر اور مفصل تفسیر "لوامع التنزیل"، جلد دوم ص۲۶ میں علامہ حائری شیعہ لکھتا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۱۰۱

جنّت میں عشرہ مبشرہ کے مقاماتِ رفیعہ

حدیث ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نمازِ فجر کے لیے تشریف لائے اور فرمایا۔ اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم! کے ساتھیو![1] آج رات میں نے جنت میں تمہارے مکانات کا اپنے مکان سے قرب دیکھا ہے۔ یہ کہہ کر آپ حضرت علی رضؓ کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا اے علی رضؓ! کیا تم یہ پسند کرو گے کہ جنت میں تمہارا مکان میرے مکان کے سامنے ہو جیسے دو بھائیوں کے منازل باہم بالمقابل ہوتے ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ یہ کہتے ہوئے حضرت علی گریاں ہو گئے۔ پھر آپ ابو بکر رضؓ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں ایک ایسے شخص کا نام اور اس کے والدین کا نام بھی جانتا ہوں جب وہ جنت میں آئے گا تو وہاں کا ہر مکان اور پانی کا ہر گھونٹ مرحبا مرحبا پکار اٹھے گا۔ حضرت سلمان فارسی عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! ایسا شخص ناکام کب ہو سکتا ہے۔ فرمایا وہ ابو بکر رضؓ ہے۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضؓ کی طرف التفات فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اے ابو حفص! میں نے جنت میں سفید جوہر سے بنا ایک محل دیکھا جس پر سفید موتیوں کا جڑاؤ کیا ہوا تھا۔ میں نے فرشتہ رضوان سے پوچھا یہ محل کس کے لیے ہے؟ کہنے لگا ایک قریشی جوان کے لیے میں نے سمجھا کہ شاید میرا ہے وہ خود ہی بول اٹھا یہ عمر بن الخطاب رضؓ کا ہے۔ پھر میں نے اس کے اندر جانا چاہا تو مجھے تیری غیرت یاد آگئی۔ عمر فاروق رضؓ سن کر آب دیدہ ہو گئے

---

[1] کتنا پیارا خطاب ہے جو خود زبانِ رسالت سے ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کرنے لگے یارسول اللہ! کیا مجھے آپ پر غیرت آئیگی!

پھر آپ نے عثمان غنیؓ کی طرف رخ منور کیا اور فرمایا ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے جنت کے ساتھی تم ہو۔ پھر عبدالرحمٰنؓ کی طرف نگاہ التفات اٹھی تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تمام صحابہ سے دیر کے ساتھ آتے دیکھا ہے۔ کیا سبب ہے؟ فرمایا مجھ سے حساب ہوتا رہا کہ فلاں مال تمہیں کہاں سے ملا کہاں خرچ کیا؟ بلکہ مجھے تو گمان گزرا کہ شاید آپ کو نہ دیکھ پاؤنگا پھر عرض کیا میرے سو اونٹ مصر سے مال تجارت سے لدے ہوئے آئے ہیں۔ جنہیں میں مدینہ کے یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کرنے کا اعلان کرتا ہوں شاید کہ اسی سبب سے اللہ میرا حساب آسان کردے پھر آپ نے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کی طرف دیکھا تو فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں، اور میرے حواری تم دونوں ہو۔

اسے قاضی ابوبکر یوسف بن فارس نے روایت کیا ہے۔

بیان ۱۲ — کچھ وہ صحابہ جو جمعہ کے روز لوگوں کے بھاگ جانے کے وقت نبی علیہ السلام کے ساتھ رہے

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلے کا قافلہ آگیا (جب کہ قحط سالی طاری تھی) تو لوگ قافلے کی طرف دوڑ پڑے اور نبی علیہ السلام کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے۔

اسے صرف مسلم نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۱۳ — وہ حدیث جو عشرہ مبشرہ میں سے بعض کی اہلیت خلافت پر دال ہے

حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا اگر نبی علیہ السلام اپنے بعد کسی کو خلیفہ بناتے تو کسے بناتے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا گیا (اگر بالفرض زندہ نہ ہوتے تو) اس کے بعد کسے بناتے؟ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو۔ سوال ہوا پھر کسے بناتے؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح کو۔ اس کے آگے سیدہ نے کسی کا نام نہیں لیا۔

بیان ۱۴ — کچھ عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کے حق میں نازل شدہ آیات قرآنیہ

حدیث

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آیہ کریمہ

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر دوڑے چلے آئے۔ ستر صحابہ کے حق میں نازل ہوئی جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے جنگ احد کے لیے جب آپ نے صحابہ کو بلایا تو وہ فوراً حاضر خدمت ہو گئے۔

اسے واحدی اور ابوالفرج ابن جوزی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث

عطاء رضی اللہ عنہ (تابعی) سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا۔

ترجمہ: جب آپ کے پاس ہماری آیات کو ماننے والے آتے ہیں تو انہیں سلامتی کا پیغام دیجیے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، حمزہؓ، جعفرؓ، عثمان بن مظعونؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، مصعب بن عمیرؓ، سالمؓ، ابوسلمہؓ، ارقم بن ابی ارقمؓ، عمارؓ، اور حضرت بلالؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

اسے ابوالفرج نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قولِ خدا اِذْ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

ترجمہ: ہم نے ان کے دلوں سے ہر قسم کا بغض و کینہ نکال پھینکا ہے۔

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعید بن زیدؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے حق میں اتری ہے۔

اسے خیثمہ بن سلیمان اور ابوصالح نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/tehqiqat

تشریح:

ابوجعفر سے پوچھا گیا کہ اس آیت میں کینہ اور بغض سے کیا مراد ہے۔ فرمایا زمانہ جاہلیت میں بنی ہاشم، بنی تیم اور بنی عدی کے مابین رنجش تھی جب یہ لوگ اسلام لائے تو دل وجان سے ایک دوسرے کو چاہنے والے ہو گئے۔

حسن سے روایت ہے کہ یہ آیت اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

سورۃ الزمر آیت ۱۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے (سچی) بات سن کر اسکی خوب تر پیروی کرتے ہیں۔

جب ابوبکرؓ اسلام لائے تو ان کے پاس عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عثمانؓ، طلحہؓ زبیرؓ، سعید بن زیدؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آئے اور پوچھا کہ آپ نے کونسا دین اختیار کیا ہے۔ جب آپ نے انہیں اپنے دین سے آگاہ کیا تو وہ بھی اسلام لے آئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس لیے آیت میں القول (سچی بات) سے مراد ابوبکر صدیقؓ کی بات ہے۔

حدیث

ضحاک سے مروی ہے کہ آیت مبارکہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ۔

سورہ حدید آیت ۱۹

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے ہی سچے ہیں) سے مراد آٹھ صحابی ہیں۔

ابوبکرؓ، عثمانؓ، علیؓ، زید بن حارثہؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور حمزہؓ جب کہ عمر فاروقؓ ان کے نویں ساتھی ہیں۔ جنہیں اللہ نے ان کے صدق دل کے سبب ان سے ملا دیا۔

تشریح:

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت سے مراد اللہ کو ملنے والا ہر انسان ہے۔ جبکہ مقاتلؒ (ایک مفسر) کے بقول اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسولوں کی بات سن کر انکی تصدیق کر دیتے ہیں تکذیب نہیں!۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ تمام اقوال واحدی نے اور ابو الفرج نے اسباب النزول میں روایت کیے ہیں۔

حدیث

امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے اور وہ اپنے ائمہ آبار سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد خداوندی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

سے مراد ابوبکر صدیق رضؓ۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

(کافروں پر سخت) سے مراد عمر فاروق رضؓ۔

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

(آپس میں رحم دل) سے مراد عثمان غنی رضؓ۔

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

(تم ہمیشہ انہیں رکوع وسجدہ (عبادت) کرتے ہی دیکھو گے) سے مراد علی بن ابی طالب رضؓ۔

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

(اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی) سے مراد طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ۔

(عبادت سے انکی جبینوں میں محراب ہیں) سے مراد سعد بن ابی وقاص رضؓ اور عبدالرحمن بن عوف رضؓ ہیں۔

حدیث

ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ ارشاد خداوندی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ الخ

سورہ مجادلہ آیت ۲۲

ترجمہ: اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لانے والی قوم کو آپ ایسا نہیں پائینگے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھیں خواہ وہ انکے والدین اولاد اور بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔) درج ذیل صحابہ کرام کے حق میں نازل ہوا ہے۔

۱۔ ابوبکر صدیق رض! جنہوں نے اپنے کافر بیٹے کو جنگ بدر میں مقابلے کیلئے للکارا اور عرض کیا یارسول اللہ آج مجھے سب سے پہلے قربان ہو لینے دیجئے تو آپ نے فرمایا ابوبکر! ہمیں اپنی جان کے ساتھ نفع بہم پہنچائیے [1] جانتے نہیں ہو کہ تمہاری حیثیت میرے لیے کانوں اور آنکھوں والی ہے۔

۲۔ عمر فاروق رض! جنہوں نے جنگ بدر میں اپنے ماموں عاص بن ہشام کو تہہ تیغ کر ڈالا۔ [2]

۳۔ حضرت علی مرتضیٰ رض اور امیر حمزہ رض جنہوں نے شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو بدر

---

[1] بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ شیعہ فرقہ کی معتبر تاریخ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۱ صفحہ ۳۲۷ پر موجود ہے۔ معلوم ہوا ابوبکر صدیق کے دل میں ایمان کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

[2] عمر فاروق کے متعلق شیعہ فرقہ اکثر کہتا ہے کہ انہوں نے اسلام لانے کے بعد کبھی کسی کافر کو قتل نہیں کیا۔ ضرور ان کے دل میں کفر سے محبت موجود تھی معاذ اللہ حالانکہ صاف لکھا ہے کہ اپنے سگے ماموں کو غیرتِ ایمانی کے جوش میں قتل کر ڈالا۔ اور آپ کا یہ کارنامہ شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳ پر بالصراحت موجود ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں قتل فی النار کیا۔

۴۔ ابوعبیدہ بن جراحؓ! جنہوں نے احد میں اپنا باپ عبداللہ بن جراح مار ڈالا۔

۵۔ مصعب بن عمیرؓ! جنہوں نے اُحد میں اپنے بھائی عبیدہ بن عمیر کو جہنم رسید کیا اسی لیے اللہ فرماتا ہے وہ لوگ دشمنانِ خدا اور رسول کو دوست نہیں بناتے خواہ وہ انکے والدین اولاد بھائی یا عزیز رشتہ دار ہوں۔

اسے واحدی اور ابوالفرج نے بیان کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب چہارم:

چار یاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے مختص احادیث

بیان اوّل

اللہ نے خلفاء اربعہ کو اپنے نبی کی صحبت کے لیے چن لیا

حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء و مرسلین کے سوا تمام جہانوں پر اللہ نے میرے صحابہ کو عظمت دیدی ہے پھر صحابہ میں سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کو افضلیت سے نواز دیا۔ اور میری امت کو تمام امتوں سے افضل بنا دیا ہے۔ پھر امت میں سے جو لوگ پہلی سے چوتھی صدی تک آئیں گے بعد والوں سے افضل ہیں۔

اسے بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور بزار سے عبدالحق نے کتاب "الاحکام" میں اسے لیا ہے۔ جبکہ ابن سمان نے بھی الموافقہ میں یہ حدیث مختصراً نقل کی ہے جس کے بعض الفاظ یہ ہیں کہ اللہ نے انبیاء و مرسلین کے سوا اگلے پچھلے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو افضلیت عطاء فرمائی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۲
خلفاءِ اربعہ پر خدا و مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نوازشیں اور یہ کہ انکا محب مومن ہے اور دشمن منافق

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر، عمر رضی اللہ عنہ کو مشیر، عثمان رضی اللہ عنہ کو سہارا اور تجھے اپنا مددگار بناؤں۔ تو تم چار ہوئے۔ جن کے متعلق اللہ نے ام الکتاب (لوحِ قدرت) میں لکھ دیا ہے کہ انہیں دوست رکھے گا تو مؤمن اور ان سے حسد رکھے گا۔ تو صرف منافق۔ تم ہی میرے جانشین۔ میری ذمہ داریوں کو اٹھانے والے اور امت کے آگے میری صداقت کی دلیل ہو۔ لہٰذا یہ رشتہ توڑ نہ دینا سیدھے راستے سے دائیں بائیں ہٹ نہ جانا۔

اسے ابنِ سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چار آدمیوں کی محبت صرف اور صرف مومن کے دل میں ہی یکجا موجود ہو سکتی ہے۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ۔

اسے ابنِ سمان اور ابن ناصر سلامتی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چاروں سے محبوبانِ خدا محبت کرتے ہیں اور دشمنانِ خدا بغض رکھتے ہیں۔ اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۲ خطبۂ سید الابرار در مدح چار یار رضی اللہ عنہم

حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا وزیر ہے اور امت میں میرا نائب، عمر رضی اللہ عنہ میرا حبیب ہے اور میری زبان سے بولنے والا، عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور علی رضی اللہ عنہ میرا بھائی اور میرا علم بردار ہے۔

اسے ابن سمان نے موافقۃ میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت نازل کرے جس نے مجھ سے اپنی بیٹی بیاہی پھر مجھے دار ہجرت (مدینہ منورہ) کی طرف اٹھا لایا۔ غار میں میرا ساتھی رہا اور اپنے مال سے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا، عمر رضی اللہ عنہ پر اللہ رحم کرے جو سچی بات کہہ دیتا ہے خواہ وہ کڑوی ہو۔ جب کوئی بھی اس کا ساتھی نہ ہو (تنہا مجبور ہو) تو بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمتیں ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اور علی رضی اللہ عنہ پر اللہ رحمت برسائے اے اللہ علی جہاں جائے حق اس کا ساتھ نہ چھوڑے۔

اسے ترمذی، ثعلبی اور ابن سمان نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو! تمہیں کیا ہے کہ میرے صحابہ کے بارہ میں اختلاف رکھتے ہو۔ جانتے نہیں کہ میرے اہل بیت اور میرے صحابہ کی محبت اللہ نے امت پر روز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

قیامت تک فرض فرمادی ہے۔

پھر فرمایا ابوبکرؓ کہاں ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں یہ موجود ہوں۔ فرمایا میرے قریب آجاؤ آپ نے انہیں سینے سے چمٹا کر انکی آنکھوں کے درمیان ماتھے کا بوسہ لیا۔ ہم نے (صحابہ نے) دیکھا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک رخساروں پر آنسو بہا رہی ہیں۔ پھر آپ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا مسلمانو! یہ ابوبکر صدیقؓ ہے تمام مہاجرین وانصار کا سردار اور میرا ساتھی ہے۔ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس نے میری تصدیق کی۔ لوگوں نے مجھ سے صرف نظر کیا تو اس نے مجھے پناہ دی اور بلال کو میری رضا کے لیے اپنے مال سے خرید کو آزاد کیا۔ اس سے دشمنی رکھنے والے پر اللہ اور تمام جہان کی لعنت اور اللہ اس سے بری ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے۔ وہ ابوبکر صدیقؓ کی عداوت سے باز آجائے۔ یہ باتیں دوسروں تک پہنچا دو۔ یہ کہہ کر پھر فرمایا ابوبکر! بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہارے لیے ان باتوں کا فیصلہ فرمادیا ہے۔

پھر فرمایا عمر بن خطابؓ کہاں ہے؟ عمر فاروقؓ جلدی سے سامنے آگئے عرض کیا یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا قریب آجاؤ وہ قریب آئے تو آپؐ نے انہیں سینے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا۔ ہم نے (صحابہ نے) آپؐ کے رخساروں پر آنسو بہتے دیکھے۔ پھر آپؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بآواز بلند فرمایا مسلمانو! یہ عمر بن الخطاب سے تمام مہاجرین وانصار کا سردار اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا مددگار اور مشیر بناؤں، اس کے دل زبان اور ہاتھ پر اللہ حق بات اتارتا ہے خواہ کوئی حمائتی نہ ہو یہ حق بات کہنے سے نہیں رکنا چاہیے سچی بات کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ احکام خداوندی کی بجاآوری میں کسی انسان کی ملامت گری کو خاطر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نہیں لاتا۔ شیطان اس کی شخصیت سے بھاگتا ہے۔ یاد رکھو! عمر جنتیوں کا نور ہے۔ اس کے دشمن پر اللہ اور تمام جہانوں کی لعنت ہے۔ اللہ بھی اس سے بری اور میں بھی اس سے بری۔

پھر فرمایا عثمان بن عفانؓ کہاں ہے۔ تو حضرت عثمانؓ فوراً سامنے آئے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے انہیں قریب بلا کر سینے سے لایا۔ تو آپ کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا مسلمانو! یہ مہاجرین و انصار کا سردار ہے۔ انہی کے بارہ میں اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا سہارا اور داماد بناؤں۔ اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اسی سے بیاہتا اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اس کے دشمن پر اللہ اور تمام جہانوں کی لعنت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا علی بن ابی طالبؓ کہاں ہے؟ تو علیؓ عجلت میں سامنے آ کر بولے میں حاضر ہوں۔ فرمایا میرے قریب آؤ، وہ قریب آئے تو آپؐ نے انؓ سے معانقہ کیا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ جبکہ آنسو آپ کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا مومنو! یہ مہاجرین و انصار کا سردار ہے میرا بھائی میرے چچے کا بیٹا اور میرا داماد ہے میرے گوشت خون اور بالوں کا حصہ ہے۔ حسن و حسین کا والد ہے۔ جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ یہ مشکل کشا ہے، اللہ کا شیر ہے۔ اور دشمنانِ خدا کے لیے ننگی تلوار ہے۔ اس کے دشمن پر خدا اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے اللہ بھی اس سے بری اور میں بھی اس سے بری۔ جو شخص اللہ کے ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے وہ علی کی عداوت سے باز رہے جو لوگ موجود ہیں۔ وہ دوسروں تک یہ باتیں پہنچا دیں۔ پھر فرمایا ابو الحسن بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہارے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے یہ باتیں لکھ دی ہیں۔

اسے ابوسہل نے شرف النبوت میں بیان کیا ہے۔

بیان ۴ خلفاء اربعہ کی محبت فرض ہے

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکرؓ، عمرؓ اور علیؓ کی محبت ایسے ہی فرض قرار دیدی ہے۔ جیسے نماز زکوٰۃ، روزہ اور حج فرض ہے۔ جو انکی عظمت کا منکر ہے اللہ نہ اس کی نماز قبول کرے گا نہ زکوٰۃ نہ حج ۔ ؎۱

اسے ملاں نے سیرت میں ذکر کیا ہے۔

حدیث:

حضرت محمد بن وزیرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو میں نے خواب میں دیکھا، میں نے قریب ہو کر عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ! جواب ملا وعلیك السلام یا محمد بن وزیر۔ تمہاری کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ، عیال زیادہ ہے اور مال تھوڑا، چاہتا ہوں کہ آپ مجھے چند دعائیں ارشاد فرمادیں جنہیں میں سفر حضر میں ہر وقت پڑھتا رہا کروں شاید کہ میری غربت ختم ہو

؎۱ کیونکہ اگر وہ خلفاء اربعہ کو معاذ اللہ کافر سمجھتا ہے۔ تو خود کافر ہے اور کافر کے اعمال بیکار جاتے ہیں اور اگر انہیں فاسق و فاجر خیال کرتا ہے تو تو دہرے درجے کا فاسق ہے ایسے شخص کی نمازیں اور عبادات ثواب سے عاری رہتی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے۔ فرمایا بیٹھ جاؤ اور یہ تین دعائیں ہیں جنہیں ہر مشکل کے وقت اور ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔ وہ دعائیں یہ ہیں۔

یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ

(اے ہمیشہ سے احسان فرمانے والے)

وَیَامَنْ اِحْسَانُہٗ فَوْقَ کُلِّ اِحْسَانٍ

(وہ ذات جس کا احسان۔ ہر احسان سے بڑا ہے)

وَیَا مَالِکَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

(اے دنیا و آخرت کے مالک)

پھر آپ کی نگاہ التفات اٹھی تو فرمایا اسلام اور سنت پر مرنے کی کوشش کرو۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی محبت پر مرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ایسی موت کے بعد جہنم نزدیک نہیں آتی۔

http://t.me/Tehqiqat

بیان ۵ — خلفاء اربعہ انبیاء کی امثال ہیں

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں انبیاء میں سے ہر نبی جیسا ایک شخص ضرور موجود ہے ابوبکرؓ، ابراہیم علیہ السلام کی مثل ہے۔ عمرؓ موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ عثمانؓ، حضرت ہارون علیہ السلام کے مشابہ ہے اور علی بن ابی طالبؓ میری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مانند ہے[1]

اسے ملاں اور ثعلبی نے روایت کیا ہے۔

بیان نمبر ۶ | ابوبکرؓ و عمرؓ ایک مٹی اور عثمانؓ و علیؓ ایک مٹی سے ہیں

حدیث

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں اور عثمانؓ اور علیؓ ایک مٹی سے اٹھائے گئے ہیں۔

بیان نمبر ۷ | نبی علیہ السلام اور خلفاء اربعہ کا جوہر بشری ایک جنتی سیب سے اٹھایا گیا ہے

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جبریل نے مجھے بتلایا کہ اللہ نے جب آدمؑ کے جسد میں روح ڈالی تو مجھے حکم ہوا کہ ایک جنتی سیب کا رس لاکر جناب آدمؑ کے گلے میں ٹپکاؤں۔ میں نے

---

[1] چنانچہ شیعوں کی معتبر کتاب ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اوّل ص ۲۲۶ پر ہے کہ جیسا اسیران بدر کے متعلق حضرت ابوبکر نے نرمی کرنے اور حضرت عمر نے انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر حضرت موسیٰ کی روش پر چلنے والے (کفار پر سختی کرنے والے) ہیں اور ابوبکر، حضرت ابراہیم کے طریقے کو اپنانے والے ہیں کہ جنہوں نے کہا تھا۔

فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے ہی کیا۔ تو یا رسول اللہ! اس سے بننے والے پہلے نطفہ سے آپ کا جوہر بنا۔ جبکہ دوسرے سے ابوبکرؓ کا تیسرے سے عمرؓ کا، چوتھے سے عثمانؓ کا اور پانچویں سے علیؓ کا جوہر بنا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ کون ہیں جنہیں اتنا بڑا اعزاز بخشا گیا؟ اللہ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد میں سے پانچ وجود ہیں۔ جنہیں میں نے تمام مخلوق پر افضلیت دی ہے۔ پھر جب حضرت آدمؑ سے خطا ہوئی تو انہوں نے عرض کیا۔ اے پروردگار! ان پانچ برگزیدہ ہستیوں کے صدقے میں میری توبہ قبول فرما۔ تو اللہ نے انکی توبہ قبول فرمائی۔

بیان نمبر ۸ نبی علیہ السلام اور خلفاء اربعہ آفرینش آدمؑ سے قبل اللہ کے ہاں انوار تھے

حدیث

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کو نبی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ ہم پانچوں پیدائش آدم علیہ السلام سے قبل عرش اعظم کی دائیں جانب انوار کی شکل میں تھے۔ جب حضرت آدمؑ پیدا ہوئے تو ہمیں انکی پشت میں لا ٹھہرایا گیا۔ پھر ہم پاک صاف پشتوں میں سے منتقل ہوتے رہے۔ تا آنکہ مجھے اللہ نے حضرت عبداللہ کی پشت میں ابوبکرؓ کو ابوقحافہؓ کی، عمرؓ کو خطاب کی، عثمانؓ کو عفان کی، اور علیؓ کو ابوطالب کی پشت میں لا اتارا پھر انہیں میرا صحابی بنا دیا گیا۔ اور ابوبکرؓ کو صدیق، عمرؓ کو فاروق، عثمانؓ کو ذوالنورین اور علیؓ کو میرا وصی بنا دیا گیا۔ تو انہیں گالی دینا مجھے گالی دینا ہے اور مجھے گالی دینا اللہ کو دینا ہے اور جو اللہ کو گالی دے اللہ اسے ناک کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکے گا۔

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان نمبر ۹
نبی علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے خلفاء اربعہ ہی قبروں سے اٹھیں گے

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میرے لیے زمین پھٹے گی پھر ابوبکرؓ، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ، پھر علیؓ کے لیے پھٹے گی۔ اس کے بعد ہم آ کر جنت البقیع والوں کو اٹھائیں گے اور مکہ والوں کا انتظار کریں گے۔ انکے لیے زمین پھٹے گی (تو وہ نکل کر ہمارے پاس آ پہنچیں گے) اور پھر سارا جہان زمین سے باہر آ جائیگا۔

بیان نمبر ۱۰
روز قیامت خلفاء اربعہ کی وقت حساب امتیازی شان

حدیث

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر صدیقؓ کو یہ عرض کرتے دیکھا۔ کہ روز قیامت سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا؟ فرمایا ابوبکر۔ تمہارا انہوں نے عرض کیا پھر کس کا ہوگا؟ فرمایا عمرؓ کا عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا علیؓ کا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا عثمان کا۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ عثمانؓ کا حساب میرے سپرد کر دے تو اللہ نے میری دعا قبول فرمائی۔ اسے خجندی نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

خجندی نے یہ بھی کہا ہے کہ حافظ بغدادی کے بقول اسی حدیث کی دوسری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ایک پوشیدہ حاجت اللہ نے پوری کر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا حساب پوشیدہ لیا جائے تو ان دونوں روایات کا مفہوم باہم متعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ پہلی حدیث کا بھی یہی مفہوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا حساب لوگوں کے درمیان آشکارا نہ لیا جائے۔ سو یہ دعا قبول ہو گئی۔

علاوہ ازیں جن احادیث میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حساب نہیں ہو گا، وہ بھی مذکورہ احادیث سے متصادم نہیں۔ البتہ ان پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ احادیث میں تو یہ ہے کہ سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حساب ہو گا۔ جیسا کہ ابھی گذر چکا تو پھر یہ کیسے درست ہے کہ ان کا حساب ہو گا ہی نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے حساب لیے جانے کا معنیٰ یہ ہے کہ حساب کے لیے سب سے پہلے اٹھایا جائیگا۔ کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے ابو بکر ہی اٹھیں گے اور سارا جہان ان کے بعد اٹھے گا۔ چنانچہ مذکورہ احادیث کے مطابق انہیں حساب دینے کے لیے بارگاہ خداوندی میں سب سے پہلے ضرور بھیجا جائیگا مگر دیگر احادیث کے بقول ان سے حساب معاف کر دیا جائیگا۔

بیان ۱۱۱ — زبان نبوت سے خلفاء اربعہ کیلیے اعلان جنت

حدیث

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کی تلاش میں نکلا تو آپ کو مدینہ شریف کے باغات میں سے ایک باغ میں ایک درخت کے نیچے محو استراحت پایا۔ میں نے آپ کو بیدار نہ کرنا چاہا۔ البتہ کھجور کی ایک خشک ٹہنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے کسی مقصد کے لیے توڑی تو اس کی آواز سے آپ جاگ گئے اور یوں گویا ہوئے۔ "انہیں اور دوسرے تیسرے اور چوتھے شخص کو جنت کی مبارک باد ہو"۔ اتنے میں ابوبکرؓ آ گئے آپؐ نے انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر عمرؓ آئے تو انہیں بھی بشارت دی گئی پھر عثمانؓ آئے تو انہیں بھی آپ نے جنت کا مژدہ سنایا پھر حضرت علیؓ آ گئے تو انہیں بھی آپ نے جنت کی بشارت عطا فرمائی۔

اسے ابوبکر اسماعیلی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

حدیث۔

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں جنتی مردوں کی خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا نبی جنت میں ہے صدیق جنت میں ہے۔ شہید جنت میں ہے اور اللہ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے والا شخص بھی جنتی ہے۔

اسے خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ابوبکرؓ کے لیے صدیقیت ثابت ہے اور صحابہ ثلاثہ کے لیے شہادت۔

بیان ۱۲ خلفاء اربعہ نبی علیہ السلام کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شہر کے دروازہ سے نکلے اور کیفیت یہ تھی کہ دایاں ہاتھ ابوبکر صدیقؓ کے کندھے پر اور بایاں عمر فاروقؓ کے کندھے پر رکھا تھا، عثمان غنیؓ نے پیچھے سے دامن پکڑ رکھا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا اور علی مرتضیٰ آگے آگے تھے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم پانچوں یونہی جنت میں داخل ہونگے۔ جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

بیان ۱۳ حوض کوثر کے چاروں کونوں پر خلفاء اربعہ متعین ہوں گے

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار کونے ہیں۔ پہلا کونہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دوسرا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، تیسرا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور چوتھا کونہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگا، تو جو شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت اور عمر رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھے اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ حوض کوثر سے نہیں پلائیں گے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے اسے جناب علی رضی اللہ عنہ نہیں پلائیں گے۔

یاد رکھو! ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والے نے اس عمل سے اپنا دین مضبوط کیا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھنے والے نے اپنے لیے ہدایت کا راستہ متعین کر لیا۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محب اللہ کے نور سے روشن ہو گیا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حیدار نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

اسے ابوسعد نے شرف النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں علامہ غیلانی نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ بعض ہاتھ کی جگہ ہاتھوں اور محبت کرنے کی جگہ تعریف کرنے کے الفاظ لکھے ہیں۔

بیان ۱۴ روز قیامت خلفاء اربعہ کے خصوصی اختیارات

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا روز قیامت عرش کے نیچے ایک منادی ندا کرے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کہاں ہیں؟ تو ابوبکر صدیق رض، عمر فاروق رض، عثمان غنی رض، اور علی مرتضیٰ رض کو پیش کیا جائیگا۔ چنانچہ ابوبکر صدیق رض سے کہا جائے گا آپ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو جائیں۔ اللہ کی رحمت سے جسے چاہیں داخل کریں اور اللہ کے علم سے جسے چاہیں واپس کر دیں۔

عمر فاروق رض سے کہا جائے گا کہ آپ نزازو پر کھڑے ہو جائیں اور اللہ کی رحمت سے جس کے نیک اعمال چاہیں بڑھائیں اور اللہ کے علم سے جس کے چاہیں گھٹائیں۔

عثمان غنی رض کو دو خلعتیں پہنائی جائیں گی۔ اللہ فرمائے گا۔ اے عثمان رض انہیں پہن لیجئے۔ جب سے میں نے زمین و آسمان بنائے ہیں تب سے آپ کے لیے یہ خلعتیں بنا دی تھیں۔

اور علی مرتضیٰ رض کو جنت کے ایک درخت جسے اللہ نے اپنے دست قدرت سے اگایا ہے سے بنایا ہوا ایک عصا دیا جائے گا کہ اس سے برے لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹائیں۔ اسے ابن غیلان نے روایت کیا ہے۔

تشریح: بعض اہل علم سے یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اللہ نے فضلیت و کرامت میں چاروں خلفاء کو برابر درجہ عطا فرمایا ہے۔

بیان ۱۵ — چار یاران نبی کے اسماء کی تحریر

حدیث

امام جعفر صادق، اپنے والد حضرت امام باقر سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ عرش پر کیا لکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں ؟ فرمایا عرش پر لکھا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشہید علی الرضا۔

اسے ابوسعد نے شرف النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

بیان ۱۶	لواء الحمد (حمد کے جھنڈے) پر اسماء خلفاء اربعہ کی تحریر

حدیث :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لواء الحمد کیا ہے؟ فرمایا اس کے تین حصے ہیں پہلے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سورہ فاتحہ لکھا ہے۔ دوسرے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر ہے اور تیسرے پر ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ ثبت ہے۔

اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

بیان ۱۷	چار یاران نبی کی خلافت سے پر دال احادیث

حدیث : حضرت سفینہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا۔ خلافت میرے بعد تیس سال رہے گی۔ پھر بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رض کہتے ہیں حضرت ابوبکر کی خلافت دو سال۔ حضرت عمر کی دس سال۔ حضرت عثمان رض کی بارہ سال اور حضرت علی رض کی چھ سال تھی۔ اسے ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

یہ حدیث مؤرخین کی اس تصریح کے خلاف ہے کہ حضرت علیؓ کی خلافت چار سال اور آٹھ ماہ تھی اور صحیح ترین تفصیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد خلافت انتیس ۲۹ سال رہی۔ ابوبکر صدیق کی خلافت دو سال تین ماہ اور دس دن، عمر فاروقؓ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ دن، عثمان غنی کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال اور حضرت علی کی خلافت چار سال اور آٹھ ماہ رہی۔ یہ کل مدت انتیس سال پانچ ماہ اور تین دن بنتی ہے۔ جسے تخمیناً تیس سال ہی کہنا چاہیے۔ اس لیے حدیث میں تیس سال مدت خلافت بیان فرمائی ہے۔ یا اس لیے کہ امام حسن نے حضرت علی کی جانشینی میں پانچ چھ ماہ جو حکومت کی ہے۔ وہ ایک اعتبار سے خلافت حضرت علی کا ہی تکملہ تھی۔ اگر اسے ساتھ ملا لیا جائے تو خلافت کی مدت مکمل تیس سال ہی بن جاتی ہے اور حدیث پر کوئی اعتراض نہیں رہتا۔

حدیث

حضرت سہل بن ابی خثیمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد چار خلفاء ہوں گے اور مدت خلافت تیس سال ہو گی۔ پہلے نبوت ہے پھر خلافت پھر بادشاہت پھر جبریت و طواغیت (ظلم و تشدد) اور پھر عدل و انصاف ہو گا (امام مہدی کے دور میں) گویا اس امت کا اول و آخر بہتر ہے۔

اسے ابوالخیر قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے یہ خلافت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھوں پر کھولی۔ عمرؓ نے اسے دوگنا اور عثمان غنیؓ نے تین گنا کر دیا اور مجھ پر اس کی انتہا ہو گئی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھیک اسی طرح جیسے نبی علیہ السلام پر نبوت کی انتہا ہوئی ہے۔

حدیث

حضرت علیؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس وقت ہی رخصت ہوئے ہیں جب آپ نے مجھ سے یہ عہد لے لیا کہ ابوبکر صدیقؓ میرے بعد خلیفہ ہونگے پھر عمر فاروقؓ پھر عثمان غنیؓ اور پھر میں خلیفہ ہونگا۔ صرف مجھی پر خلافت بند نہ ہوگی۔

حدیث

آپ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تب ہی رخصت ہوئے ہیں۔ جب آپ نے مجھے یہ بھید دیدیا کہ میرے بعد ابوبکر صدیق خلیفہ نہیں گے۔ آگے مثل سابق ہے۔

تشریح

یہ حدیث صحت سے دور ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ابوبکر صدیق رضی بیعت سے علی مرتضیٰ نے چھ ماہ توقف کیا ہے۔ پھر عثمان غنیؓ کی خلافت کے بارہ میں عمر فاروق کی مقرر کردہ خلافت کمیٹی کے فیصلے کا انتظار بھی کیا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ نبی علیہ السلام نے آپ کو مذکورہ بات سمجھائی ہو اور اتنا عرصہ آپ اسے بھولے ہی رہیں۔ اگر واقعتاً ایسا ہوتا تو ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کرنے والے سب سے پہلے جناب علی ہوتے۔

حدیث

ابوبکر ہزلی نے اپنے شیخ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکرؓ سے فرمایا جب تمہیں حکومت دی جائیگی تو قبول کرو گے؟

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کیا مر جاؤں گا۔ یارسول اللہ! فرمایا عمرؓ تم؟ عرض کیا جب تو ہلاک ہو جاؤں گا، فرمایا عثمان تم؟ عرض کیا کھاؤنگا کھلاؤنگا۔ مستحقین کو ان کے حقوق دونگا اور کسی پر ظلم نہ کرونگا۔ فرمایا علیؓ تم؟ عرض کیا قوت لایموت لونگا۔ آواز پست رکھونگا۔ پھل (حفوق) بانٹوں گا اور انگارے تپا کر رکھونگا (مجرموں کیلئے) فرمایا تم سب کو حکومت ملے گی پھر اللہ تمہارے اعمال کا حساب لیگا۔

یہ چاروں روایات ابن سمان نے موافقہ میں روایت کی ہیں

حدیث

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکا یا گیا ابوبکرؓ نے اسے دونوں طرف سے پکڑ کر تھوڑا سا پیا پھر عمر فاروقؓ آئے اور اسے دونوں طرف سے پکڑ کر اتنا پیا کہ پہلو نکل آئے پھر عثمان غنی آئے اور دونوں طرف سے پکڑ کر پینا چاہا تو وہ چھلک پڑا۔ چنانچہ کچھ پانی ان کے اوپر گرا اور پھر انہوں نے اس سے اتنا پیا کہ پسلیاں پھول گیئں۔ پھر حضرت علی نے آکر اس سے پینا چاہا تو وہ چھلک پڑا۔

اسے خجندی نے روایت کیا ہے۔

تشریح

ابوبکر صدیق کے تھوڑا سا پینے کا اشارہ انکی دو سالہ قلیل المدت خلافت کی طرف ہے۔ عمر فاروقؓ کے پہلو نکلنا ان کی طویل المدت خلافت (بارہ سال کی) غمازی ہے اور عثمان غنی اور علی مرتضیٰ کے پکڑنے سے ڈول کا چھلکنا انکے ادوار میں ہونے والی بغاوتوں کا غماز ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۱۸ قرآن، درشانِ یارانِ نبی علیہم الرضوان

حدیث ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ارشاد خداوندی۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ۔

سورہ فتح آیت ۲۹

ترجمہ: نبی علیہ السلام کے صحابہ کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے۔ جس نے اپنے پتے نکالے پھر انہیں قوت دی تو وہ گھنی ہو گئی اور اپنی شاخ پر سیدھی کھڑی ہو گئی ۱۔

میں کھیتی سے مراد نبی علیہ السلام ہیں[1]۔ پتے ابو بکر صدیق کی ذات ہے۔ یہ کھیتی عثمان غنی کی برکت سے گھنی ہوئی اور علی مرتضیٰ کی قوت پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

اسے جوہری نے اور ابن عبد اللہ نے اپنی امالی میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں سورۃ العصر تلاوت کی۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان! اس سورۃ کی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا وَالْعَصْرِ اللہ فرماتا ہے مجھے قسم ہے دن کی آخری ساعات کی۔

[1] اور نبی علیہ السلام چونکہ مجسم اسلام ہیں۔ اس لیے حقیقتاً کھیتی سے مراد اسلام ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

(بے شک انسان سخت نقصان میں ہے) یہ ابوجہل ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(سوا ایمان والوں کے) یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(اور اچھے عمل کرنے والوں کے) یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔

(جو سچی بات کی تلقین کرتے ہیں) یہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

(اور جو صبر کی وصیت کرتے ہیں) یہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

اسے واحدی نے بیان کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

بیان ۱۹: نبی علیہ السلام کے بعد چار یاران نبی کی افضلیت

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے اس وقت ہی ہم تمام صحابہ سے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ کو افضل سمجھا کرتے تھے۔

اسے ابوالحسن حزمی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا امیر المومنین! نبی علیہ السلام کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے کہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر کون ؟ فرمایا عمر فاروق رضؓ ، میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا عثمان غنی رضؓ ، میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا میں خود۔

اسے ابوالقاسم نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے ایک بار طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ تھے۔ یاد رکھو! اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق رضؓ ہیں۔ پھر ان کے بعد عثمان غنی رضؓ اور ان کے بعد میں خود ہوں۔ میں نے یہ بات تمہاری گردنوں میں ڈال دی ہے اب تم کوئی عذر نہیں کر سکتے (کہ ہمیں خلفاء ثلاثہ کی عظمت کا علم نہ ہوا تھا۔)

حدیث

آپ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میرے جانشینوں پر رحم کرے ، عرض کیا گیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث اور میری سنت کو پیش نظر رکھیں گے ، ورانہیں لوگوں تک پہنچائیں گے۔

اسے نظام الملک نے روایت کیا ہے۔

بیان نمبر ۲۰
بارگاہ تاجداران خلافت میں حضرت ابن عباس کا ہدیہ عقیدت

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے ، انکی یہ صفات تھیں۔

۱۔ قرآن کی تلاوت کرنا۔ ۲۔ گناہ سے نفرت کرنا۔ ۳۔ نیکی کا حکم کرنا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔ برائی سے روکنا۔ ۵۔ رضا الٰہی کے لیے صبر کرنا۔ ۶۔ بے حیائی کی طرف رغبت سے بے خبری۔ ۷۔ رات بھر کی عبادت۔ ۸۔ دن بھر کا روزہ۔ ۹۔ معرفت خداوندی۔ ۱۰۔ خوف الٰہی۔ ۱۱۔ اللہ کی حرام کردہ امور سے دوری۔ ۱۲۔ اور ہلاک کرنے والے اعمال سے اعراض۔

صدیق اکبرؓ تقویٰ و قناعت میں ساتھیوں پر سبقت لے گئے تھے ان کی امانت اور نیکی بے مثل تھی۔ جو ان پر اعتراض کرے خدا کی اس پر تا روز قیامت لعنت ہو۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا آپ کی مہر کا نقش کیا تھا۔ فرمایا آپکی مہر پر یہ کندہ تھا۔

عَبْدٌ ذَلِيلٌ لِرَبٍّ جَلِيلٍ

(عزت والے خدا کا حقیر بندہ)

ابن عباسؓ سے سوال ہوا کہ عمر فاروقؓ کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ ابو حفص پر رحم کرے۔ آپ اسلام کے علم بردار۔ یتیموں کے ملجا۔ ایمان کے مرکز۔ احسان کی انتہا۔ کمزوروں کے میزبان۔ بادشاہوں کے لیے دلیل راہ دین حق کا قلعہ۔ اور دستگیر مومناں تھے۔ آپ نے دین واضح تر کر دیا۔ اور ممالک فتح کرکے چپے چپے پر ذکر خدا جاری کر دیا۔ مشکل کا وقت ہو یا آسانی کا آپ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہا کرتے تھے۔ آپ سے بغض رکھنے والے کو خدا روز قیامت شرمندہ کریگا۔ پوچھا گیا آپ کی مہر کا نقش کیا تھا فرمایا یہ تھا۔

اللّٰہُ الْمُعِيْنُ لِمَنْ صَبَرَ

(صبر کرنے والوں کا اللہ مددگار رہے)

ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ آپ عثمان غنی کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ فرمایا اللہ ابو عمرو پر رحم کرے آپ نیک لوگوں سے بہتر۔ دوستوں میں سے برگزیدہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کثیر الاستغفار۔ شب زندہ دار۔ دوزخ کا ذکر چھڑ جانے پر کثرت سے گریہ کناں۔ شب و روز مفید کاموں میں مشغول، ہر بزرگی کے خواہاں، آخرت میں نجات دلانے والے ہر عمل کے شیدا، ہر ہلاکت خیز عمل سے گریزاں۔ وفا دار۔ باکردار۔ پاک باز جنگ تبوک کے تنگدست اسلامی لشکر کے سرپرست، بیر رومہ کے واقف۔ اور داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کے قاتلوں کو خدا قیامت تک دردناک عذاب میں مبتلا رکھے۔

ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ آپ کا نقش مہر کیا تھا۔ فرمایا یہ تھا۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ سَعِيْدًا وَّ اَمِتْنِيْ شَهِيْدًا

(اے اللہ مجھے سعادت کے ساتھ زندہ رکھ اور شہادت کے ساتھ مار)

اور قسم بخدا واقعتاً آپ سعادت کے ساتھ دنیا میں رہے اور شہادت کے ساتھ یہاں سے گئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اب آخری سوال یہ ہوا کہ آپ حضرت علیؓ کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ فرمایا اللہ ابوالحسن پر رحمت نازل کرے۔ آپ ہدایت کا مینار، تقوے کی کان، عقل کا پہاڑ، دانائی کا محور، مجسم فیاضی، انسانی علوم کی انتہا، اندھیروں میں چمکتے نور، دین متین کے داعی، خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے والے، خلفاء میں سب سے زیادہ متقی، نبی علیہ السلام کے بعد (شہادت فاروق اعظم) پر قائم ہونے والی خلافت کمیٹی کے ممبران میں سب سے زیادہ معزز، صاحب قبلتین، حسنین کریمین کے پدر، اور خیر النساء کے شوہر تھے۔ آپ سے بہتر کوئی آدمی نہ میری آنکھوں نے دیکھا۔ نہ کانوں نے سُنا۔ آپ حرب و ضرب کے ماہر اور رہم پر دشمنوں کے لیے ہلاکت تھے، آپ سے حسد رکھنے والے پر اللہ اور اس کی تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت ہو۔ پوچھا گیا آپ کی مہر کا نقش؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا یہ تھا۔ اَللّٰہُ الْمَلِکُ (اللہ ہی کی تمام حکومتیں ہیں) اسے
یہ مکمل حدیث اصفہانی اور ابو الفتح قواس نے روایت کی ہے۔

بیان ۲۱ امام جعفر صادق کی زبان سے ثنا و یاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث

مفضل بن عمر اپنے باپ سے اور وہ مفضل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؓ سے صحابہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کا دل مشاہدۂ ربوبیت سے بھرا تھا۔ اور آپ اللہ کے سوا سب کچھ غیر موجود پاتے تھے۔ اسی لیے آپ ہر وقت یہ کہتے رہا کرتے تھے۔ لا الٰہ الا اللّٰہ عمر فاروقؓ کی نگاہ میں ماسوی اللہ سب کچھ حقیر و صغیر تھا۔ اس لیے آپ کا تکیہ کلام تھا۔ اللہ اکبر۔ عثمان غنیؓ اللہ کے سوا ہر ایک شے کو ناپائدار اور فانی سمجھتے تھے اور تمام صفات کا جامع صرف اللہ ہی کو جانتے تھے۔ اسی لیے اکثر کہتے رہا کرتے تھے سبحان اللہ۔ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سمجھتے تھے کہ جہان اللہ ہی سے ہے اللہ ہی کے ارادہ کے ساتھ قائم ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جائیگا۔ اس لیے آپ الحمد للہ سے رطب اللسان رہتے تھے۔

اسے خجندی نے اربعین میں روایت کیا ہے۔

ل طویل و عریض حدیث یعنی یاران نبی کے حضور حضرت ابن عباسؓ کے گلہائے عقیدت بلفظہٖ شیعہ فرقہ کی درج ذیل انتہائی معتبر کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

۱۔ مروج الذہب للمسعودی الشیعی ج ۳ ص ۲

۲۔ ناسخ التواریخ حالات امام حسن مجتبیٰ ج ۱ ص ۳۰۱ تا ص ۳۰۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۲۲ اتباعِ رسول میں آپ کے یاروں کی تین تین اشیاء سے محبت

حدیث

مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک بار فرمایا لوگو! تمہاری دنیا میں سے صرف تین چیزیں اللہ کی طرف سے میرے لیے پسندیدہ قرار دی گئی ہیں۔ ۱۔ خوشبو ۲۔ عورتیں۔ جب کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ ابوبکر صدیق نے فوراً عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بھی ساری دنیا میں سے صرف تین چیزیں ہی پسند ہیں۔ آپ کے نورانی چہرے کو دیکھتے رہنا۔ آپ پر قربان کرنے کے لیے مال اکٹھا کرنا اور آپ سے رشتۂ قرابت جوڑ کر آپ کے دامن سے وابستہ رہنا۔ عمر فاروق نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے بھی تین چیزوں ہی سے محبت ہے۔ بھوکے انسان کو کھلانا پیاسے کو پلانا اور ننگے کو کچھ پہنانا۔ اور حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا۔ مجھے بھی یارسول اللہ تین ہی چیزیں محبوب ہیں۔ گرمیوں کے روزے مہمانوں کی ضیافت اور میدان کارزار میں تلوار سے جہاد

اسے بھی خجندی نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب پنجم:

ابوبکر صدیق عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم

سے مختص مشترکہ فضائل

صحابہ ثلاثہ رض کا باہمی توازن اور ایک دوسرے سے زائد الوزنی

نوٹ:

اس مضمون کی بعض احادیث باب سوم میں گزر چکی ہیں۔ مزید احادیث درج ذیل ہیں:

حدیث

ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ ایک ترازو آسمانوں سے اترا جس میں آپ کا اور ابوبکر صدیق رض کا وزن کیا گیا تو آپ بھاری نکلے۔ پھر ابوبکر صدیق و عمر فاروق کا وزن ہوا تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھاری ثابت ہوئے۔ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا موازنہ ہوا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھاری ثابت ہوئے۔ بعد ازاں ترازو اٹھا لیا گیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر ہو گئے اور فرمایا یہ نبوت کی خلافت ہے اللہ جسے چاہے حکومت دیتا ہے۔

اسے ابوداؤد نے اور بغوی نے مصابیح میں احادیث حسان میں روایت کیا ہے۔ جبکہ حافظ دمشقی نے موافقات میں اور خثیمہ بن سلیمان نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث

خثیمہ کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح اٹھتے تو صحابہ سے پوچھا کرتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے رات خواب دیکھا ہے۔ تو ایک بار ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ترازو اترا جس میں آپ کا اور ابوبکر صدیق کا وزن کیا گیا تو آپ وزنی ٹھہرے پھر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کا وزن ہوا تو صدیق اکبر زائد الوزن قرار پائے۔ پھر عمر فاروق اور عثمان غنی کا باہمی وزن ہوا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ نکلا۔

تشریح:

سابق حدیث کے ان آخری الفاظ (کہ نبی علیہ السلام کے چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے) کا شاید یہ مفہوم ہے کہ صرف ابوبکر صدیق سے لیکر عثمان غنی تک ہی باہمی موازنہ کی بابت سن کر آپ کی طبیعت کبیدہ ہوئی! آپ تو چاہتے تھے کہ اللہ کی طرف سے یہ موازنہ تمام صحابہ کرام کے مابین کیا جاتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۱۱
تینوں خلفاء میں سے ہر ایک ساری امت سے بھاری ہے

حدیث ۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج میں نے فجر سے پہلے خواب دیکھا ہے کہ مجھے چابیاں اور اوزان دیئے گئے ہیں۔ اوزان یہ ہیں کہ مجھے ترازو کے ایک پلہ میں رکھ کر دوسرے میں میری ساری امت رکھی گئی۔ تو میں امت سے بھاری رہا۔ پھر میری جگہ ابوبکر صدیق لائے گئے تو وہ بھی ساری امت سے بھاری رہے۔ پھر عمر فاروق لائے گئے تو وہ بھی امت سے وزنی نکلے۔ پھر عثمان غنی کو لایا گیا حسب سابق وہ بھی سب سے وزنی قرار پائے۔ اسکے بعد ترازو اٹھا لیا گیا۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں چند الفاظ کے اختلاف سے ابوالخیر قزوینی نے "اربعین" میں روایت کیا ہے۔

تشریح:

ساری امت سے صحابہ ثلاثہ کے وزنی ٹھہرنے کا اشارہ اس طرف تھا کہ ساری امت ان کی خلافت و حکومت پر متفق ہو گی۔ پھر مذکورہ خواب میں میزان کے اٹھا لیے جانے میں اس بات کی غمازی ہے کہ خلفاء کے بعد امت میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔[1]

---

[1] چنانچہ اسی طرح ہوا اور حضرت علی کے زمانہ میں جنگ صفین کے نتیجہ میں شام کے اندر امیر معاویہ نے اپنی علیحدہ حکومت کا اعلان کر دیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک شبہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں یہ حدیث انشاء اللہ بیان کی جائے گی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات میں نے خواب دیکھا ہے میرے تین صحابی تولے گئے ہیں۔ ابوبکر صدیق تولے گئے تو وہ بھاری رہے۔ عمر فاروق کا وزن ہوا تو وہ بھاری نکلے اور عثمان غنی کا تو وزن کیا گیا تو ہمارے ساتھی (عثمان رض) میں نقص رہا حالانکہ وہ نیکوکار ہے۔

یہ حدیث بھی امام احمد بن حنبل ہی نے روایت کی ہے۔

اب اس حدیث میں تو ہے کہ عثمان غنی رض وزن میں ناقص رہے جبکہ اس سے پہلی حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ آپ امت کے ساتھ موازنہ میں بلا نقص بھاری رہے یہ تضاد کیوں؟

http://t.me/Tehqeeqat

جواب:

دونوں احادیث میں تطبیق ممکن ہے۔ یعنی دونوں کو ایسے معنیٰ پر محمل کیا جا سکتا ہے کہ ایک دوسری کی مخالف نہ رہیں۔ اس لیے کہ دوسری حدیث میں صرف یہی ہے۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کا وزن ہوا تو ابوبکر رض و عمر رض بھاری رہے جب کہ عثمان غنی میں نقص آیا۔ اس میں یہ وضاحت نہیں کہ ان تینوں کا وزن کس کے ساتھ کیا گیا تھا۔ یا ہمی ایک دوسرے کے ساتھ یا امت کے ساتھ؟ بہتر یہی معنیٰ ہے کہ امت کے ساتھ وزن کیا گیا۔ اور عثمان غنی میں نقص رہنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے آپ کی رائے سے کئی واقعات و حوادث میں اختلافات کئے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آخر دم تک اپنے اختلاف پر قائم رہے گویا لوگوں کی آراء ایسے متفق نہ ہو سکیں جیسے کہ آپ کے پیش رو شیخین سے لوگوں نے اکثر اتفاقی رائے رکھا۔ اگر کہیں اختلاف ہوا بھی تو بالآخر لوگ انکی رائے پر ہی لوٹ آئے یہ وہ کمی اور نقص ہے جو حدیث میں مذکورہ موازنہ میں بیان ہوا ہے۔ خود حضرت عثمان غنی کی ذات میں نقص مراد نہیں۔ جب کہ اس سے پہلے والی حدیث میں عثمان غنی کا امت سے موازنہ میں بھاری ہونا ثابت ہے۔ [1]

مزید وضاحت

زیر بحث حدیث کا یہ معنی کرنا درست نہیں ہے کہ صحابہ ثلاثہ کا باہمی ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ ہوا تھا جس میں عثمان غنیؓ ناقص رہے۔ اس کے دو دلائل ہیں۔

دلیل اوّل:

زیر بحث حدیث سے پہلے مذکورہ احادیث میں یہ ہے کہ صحابہ ثلاثہ کا امت کے ساتھ موازنہ خود نبی علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ اور صحابہ ثلاثہ کا باہمی موازنہ ایک شخص نے خواب میں دیکھ کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا آپ یقیناً امام الانبیاء کی خواب ہی افضل و اعلیٰ ہے۔ تو بہتر ہے کہ زیر بحث حدیث میں صحابہ کا امت سے موازنہ مراد لیا جائے۔

---

[1] ثابت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قوت ایمانی میں آپ شیخین کی طرح امت سے بھاری نکلے۔ لہٰذا اب دونوں احادیث میں تعارض نہ رہا۔ خلاصہ یہ ہے کہ پہلی حدیث میں عثمان غنیؓ کے بھاری رہنے کا مطلب قوت ایمانی میں بھاری رہنا ہے۔ اور دوسری حدیث میں آپ کے ناقص آنے کا مطلب لوگوں کی آراء کا اختلاف ہے۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل دوم:

زیر بحث حدیث میں ہے کہ پہلے ابوبکر صدیقؓ پھر عمر فاروقؓ اور پھر عثمان غنیؓ کا موازنہ ہوا جس میں شیخین تو بھاری رہے۔ جب کہ عثمان غنی ناقص۔ اب اگر ان کا باہمی موازنہ مراد ہو تو یقیناً ابوبکر صدیق کا موازنہ عمر فاروق سے ٹھہرے گا۔ اور عمر فاروق کا عثمان غنی سے قرار پائے گا۔ تو بتلایئے۔ عثمان غنی کا موازنہ کس سے ٹھہریگا۔ اگر یہ معنیٰ کیا جائے کہ ان کا موازنہ عمر فاروق سے ٹھہرا۔ اور وہ ان سے ناقص رہے تو پھر عمر فاروق کو بھی ناقص کہیے۔ کہ وہ ابوبکر صدیق سے کم رہے پھر کیا وجہ ہے کہ حدیث میں صرف عثمان غنی ہی کو ناقص کہا گیا ہے۔ لہٰذا باہمی موازنہ ہرگز مراد نہیں ہو سکتا۔

بیان ۲: عرش پر صحابہ ثلاثہ کے اسماء گرامی کی تحریر

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

امام جعفر صادق امام محمد باقر سے اور وہ امام زین العابدین (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے عرش پر لکھا دیکھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَيْنِ يُقْتَلُ ظُلْمًا

اسے دیباج میں روایت کیا گیا ہے اور ابوسعد نے شرف النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ جبکہ قبل ازیں شرف النبوۃ والی حدیث ۳ بیان ہو چکی ہے جس میں علیّ الدّھناء کے لفظ بھی موجود ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۳ جنت کے ہر پتے پر صحابہ ثلاثہ کے نام

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں جس کے ہر پتے پر یہ نہ لکھا ہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر ن الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین

اسے صاحب "دیباج" اور ابو الخیر قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔

بیان ۴ صحابہ ثلاثہ کے ہاتھوں میں کنکریوں کی تسبیح

حدیث

سوید بن یزید سالمی کہتے ہیں۔ میں مسجد نبوی میں آیا میں نے دیکھا کہ ابو ذر غفاری اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے موقعہ غنیمت جانا اور پاس آکر بیٹھ گیا۔ اتنے میں کچھ لوگ آگئے اور عثمان غنی کا تذکرہ کرنے لگے۔ جس پر جناب ابو ذر نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو واقعہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد میں عثمان غنی کو بھلائی کے سوا کسی لفظ کے ساتھ یاد نہیں کر سکتا۔

میں (ابو ذر رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوتوں میں بھی آپ کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ تاکہ کچھ نہ کچھ علم حاصل ہوتا رہا کرے۔ تو ایک دن آپ باہر تشریف لیگئے ایک جگہ پہنچ کر آپ تشریف فرما ہوئے۔ میں بھی پیچھے جا پہنچا سلام کرکے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا تم کیسے آئے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ ابھی یہ بات ہوئی تھی کہ اچانک وہاں ابو بکر صدیق آپہنچے۔ اور سلام عرض کیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کیسے آئے ہو؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کے لیے یہ عرض کرکے آپ نبی علیہ السلام کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ اتنے میں عمر فاروق آگئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور سلام کر کے ابوبکر صدیق کی دائیں جانب جا گزیں ہو گئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا عمرؓ کیسے آئے ہو؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ عثمان غنی آ گئے اور سلام کہہ کر عمر فاروق کی دائیں جانب جلوہ آرا ہو گئے نبی علیہ السلام نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات یا نو کنکریاں اٹھائیں انہیں ہاتھ میں لیا تو وہ تسبیح کہنے لگیں حتیٰ کہ شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔ آپ نے انہیں اٹھا کر ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں دے دیا تو وہ پھر تسبیح کہنے لگیں۔ جب انہوں نے انہیں زمین پر رکھا تو چپ ہو گئیں۔ نبی علیہ السلام نے انہیں اٹھا کر عمر فاروق کو تھما دیا تو وہ حسب سابق شہد کی مکھی جیسی آواز میں تسبیح پکارنے لگیں۔ جب آپ نے انہیں زمین پر رکھا تو کنکریوں نے چپ سادھ لی۔ نبی علیہ السلام نے وہ اٹھا کر عثمان غنی کو پکڑا دیں۔ جب عثمان غنی کے ہاتھ میں آئیں تو پھر تسبیح بول اٹھیں آواز حسب سابق تھی۔ جب عثمان غنی نے انہیں زمین پر رکھا تو وہ گونگی ہو گئیں۔

حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں تو آپ کے ہاتھوں میں انہوں نے تسبیح کہنا شروع کر دی۔ آپ نے کنکریاں ابوبکر صدیق کو پکڑا دیں تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کہہ رہی تھیں۔ نبی علیہ السلام نے ان سے لے کر عمر فاروق کو دیدیں تو بھی تسبیح بیان کر رہی تھیں۔ ان سے عثمان غنی نے لیلیں تو انکے ہاتھ میں بھی تسبیح کہتی جا رہی تھیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان دونوں احادیث کو خیثمہ بن سلیمان اور علی بن نعیم نے روایت کیا ہے[۱]۔

بیان ۵ حضرت ابوبکرؓ کی صداقت اور عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ کی شہادت

حدیث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار احد کے پہاڑ پر چڑھے آپ کے پیچھے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھ آئے تو احد کانپنے لگا (غالباً خوشی سے جھوم رہا تھا۔) نبی علیہ السلام نے اسے پاؤں کی ٹھوکر لگا کر فرمایا ٹھہرا رہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل، بخاری، ترمذی اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر جلوہ افروز تھے۔ آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ اچانک پہاڑ ہلنا شروع ہو گیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا حرا ! ٹھہر جا! تجھ پر نبی یا صدیق یا دو شہید ہی تو ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبلؓ نے روایت کیا ہے۔ جب کہ یہ حدیث مسلم کے حوالے سے ابو ہریرہؓ کی روایت کے ساتھ باب سوم میں گزر چکی ہے۔ جب کہ

[۱] یہ حدیث دلائل النبوۃ (ابو نعیم) ج ۲ ص ۵۵۵ پر ۳۸ کے تحت موجود ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں حضرت علیؓ، جناب طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور جناب سعد بن ابی وقاصؓ کے نام بھی موجود ہیں۔

حدیث:-

ثمامہ حضرت عثمان غنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام مکہ کے پہاڑ "ثبیر" پر ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور میرے سمیت موجود تھے کہ پہاڑ ڈھلنے لگا بلکہ اس کے دامن میں سے کئی پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگے۔ آپ نے اسے پاؤں مبارک کی ٹھوکر لگائی اور فرمایا ثبیر! ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

ثبیر اور حرا مکہ شریف میں باہم قریب قریب دو مشہور پہاڑ ہیں جبکہ اُحد مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے بارہ میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ تاہم روایات کا اختلاف اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ واقعہ متعدد بار ہوا ہے۔ کبھی احد پر کبھی ثبیر پر کبھی حرا پر۔

یاد رہے یہ امر بالکل واضح ہے کہ مذکورہ احادیث میں صدیق سے ابوبکر اور دو شہیدوں سے عمر فاروق اور عثمان غنی مراد ہیں۔ کیونکہ بظاہر ابوبکر صدیق نے شہادت نہیں پائی جب کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے حصہ میں ظاہراً یہ سعادت آئی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۶
صحابہ ثلاثہ کے لیے زبانِ رسالت سے جنت کی خصوصی بشارت

حدیث

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی کی طرف آیا نبی علیہ السلام کے بارہ میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ باہر کو نکل گئے ہیں۔ میں بھی ادھر کو ہو لیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اریس نامی باغ میں واقع کنوئیں پر جا پہنچے تھے۔ میں باغ کے دروازہ پر بیٹھ گیا جو کھجور کی لکڑ سے بنا ہوا تھا۔ آپ نے باغ میں قضاء حاجت فرمائی وضوء کیا اور کنوئیں کی کافی چوڑی منڈیر پر چڑھ کر اس کے بیچوں بیچ بیٹھ گئے۔ میں دروازے کی اندرونی جانب بیٹھا رہا اور دل میں ٹھان لی کہ آج میں نے اللہ کے رسول کی پہرہ داری کرنی ہے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق آ گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون؟ جواب ملا ابوبکر میں نے کہا ٹھہریئے یہ کہہ کر میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ابوبکر اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں بلالاؤ اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ تو حسب ارشاد میں واپس آ کر ابوبکر صدیق کو اندر سے آیا اور انہیں بتلایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور نبی صلی اللہ وسلم کے دائیں پہلو میں منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ کی تقلید کرتے ہوئے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیے۔ میں (ابوموسیٰ اشعری) واپس آ کر پھر دروازہ میں بیٹھ گیا۔ جب کہ میں (شہر میں) اپنے بھائی کو وضو کر کے اپنے پیچھے آنے کو کہہ آیا تھا۔ اب دل میں سوچ رہا تھا کہ اگر میرا بھائی یہاں آ پہنچے تو کیا اچھا ہو (کہ شاید اسے بھی جنت کی بشارت مل جائے) اتنے میں کوئی شخص دروازے پر دستک دینے لگا میں نے پوچھا کون؟ جواب ملا عمر بن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

الخطاب ۔ مَیں نے کہا ٹھہریے ۔ پھر میں نے نبی علیہ السلام کو جاکر اطلاع دی آپ نے فرمایا اسے اندر آنے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو ۔ چنانچہ میں نے ایسے کیا ۔ تو وہ آئے اور منڈیر پر نبی علیہ السلام کے بائیں پہلو میں کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے ۔ مَیں واپس آکر اپنی جگہ بیٹھ گیا ۔ اور بھائی کا انتظار کرنے لگا[1]

حدیث

امام زین العابدین اپنے والد امام حسین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی

---

[1] شیعوں کے شیخ الطائفہ اور امام الکل علامہ ابو جعفر طوسی اپنی کتاب تلخیص الشافی جلد سوم ص۳۹ میں اسی حدیث کے مفہوم کو جو حضرت انس رضی سے مروی ہے ۔ یوں بیان کرتے ہیں ۔

واستدلوا علی صحة إمامته بما روي عن أنس (أن رسول الله صلی الله علیه وسلم أمره ۔ عند اقبال ابي بكر أن يبشره بالجنة ، و بالخلافة بعده و أن يبشر عمر بالجنة ، و بالخلافة بعد أبي بكر)

ترجمہ : اہل سنت نے ابوبکر صدیق رضی کی امامت کی صحت پر حضرت انس رضی سے مروی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی کو جب کہ ابوبکر آئے تھے یہ حکم دیا کہ انہیں جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو ، اسی طرح جب عمر فاروق آئے تو آپ نے حضرت انس کو پھر حکم دیا کہ انہیں جنت کی اور ابوبکر کے بعد خلافت کی بشارت دے دو

http://t.me/tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتضیٰ فرمایا کرتے تھے کہ اے عراقیو! ہم سے اسلامی محبت رکھو۔ قسم بخدا ہمارے ساتھ تمہاری محبت ایک دور میں گالی گلوچ سے آلودہ ہو جائے گی یعنی ہماری محبت میں تم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دینا شروع کردو گے [1]

بیان ۷ شانِ صحابہ ثلاثہ بزبان امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

حدیث: ابن ابی حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق

[1] سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے والہانہ محبت کا ثبوت شیعہ کتب میں بھی ملتا ہے۔ چنانچہ کوفی لوگوں (شیعوں) کا ایک گروہ آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے ان تین صحابہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے صحابہ پر اعتراض کرنے والو! کیا تم مہاجرین میں سے ہو جن کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔

عراقی وفد نے جواب دے دیا ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم انصار میں سے ہو جن کی عظمت قرآن میں یوں مذکور ہے۔

اَلَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

وفد نے جواب دیا ہم انصار میں سے بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تمہیں ان مقدس ہستیوں کے متعلق اعتراضات کرنے کا کیا حق ہے، اخرجوا فعل اللّٰہ بکم میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ اللہ تمہیں اس بری حرکت کی سزا دے، دیکھیے۔
شیعوں کی معتبر کتاب کشف الغمہ جلد دوم ص ۷۸
شیعوں کی معتبر کتاب جلاء العیون جلد اول ص ۳۹۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں سوال کیا۔ تو امام باقر نے فرمایا وہ دونوں عدل کرنے والے حکمران تھے۔ تم ان سے دوستی رکھو اور انکے دشمنوں سے نفرت کرو، یہ کہہ کر آپ اپنے بیٹے (امام جعفر) کی طرف متوجہ ہوئے، فرمایا اے جعفر! کیا تمہارا نانا صدیق اکبر نہیں؟ مجھے تو اپنے نانا نبی علیہ السلام کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر سے دوستی اور انکے دشمنوں سے نفرت نہ رکھوں۔ ؎

حدیث

حضرت امام باقر ہی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت نہ جاننے والا شخص سنت نبوی سے جاہل رہا ہے۔

حدیث

آپ ہی سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا شیخین کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے۔ فرمایا وہ میرے محبوب ہیں۔ میں ان کے لیے استغفار

؎ امام جعفر خود فرماتے ہیں کہ

ترجمہ: مجھے صدیق اکبر نے دوبارہ جنا ہے تو کیا کوئی آپ اپنے باپ کو گالی دے سکتا ہے۔

شیعوں کی معتبر کتاب احقاق الحق ص۷ والدہ امام جعفر کی نسب کا ابوبکر صدیق سے اتصال حسب ذیل نقشہ میں دیکھیں۔

اور ناسخ التواریخ حالات امام جعفر ج ۱ ص۱۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہوں اور میں نے تو اپنے خاندان اہل بیت میں جسے بھی دیکھا ابوبکر و عمر کا حیدار ہی پایا ہے۔

حدیث

آپ سے اس قوم کے بارہ میں سوال کیا گیا جو ابوبکر و عمرؓ کو گالی دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔

حدیث

آپ نے ہی فرمایا شیخین میں شک کرنے والے نے سنت نبویؐ میں شک کیا ہے۔ شیخین کا بغض بھی منافقت ہے اور انصار صحابہ کا بغض بھی منافقت۔

بنو ہاشم، بنی تیم (خاندان صدیق اکبرؓ) اور بنی عدی (خاندان عمر فاروقؓ) میں اسلام سے پہلے رنجشیں تھیں مگر اسلام کے بعد یہ ایک دوسرے کے جانی دوست ہو گئے اللہ نے ان کے دلوں سے تمام عداوتیں سلب کر لیں۔

حتیٰ کہ ایک بار ابوبکر صدیق کے پہلو میں درد تھا تو علی مرتضیٰ آگ پر ہاتھ تپا تپا کر ان کے پہلو پر پھیرتے تھے تاکہ ان کا درد جلد ختم ہو۔ انہی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

سورہ حجر آیت ۴۷

ترجمہ: ہم نے انکے دلوں سے ہر کدورت نکال لی ہے۔ اور وہ روز قیامت جنت میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

حدیث

جابر جعفی کہتے ہیں کہ مجھے امام باقر نے فرمایا جابر! مجھے اطلاع ملی ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ عراق کے کچھ لوگ ہماری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود ابو بکر و عمر کی گستاخی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا حکم دیا ہے۔ انہیں میری یہ بات پہنچا دے کہ میں ان سے بری ہوں۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے حکومت مل جائے تو میں ایسے گستاخوں کا خون بہا کر اللہ کی رضا حاصل کروں گا۔ اگر میں شیخین سے محبت نہ رکھوں تو روزِ قیامت مجھے اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل نہ ہو۔

حدیث

جابر جعفی ہی کہتے ہیں کہ مجھے امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوفیوں شیعوں کو بتلا دے کہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ سے بیزار ہے۔

حدیث

امام جعفر روایت کرتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی علیہ السلام کے دورِ مبارک میں ابو بکر صدیق کی آل۔ آل محمد کہلاتی تھی۔ خیبر فتح ہوا تو وہاں کی کھجوریں اور چھوہارے مہاجرین و انصار کے مابین تقسیم کیے گئے جبکہ گندم اور جو بنو ہاشم میں بانٹے گئے اور ابو بکر صدیق کی آل کو بنو ہاشم کے ساتھ رکھا گیا کسی اور کو ساتھ نہیں ملایا گیا۔

حدیث

حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ پسر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ سے بیزار ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی بیزار ہے اب جو چاہے آگے آئے یا پیچھے ہٹ جائے۔

حدیث

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت زید رضی سے ہی ایک بار سوال ہوا کہ آپ حضرت ابوبکر رضی حضرت عمر رضی کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں اپنا محبوب رکھتا ہوں۔ عرض کیا گیا انہیں جو تبرا کرتا ہو؟ فرمایا میں موت تک اس سے بیزار رہوں۔

حدیث:

ابی ابن البجارود حسن بن منیرہ واسطی کہتے ہیں کہ حضرت زید کے پاس ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی۔ رسول اللہ کے بیٹے! آپ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق پر تبرا کرتے ہوئے حکومت وقت سے علم بغاوت بلند کریں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں! وہ کہنے لگے ہم پھر آپ سے بیزار ہیں۔ بصورت دیگر آپ شیخین کی عداوت کے ساتھ خروج کریں تو ہمارے ساٹھ ہزار سر آپ کے قدموں میں ہونگے۔ اور تلواریں انہیں اڑا چکی ہونگی۔ آپ نے جواب دیا۔ ٹھہرو! میں تمہیں نبی کی حدیث سناؤں۔ میرے والد امام زین العابدین اپنے والد امام حسین سے اور وہ اپنے والد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! تجھے بشارت ہو تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے[1] مگر یاد رکھو! ایک قوم تمہیں چاہنے والی

---

[1] ان الفاظ سے اہل تشیع استدلال لاتے ہیں کہ معلوم ہوا مذہب ناجی اہل تشیع ہی کا ہے۔ جب کہ وہ نہیں جانتے کہ حضرت علی رضی کے مددگار حقیقتاً صرف اہل سنت ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من مات علی حب ال محمد مات علی السنة والجماعة

(شیعوں کی معتبر تفسیر منہج الصادقین جلد ۸ صفحہ ۲۱۴)

ترجمہ: یعنی جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر مرا وہ مسلک سنت وجماعت پر مرا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے گی وہ اپنی زبانوں پر اسلام ظاہر کریں گے، مگر اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے، انکا قلب رافضی ہو گا۔ اے علی! اگر انہیں تم پاؤ تو قتل کر دو وہ مشرکین ہیں۔

اس کے بعد حضرت زید بن امام زین العابدین نے فرمایا قسم بخدا وہ قوم تم ہلاک۔ پھر کہا اے اللہ! یہ لوگ دنیا و آخرت میں میرے دشمن ہیں اس کے بعد آپ نے اس قوم کے لیے بد دعا کی۔

حدیث

حضرت زید ہی سے باغ فدک کے غصب کیے جانے کی بابت سوال کیا گیا۔ اکہ آیا حضرت ابو بکر صدیق نے سیدہ فاطمہ سے ان کا فدک نامی باغ نا حق طور پر چھین لیا تھا؟) آپ نے فرمایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق سے کہا تھا کہ یہ باغ نبی علیہ السلام مجھے دے گئے ہیں انہوں نے کہا اپنے اس دعویٰ پر گواہ لائیں تو وہ ایک مرد اور ایک عورت کو لے آئیں۔ ابو بکر صدیق نے کہا نہیں! یہ گواہی ناکافی ہے ایک مرد اور لائیں یا ایک عورت اور لائیں۔ تاکہ مرد کے ساتھ مرد مل کر یا مرد اور عورت کے ساتھ دوسری عورت مل کر گواہی کا نصاب پورا ہو جائے اور اسلامی عدل و انصاف کے مطابق فدک آپ کے حوالہ کر دیا جائے تو سیدہ فاطمہ یہ بات پوری نہ کر سکیں۔

اس کے بعد حضرت زید نے فرمایا قسم بخدا اگر فدک کا معاملہ میرے سامنے فیصلہ کے لیے لایا جاتا تو میں وہی فیصلہ کرتا جو ابو بکر صدیق نے کیا[1]

[1] حضرت زید کا فدک کے بارہ میں یہ ارشاد بعینہٖ انہی الفاظ کے ساتھ شیعوں کی کتاب شرح نہج

بقیہ برصفحہ آئندہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث حضرت زید ہی فرماتے ہیں جس نے ابو بکر صدیق و عمر فاروق کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

بیان ۸ صحابہ ثلاثہ کی منفرد شان بزبان امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حدیث امام جعفر سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا جوان سے بیزار ہے میں اس سے بیزار ہوں، عرض کیا گیا شاید آپ یہ بات بطور تقیہ فرمارہے ہیں؟ فرمایا نہیں اس طرح تو میں اسلام سے نکل جاؤں گا اور مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہوگی۔

البلاغہ مصنفہ ابن ابی حدید جلد ۱۶ صفحہ ۸۲ پر موجود ہے اسی طرح ابو بکر صدیق کا مکمل گواہی طلب کرنا اور سیدہ کا پیش نہ کر سکنا بھی شیعوں کی بہت معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ مصنفہ ابن میثم جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ پر موجود ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ کہ صدیق اکبر نے فرمایا نبی علیہ السلام باغ فدک سے تم اہل بیت کے لیے روزی بھر مال علیحدہ کر کے باقی غربا میں تقسیم کر دیتے تھے میں بھی ایسے ہی کرونگا۔

فَرَضِيَتْ فَاطِمَةُ بِذَالِكَ وَاَخَذَتِ الْعَهْدَ عَلَيْهِ۔

یعنی سیدہ یہ فیصلہ سن کر راضی ہو گئیں اور اس پر عہد لیا۔

جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ثم قال زید وايم الله لو رجع الامر الی لقضيت فيه بقضاء ابی بکر۔

ترجمہ: پھر حضرت زید نے کہا اگر یہ معاملہ فدک میرے پاس لایا جاتا تو میں بھی ابو بکر والا ہی فیصلہ کرتا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

امام جعفر صادق فرماتے ہیں جتنا مجھے حضرت علی کی شفاعت کی آرزو ہے اسی قدر میں ابو بکر صدیق کی شفاعت کا طلب گار ہوں۔

حدیث

امام جعفر ہی کا ارشاد ہے کہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق پر تبرا کرنیوالے سے اللہ تعالیٰ بیزار ہے۔

حدیث

امام جعفر سے کسی نے کہا۔ سُنا ہے آپ ابو بکر و عمر سے بیزار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسے شخص سے تو اللہ تعالیٰ بیزار ہوتا ہے مجھے تو امید ہے کہ ابو بکر صدیق سے میری رشتہ داری کا نفع اور برکت مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ مجھے جب کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اپنے ماموں عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے رابطہ قائم کرتا ہوں۔

حدیث

آپ فرمایا کرتے تھے میں انتخاب نہیں کر سکتا کہ اپنے کس دادا کی شفاعت کی دعا کروں۔ ابو بکر صدیق کی یا علی مرتضیٰ کی۔ اور جو شخص ابو بکر رض کا لقب صدیق نہیں سمجھتا اللہ تعالیٰ اسے ہر مقام پر جھوٹا کرے۔[۱]

---

[۱] شیعوں کی معتبر کتاب کشف الغمہ جلد ۲ ص ۱۴۷ پر ہے امام باقر نے فرمایا۔ بے شک ابو بکر صدیق نے تلوار پر زیور چڑھایا ہوا تھا۔ تو ایک شخص بولا۔ آپ ابو بکر کو صدیق کہتے ہیں؟ آپ غصے سے اچھل پڑے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

امام جعفر نے بستر علالت پر فرمایا۔ اے اللہ میں ابو بکر و عمر سے محبت رکھتا ہوں۔ اگر میرے دل میں اس کے سوا کچھ ہو تو مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔

حدیث

امام جعفر سے شیخین کے بارہ میں سوال ہوا آپ نے فرمایا ایسے انسانوں کے بارہ میں پوچھ رہے ہو جو جنت کے پھل کھا رہے ہیں۔؟

بیان ۹ صحابہ ثلاثہ کی شان میں امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا قول

حدیث

امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد امام جعفر صادق نے فرمایا ابو بکر میرا نانا ہے اور عمر میرا دادا تو کیا میں اپنے نانا اور دادا کو گالی دوں؟

بیان ۱۰ امام حسن بن علی مرتضیٰ کے بیٹے حضرت عبداللہ کی زبانی شان صحابہ ثلاثہ

حدیث

حضرت عبداللہ بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں

ومن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولا فی الدنیا ولا فی الآخرۃ۔

ہاں وہ صدیق ہے اور جو انہیں صدیق نہ کہے اللہ اسے دنیا و آخرت میں جھوٹا کرے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال ہوا آپ نے فرمایا میں ان کی فضیلت کا قائل ہوں اور ان کے لیے استغفار کرتا ہوں۔ عرض کیا گیا ممکن ہے آپ یہ بات بطور تقیہ کہہ رہے ہوں جب کہ آپ کے دل میں یہ بات نہ ہو۔ فرمایا اگر ایسا ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت نہ ملے۔

حدیث

حضرت عبداللہ بن امام حسن ہی فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو ان پر درود نہ پڑھے تو اللہ اس پر سے رحمت اٹھا لیتا ہے۔

حدیث:

آپ ہی نے ایک رافضی (شیعہ) سے فرمایا تھا۔ اگر تم ہمسائے نہ ہو تو تمہیں قتل کر دینا بہت بڑا اجر ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

حدیث:

ابی محمد بن صالح انہی حضرت عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا اے ابن صالح! مجھے کعبہ کے خدا کی قسم، امامت کے بارہ میں تمہارا عقیدہ سراسر باطل ہے۔

بیان ۱۱ | حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابیطالب در مدح صحابہ ثلاثہ۔

حدیث،

حضرت حسن مثنیٰ نے ایک غالی رافضی سے فرمایا۔ تم پر ہلاکت ہو۔ ہم سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف اسلامی محبت رکھو۔ اگر ہم اللہ کی اطاعت کریں تو ہمیں چاہو۔ نافرمانی کریں تو ہماری مخالفت کرو۔ وہ رافضی کہنے لگا۔ آپ تو نبی علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ فرمایا اگر رسول کی رشتہ داری بغیر اعمال صالحہ کارگر ہوتی تو رسول کے والدین کو نفع کر دیتی۔ مجھے تو ڈر ہے کہ اگر ہم دین کی پیروی نہ کریں تو ہمیں دوگنا عذاب ہو۔ اور یہ امید بھی ہے کہ ہر نیکی کا ثواب ہمیں دوگنا ملے۔ پھر فرمایا اگر ہمارے آباؤ اجداد اور ہماری ماؤں نے ہمیں دین کی باتیں نہیں بتلائیں اور ہمیں ان کی ترغیب و نصیحت نہیں کی تو انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ تم لوگوں کی نسبت ہم اپنے آباء کے زیادہ قریب اور تربیت و تبلیغ کے زیادہ مستحق ہیں۔ اگر واقعتاً یہ بات ہوتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو مسلمانوں کا فرمانروا بنایا تھا اور لوگوں کو ان کی حکومت تسلیم کرنے کا امر فرمایا تھا تو پھر حضرت علی اس بات میں بہت بڑے مجرم ہیں، کہ انہوں نے اللہ کے نبی کا فرمان پورا کرنے کی جدوجہد کیوں نہیں کی۔ رافضی کہنے لگا۔ نبی علیہ السلام نے کیا یہ نہیں فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے؟ حضرت حسن مثنیٰ نے فرمایا اگر ایسا ہی تھا تو نبی علیہ السلام نے علی کی خلافت کا صاف صاف اعلان کیوں نہ کیا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ جیسا مبہم اعلان کیوں کیا۔ جب کہ نماز روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ قرآن و حدیث میں بڑی صراحت سے بیان ہوئے ہیں [1] نبی علیہ السلام کو تو پھر یوں اعلان کرنا چاہیے تھا۔

---

[1] حضرت حسن مثنیٰ کا یہ ارشاد شیعوں کے عقیدۂ امامت کی تردید کیلیے نہایت ٹھوس اور وزنی حجت ہے۔ شیعوں کے نزدیک تمام اعمال و عقائد اسلامیہ میں امامت اہم ترین عقیدہ ہے۔ بلکہ ان کے بقول انبیاء سے بھی بارہ اماموں کی امامت کا اقرار کروایا گیا مگر اس حقیقت سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگو! یاد رکھو میرے بعد بادشاہ علی ہے اللہ کی بات مانو اور اس کی اطاعت کرو (مگر ایسے اعلان نہیں فرمایا گیا۔)

یہ تمام احادیث جو ائمہ اہل بیت کے مذکورہ تمام اقوال پر مشتمل ہیں، حافظ ابو سعید رازی نے الموافقہ کتاب میں بیان کی ہیں

بیان ۱۲ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت علی مرتضی کی منفرد نشان

حدیث

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرے اور ابو بکر صدیق کے بارہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل و اسرافیل ہے۔

کسی کو قطعاً انکار نہیں کہ قرآن میں عقیدہ امامت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں بلکہ ایسا اشارہ بھی نہیں جبکہ عقیدہ توحید و رسالت پر نصف سے زیادہ آیات قرآنیہ وارد ہیں۔ یونہی نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کے بارہ میں نصوص قرآنیہ شمار سے باہر ہیں تو اگر عقیدۂ امامت ان سب سے اہم تر تھا تو کسی جگہ اسکا ذکر بھی چاہیے تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کتب شیعہ مثلاً فصل الخطاب الوزار النعمانیہ جلد ص وغیرہا میں ہے کہ وہ قرآن جو اصلی تھا جسے امام مہدی لے کر گم ہو گئے ہیں۔ اس میں بارہ اماموں کی امامت کا ذکر ہے بلکہ سورۃ الولایۃ کے نام سے اس بارہ میں پوری سورت موجود ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن کو مکمل مانا جائے تو عقیدہ امامت کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہتی۔ بصورت دیگر قرآن کو محرف ماننا پڑتا ہے جو کفر ہے۔ اللہ ہدایت عطا فرمائے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

قسم ثانی

عشرہ مبشرہ صحابہؓ میں سے ہر ایک کے سوانح وفضائل پر مشتمل دس ابواب

باب اول

فضائل ابی بکر صدیقؓ

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب اول

فضائل خلیفۂ رسول بلافصل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اس میں پندرہ فصول ہیں۔

ضروری تنبیہ برائے موضوعات فصول

فصل اوّل، ابوبکر صدیق کا نسب۔ فصل دوم آپ کا نام، فصل سوم جسمانی خدوخال، فصل چہارم آپ کا اسلام، فصل پنجم جو لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ فصل ششم ظہور اسلام سے قبل نبی علیہ السلام اور آپ کے مابین محبت، فصل ہفتم آپ کی جانثاریاں اور نبی علیہ السلام کی دعائیں، فصل ہشتم آپ کی ہجرت، فصل نہم آپ کی خصوصیات، فصل دہم آپکی افضلیت، فصل یازدھم آپکیلیے جنت کی بشارت، فصل آپکے فضائل، فصل سیزدہم آپکی خلافت فصل چہاردہم آپکی وفات، فصل پانزدہم آپکی اولاد۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل اوّل

صدیق اکبرؓ کا نسب اور آپکے والدین کا اسلام

پیچھے عشرہ مبشرہ صحابہ کے شجرہ نسب میں واضح ہو چکا ہے کہ ابو بکر صدیق رضؓ کا نسب تیم بن مرہ سے ملتا ہے اسی لیے آپ کو تیمی کہتے ہیں۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ مُرہ تک آپ کے نسب میں چھ واسطے ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کے نسب میں بھی مرّہ تک چھ ہی واسطے ہیں[1] اور صحیح قول کی بناء پر حضرت عمر فاروق رضؓ اور نبی علیہ السلام کے مشترکہ جدِ اعلیٰ تک کے وسائط بھی ایک جتنے ہیں جیسا کہ اپنے موقع پر بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلّم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرّہ اور ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر صدیق کی والدہ ام الخیر ہیں جو اسم بامسمّٰی ہیں۔ (یعنی واقعتاً بھلائی کی اصل ہیں) ان کا نسب یہ ہے سلمٰی بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ گویا آپ کی والدہ آپ کے والد کے چچا کی بیٹی ہیں۔ [1]

بیان نمبر ۱

آپکے والد ابوقحافہ کے اسلام کا واقعہ

ابوقحافہ جن کا نام عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ ہے۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ نبی علیہ السلام کی بیعت کی پھر دورِ رسالت اور خلافتِ صدیقی میں زندہ رہے اور خلافتِ فاروقی میں وفات پائی۔

http://t.me/tahqiqat

حدیث:

اسماء بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام (مکہ شریف پر چڑھائی سے قبل شہر کے باہر) وادیِ ذی طویٰ میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے تب ابوقحافہ نے اپنی اولاد میں سے سب سے چھوٹی بچی سے کہا، اے بچی! مجھے جبل ابوقُبیس پر لے چڑھ جبکہ ابوقحافہ کی نظر جاتی

[1] یہ امر درج ذیل نقشہ میں دیکھیں

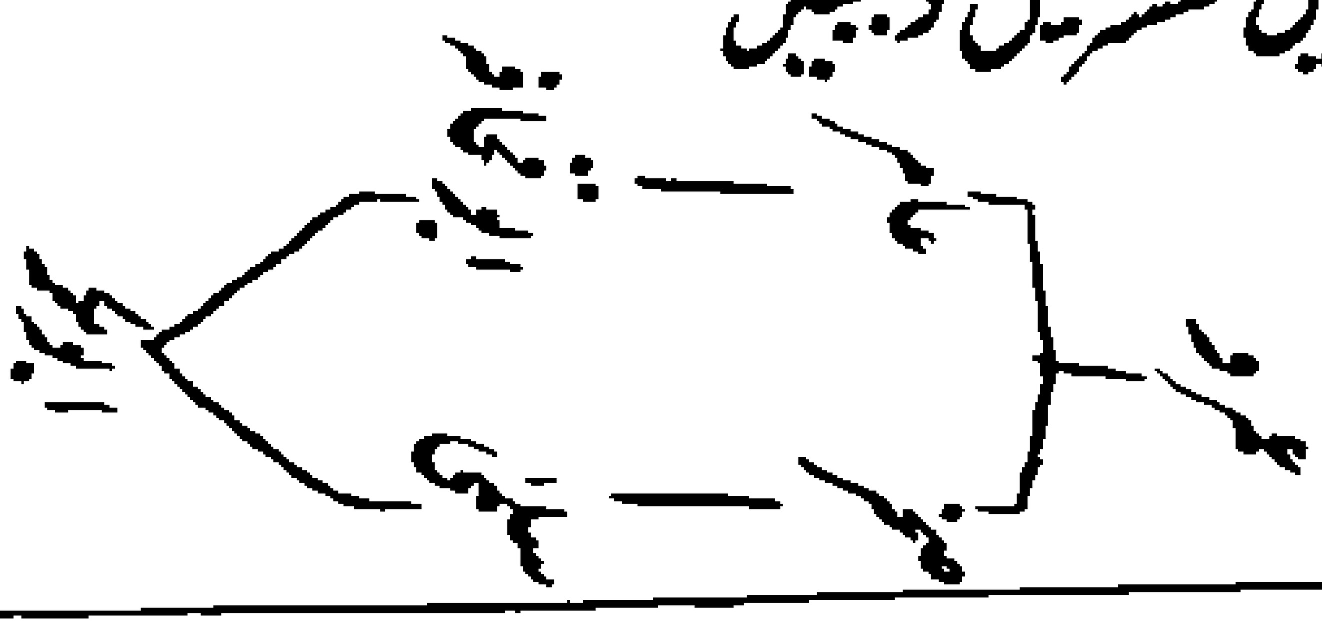

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہی تھی۔ تو دونوں اوپر چڑھے۔ ابو قحافہ کہنے لگے۔ بیٹی! تجھے کیا نظر آرہا ہے؟ کہا شہر کے باہر ایک قافلہ ہے۔ ابو قحافہ بولے یہ لشکر ہے۔ بچی بولی ایک آدمی ہے جو قافلہ میں آگے پیچھے آجا رہا ہے۔ ابو قحافہ کہنے لگے یہ سالار لشکر ہے۔ بچی کہنے لگی اب قافلہ بکھر گیا ہے۔ بولے گویا لشکر پسپا ہو گیا ہے لہذا مجھے جلدی گھر لے چل۔ بچی ابو قحافہ کو لے کر گھر کی طرف چل دی۔ راستے میں ایک شخص نے بچی کے گلے سے ہار کھینچ لیا۔

پھر نبی علیہ السلام شہر میں فاتحانہ داخل ہوئے اور مسجد حرام میں جلوہ فرما ہوئے تو ابو بکر صدیق اپنے والد ابو قحافہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا۔ ابو بکر! اس بزرگ کو گھر ہی میں بٹھلاتے اور ہم خود ان کے پاس پہنچتے تو بہتر ہوتا۔ ابو بکر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا آپ کی خدمت میں آنا ہی شایان شان ہے نہ کہ آپ کا ان کے پاس پہنچنا۔

http://t.me/Tehqiqat

حدیث ملا

دوسری روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر! اگر تم انہیں گھر میں ٹھہراتے تو ہم تمہاری عزت کو ان کے پاس پہنچتے۔ چنانچہ ابو بکر صدیق نے والد کو آپ کے سامنے بٹھلایا آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا فرمایا اسلام قبول کرو۔ اتنا فرمانا تھا کہ وہ کلمہ پڑھنے لگے۔ جبکہ ان کے سر کے بال سخت سفید تھے۔ جیسے کوئی بوٹی سوکھ کر سفید ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ سفیدی بدل دو (مہندی لگاؤ) پھر ابو بکر صدیق نے اپنی بہن (وہ بچی جو ابو قحافہ کو لے کر پہاڑ پر چڑھی تھی) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اس بچی کا ہار گم ہو گیا ہے اور مجھے اس کی تلاش ہے۔ مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا بہن! اپنا ہار سنبھال کر رکھا کرو آج کل لوگوں میں امانت ختم ہو چکی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے امام احمد بن حنبل رضؓ ابوحاتم اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر! ان بزرگوں کو گھر میں ہی رکھتے تو میں خود ان کے پاس پہنچتا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر تھا کہ دیر کرنے میں کہیں انکی موت نہ آجائے اور خدا کی قسم اگر آپ کے چچا ابوطالب ایمان لاتے تو مجھے اپنے والد کے اسلام سے بڑھ کر خوشی ہوتی۔ یہ بات ابوبکر صدیق نے نبی علیہ السلام کا دل خوش کرنے کے لیے عرض کی سب سن کر آپ نے فرمایا ابوبکر تم نے سچ کہا۔

بیان ۲ — آپکی والدہ ام الخیر کے اسلام کا واقعہ

سلمٰی بنت صخر حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں آغاز اسلام کے دور میں اسلام لائی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ پھر اسلام پر ہی دنیا فانی سے رحلت فرما ہوئیں۔

یہ بات حافظ دمشقی اور صاحب صفوہ وغیرھما ہمانے بیان کی ہے۔

حدیث

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آغاز اسلام میں نبی علیہ السلام کے صحابہ انتالیس ۳۹ کی تعداد میں ہوگئے تو ابوبکر صدیق نے نبی علیہ السلام کو کھل کر تبلیغ کرنے پر مجبور کیا۔ جب کہ آپ فرماتے تھے ابوبکر! ہم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

قلیل ہیں ۔ ابوبکر صدیق کا اصرار برابر رہا تا آنکہ آپ نے علانیہ تبلیغ کا فیصلہ کر لیا ۔

چنانچہ ایک روز مسلمان مسجد میں جمع ہو گئے نبی علیہ السلام ان میں بیٹھ گئے ۔ اور ابوبکر صدیق نے وعظ کہنا شروع کر دیا اور یہ اسلام کا سب سے پہلا علانیہ خطبہ تھا جس میں لوگوں کو خدا و مصطفٰے جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا گیا تھا ۔ یہ خطبہ شروع ہوا ہی تھا کہ مشرکین ابوبکر صدیق اور دیگر مسلمانوں پر پل پڑے اور مسجد کے کونوں کھدروں میں دبا کر انہیں شدید مارنا شروع کیا ۔ ابوبکر صدیق سخت زخمی ہو گئے ایک بدبخت انسان عتبہ بن ربیعہ نے اپنی دوھرے چمڑے والی جوتیوں سے ان کے چہرے پر اتنی ضربیں لگائیں کہ ناک اور ہونٹ ایک ہو گئے بنو تیم (ابوبکر رض کا خاندان) روتے ہوئے مسجد میں آئے اور ابوبکر صدیق کو کافروں کے نرغے سے نکال کر اٹھایا اور ان کے گھر جا لٹایا ۔ اور واپس مسجد میں آکر اعلان کیا کہ اگر ابوبکر فوت ہو گئے تو ہم عتبہ کو ہر قیمت پر قتل کر کے چھوڑیں گے ۔ یہ کہہ کر وہ دوبارہ ان کے گھر کو پلٹے چنانچہ ابوقحافہ اور بنو تیم انہیں ہوش میں لانے کی سعی کرنے لگے ۔ کافی وقت گزرنے پر انہیں ہوش آیا اور پہلا لفظ ان کے منہ سے یہ نکلا کہ "رسول اللہ کا کیا حال ہے ؟" بنو تیم کو یہ بات بہت بری لگی اور ان کو ملامت کرنا شروع کی بلکہ انہوں نے ان کی والدہ سلمٰی کو یہاں تک دھمکی دے دی کہ خبردار جو اسے کچھ کھانے یا پینے کو تم نے دیا تو ؟ (یعنی اسے مر ہی جانا چاہیے ۔)

جب وہ لوگ چلے گئے اور ابوبکر صدیق کے پاس صرف انکی والدہ رہ گئیں تو انہوں نے پھر پوچھا نبی علیہ السلام کا کیا حال ہے ؟ وہ کہنے لگیں مجھے تمہارے ساتھی (نبی علیہ السلام) کا کچھ علم نہیں فرمایا ام جمیل بنت خطاب کے پاس جاؤ اور ان سے نبی علیہ السلام کا حال پوچھو ! تو سلمٰی وہاں سے اٹھیں اور ام جمیل (جو اس وقت اسلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بنت خطاب) کے پاس جاکر کہا میرا بیٹا، محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال دریافت کرتا ہے؛ انہوں نے (نبی علیہ السلام کے تحفظ کے لیے) کہا مجھے ابوبکر یا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ پتا نہیں البتہ اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے بیٹے کے پاس پہنچوں؟ کہا ہاں تو دونوں عورتیں ابوبکر صدیق کے پاس آئیں۔ ام جمیل آپ کا حال دیکھ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی اور کہا ان گمراہ لوگوں نے تمہیں دکھ دیا ہے اللہ ان سے اس بات کا ضرور انتقام لے گا۔ ابوبکر صدیق نے پوچھا نبی علیہ السلام کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے بتلایا کہ وہ ارقم بن ابی ارقم کے گھر میں صحت و سلامتی کے ساتھ موجود ہیں۔ ابوبکر صدیق نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے۔ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لوں نہ کھانا کھاؤں گا نہ پانی پیوں گا۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے کچھ انتظار کیا جب کافروں کے جذبات ٹھنڈے ہوئے تو سلمیٰ اور ام جمیل ابوبکر صدیق کو لے کر نبی علیہ السلام کے پاس پہنچیں۔ اور حال یہ تھا کہ ایک بازو سلمیٰ پر تھا تو دوسرا ام جمیل پر۔ نبی علیہ السلام اور صحابہ نے ان کا یہ حال دیکھا تو ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی علیہ السلام نے صدیق اکبر کا بوسہ لیا، اور رو پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ پر میرے والدین قربان، مجھے صرف چہرے پر ضربات لگائے جانے کا افسوس ہے۔ یہ میری والدہ ہیں۔ جو اپنے والدین کی فرمانبردار ہیں۔ آپ انہیں دعوت اسلام دیں اور اللہ سے انکی ہدایت کے لیے دعا فرمائیں۔ نبی علیہ السلام کا دعا فرمانا تھا کہ وہ کلمہ پڑھنے لگیں اس کے بعد مسلمان دار ارقم میں صرف ایک مہینہ رہے۔ جبکہ انکی نفری ۳۹ تھی اور جس روز ابوبکر صدیق کو مارا گیا اسی روز امیر حمزہ رضی اللہ عنہا اسلام لائے تھے [۵۱]

[۵۱] یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے چھ سال بعد کا واقعہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے حافظ دمشقی نے چالیس لمبی حدیثوں کے مجموعہ میں اور ابن ناصر سلامی نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

حدیث:-

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیۂ قرآنیہ

وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

(سورہ احقاف آیت ۱۵)

ترجمہ: اس بچے کو اس کی ماں تیس ماہ تک (اڑھائی سال) ہاتھوں پر اٹھائے دودھ پلاتی اور پرورش کرتی رہی۔ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہنے لگا۔ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں اور نیک اعمال کروں۔

یہ آیت ابوبکر صدیق کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں پر اٹھائے جانے اور دودھ چھڑائے جانے کا عمل تیس ماہ میں پورا ہو گیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہر کسی کو اس آیت کا مفہوم واضح معلوم نہیں اور میں جانتا ہوں کہ اس سے مراد ایک مخصوص انسان ہے اور وہ ابوبکر صدیق ہیں۔ اور جوانی کو پہنچنے سے مراد تیرہ (۱۳) سال کی عمر ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق اٹھارہ سال کی عمر میں نبی علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے تھے۔ جبکہ آپ مال تجارت لیکر شام کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ اور وہ سفر و حضر میں ہر وقت آپ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اس دوران انہوں نے آپ سے ایسے واقعات کا صدور دیکھا جنہوں نے آپ کی عقیدت ان کے دل میں جاگزیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کردی ۔ چنانچہ جب نبی علیہ السلام نے اعلانِ نبوت کیا تو وہ فورًا کلمہ پڑھ کر بگوشِ اسلام ہو گئے اور کہا ۔

اے رب ! مجھے توفیق دے کہ تیرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کروں اُن نعمتوں کے بدلہ میں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں (کہ مجھے اور انہیں اسلام کی توفیق بخشی) اور یہ کہ نیک اعمال کروں جو تیری رضا کا باعث ہیں (چنانچہ اللہ نے آپکی دعا قبول فرمائی اور آپ نے سات مسلمان غلام آزاد کیے اور یہ کہ اے اللہ میری اولاد کو نیک بنا دے (چنانچہ اللہ نے یہ دعا قبول کی اور آپ کا کوئی بیٹا ، بیٹی اور پوتا پوتی اسلام سے پیچھے نہ رہا بلکہ آپ کی باپ جائی بہن ام فروہ بنتِ ابی قحافہ بھی اسلام لے آئیں جنہوں نے اشعث بن قیس سے نکاح کیا جس سے محمد نامی لڑکا ہوا)

اسے دار قطنی اور واحدی نے روایت کیا ہے ۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کردی۔ چنانچہ جب نبی علیہ السلام نے اعلانِ نبوت کیا تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر حلقۂ بگوشِ اسلام ہو گئے اور کہا۔

اے رب! مجھے توفیق دے کہ تیرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کروں اُن نعمتوں کے بدلہ میں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں (کہ مجھے اور انہیں اسلام کی توفیق بخشی) اور یہ کہ نیک اعمال کروں جو تیری رضا کا باعث ہیں (چنانچہ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ نے سات مسلمان غلام آزاد کیے اور یہ کہ اے اللہ میری اولاد کو نیک بنا دے (چنانچہ اللہ نے یہ دعا قبول کی اور آپ کا کوئی بیٹا، بیٹی اور پوتا پوتی اسلام سے پیچھے نہ رہا بلکہ آپ کی باپ جائی بہن ام فروہ بنتِ ابی قحافہ بھی اسلام لے آئیں جنہوں نے اشعث بن قیس سے نکاح کیا جس سے محمد نامی لڑکا ہوا)

اسے دارقطنی اور واحدی نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل دوم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام نامی

آپ کا نام عبد اللہ ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلا نام عبد الکعبہ تھا جو اسلام لانے پر نبی علیہ السلام نے عبد اللہ سے تبدیل کر دیا۔ جمہور اہل نسب کا یہی خیال ہے۔ جبکہ اکثر محدثین کے نزدیک آپ کا نام عتیق ہے۔ پھر اس میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عتیق آپ کا نام نہیں لقب ہے جو اسلام لانے کے بعد آپ کو دیا گیا۔ بلکہ تاریخ اسلام میں کسی بھی مسلمان کو ملنے والا سب سے پہلا لقب یہی ہے۔ یہ بات محمد بن حمدویہ نیشاپوری نے کہی ہے۔ جب کہ محمد بن اسحاق کے مطابق عتیق آپ کا نام ہے جو آپ کے والد نے رکھا تھا۔

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی روایت ہے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ یہ نام آپ کی والدہ نے رکھا تھا۔

اس میں اختلاف ہے کہ آپ کو عتیق کس وجہ سے کہا جاتا ہے؟ لیث بن سعد نے کہا اس لیے کہ آپ حسین تھے۔ عتق کا معنی حسن بھی ہوتا ہے اور کچھ لوگ یہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی کہتے ہیں کہ آپ نبی علیہ السلام کے حسین وجمیل چہرے کے مشتاق تھے ۔ اسے ابن قتیبہ نے معارف میں لکھا ہے ۔

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق کی والدہ کے ہاں کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیت اللہ شریف کے پاس حاضر ہوئیں اور کہا یا اللہ ! تیرے نام پر موت سے آزاد کیا جاتا ہے ۔ تو اے اللہ ! اسے میرے سپرد کر دے ۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور آپ عرصہ تک زندہ رہے ۔ اس لیے آپ کا نام عتیق پڑ گیا (یعنی موت سے آزادی حاصل کرنے والا) ۔

اسے خجندی نے اربعین میں بیان کیا ہے ۔

مصعب اور ایک گروہ اہل نسب میں سے یہ رائے رکھتا ہے ۔ کہ چونکہ آپ کے نسب میں کوئی امر باعث عیب نہیں اس لیے آپ عتیق ہیں ۔ (عیب نسبی سے آزاد)

ابو نعیم الفضل کا کہنا ہے کہ آپ چونکہ ہمیشہ سے بھلائی کرنے والے تھے ۔ اس لیے عتیق ٹھہرے کیونکہ عتیق بمعنیٰ قدیم بھی آتا ہے اور کچھ لوگ نہ کہتے ہیں کہ آپ عتیق اس لیے ہیں کہ :

حدیث

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہنم سے آزاد انسان دیکھنا چاہے وہ ابوبکرؓ کو دیکھے ۔ اس لیے آپ عتیق ہیں (جہنم سے آزاد)

یہ حدیث عائشہ بنت طلحہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور آپ کا فرمان یہ بھی ہے کہ گھر والوں نے آپکا نام عبداللہ رکھا تھا ، یہ بات ابو عمر وغیرہ محدثین نے بیان کی ہے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق کا نام عبداللہ تھا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں فرمایا۔

اَنْتَ عَتِیْقٌ مِنَ النَّار

تم جہنم سے آزاد ہو۔ تب سے آپ عتیق پکارے جانے لگے۔[1]

اسے ترمذی اور ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

یاد رہے مذکورہ اقوال میں کوئی تضاد نہیں۔ ممکن ہے والدین میں سے کسی نے ابتداء میں آپ کو محبت سے عتیق کہا ہو پھر دوسرے گھر والوں نے اسے پسند کر کے اسکی پیروی کر لی ہو۔ چنانچہ بعدازاں اسے آپ کے خاندان قریش نے اپنا لیا اور اسلام لانے کے بعد بھی آپ کا یہی لقب رہا اور نبی علیہ السلام نے نام کی مناسبت سے آپ کو

---

[1] چنانچہ ناسخ التواریخ حالات خلفا جلد اول ص۹ پر لکھا ہے۔

از نخست نام ابوبکر عبدالکعبہ بود۔ گویند پیغمبر اوراعتیق نام داد۔

ترجمہ: "شروع سے ابوبکر کا نام عبدالکعبہ تھا، کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عتیق رکھا"

اور عتیق کا مفہوم ترمذی کی حدیث سے واضح ہو چکا ہے "جہنم سے آزاد" تو شیعہ سنی دونوں فریق کے ہاں ابوبکر صدیق کے نام عتیق کے حوالے سے آپکا زبان رسالت سے جنت کا بشارت یافتہ ہونا ثابت ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عتیق من النار کہہ دیا۔

البتہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو درج ذیل حدیث ہے کہ۔

حدیث

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تم اللہ کی طرف سے جہنم سے آزاد ہو۔ پھر اس دن سے آپ عتیق مشہور ہو گئے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس دن سے آپکا نام عتیق بہت مشہور ہو گیا اور اسکے سوا کوئی دوسرا لقب یا نام لوگوں نے یاد نہ رکھا۔

بیان نمبر ۱

آپ کا لقب "صدیق"

اس میں بھی اختلاف ہے کہ کیوں آپ کو صدیق کہا جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ظہور اسلام سے قبل آپ قریش کے بڑے سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔ اور لوگوں کی دیات اٹھا لیتے تھے (یعنی اگر کسی سے بھول کر کوئی انسان قتل ہو جاتا تو اس کی طرف سے خون بہا آپ ادا کر دیتے تھے۔ اگر وہ غریب ہوتا تو) تو قریش آپ کی بات کو وزن دیتے تھے اور پھر قاتل کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اور اگر کوئی دوسرا انسان کسی کی دیت اپنے ذمے لیتا تو اس کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ گویا لوگ آپ کی بات کی تصدیق کرتے تھے اس لیے آپ ظہور اسلام سے قبل ہی صدیق کے لقب سے مشہور تھے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب آپ نے نبی علیہ السلام کے واقعہ معراج کی تصدیق کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تب آپ کو صدیق کے لقب سے نوازا گیا ۔

حدیث

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ نے صبح لوگوں کو آگاہ کیا جسے سن کر کئی مسلمان اسلام سے پھر گئے ۔ مشرکین دوڑے دوڑے ابوبکر صدیق کے پاس پہنچے اور کہا تمہارے ساتھی (نبی علیہ السلام) نے کہا ہے کہ میں رات ہی رات میں بیت المقدس گیا اور وہاں سے لوٹا ہوں ۔ تمہارا اس بارہ میں کیا خیال ہے ۔ آپ نے فرمایا کیا واقعی نبی علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے ؟ وہ کہنے لگے ہاں ۔ آپ نے فرمایا تو وہ سچ ہی کہتے ہیں ۔ وہ کہنے لگے تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔ ایک شخص کہتا ہے میں رات ہی رات بیت المقدس تک گیا اور واپس آیا ہوں اور تم اسکی تصدیق کیے جا رہے ہو ؟ آپ نے فرمایا اگر وہ کہتے کہ میں رات ہی رات میں آسمانوں سے ہو کر لوٹا ہوں تو بھی میں اس کی تصدیق کرتا اس لیے آپ کو صدیق کہا جاتا ہے[1]

اسے حاکم نے مستدرک میں اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق کے الفاظ یہ ہیں کہ ابوبکر صدیق نے کہا اگر وہ فرمائیں کہ میں رات یا دن کی ایک آن میں وہاں سے ہو آیا ہوں تو مان لینے والی بات ہے ۔

حدیث

ابنِ اسحاق کی روایت یہ ہے کہ پھر ابوبکر رضی نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

---

[1] یہ محبوب و محب کے مضبوط ترین تعلق قلبی کا ثمرہ ہے کہ باوجودیکہ ابوبکر صدیق کو یہ خبر نہیں کہ نبی علیہ السلام آسمانوں کی سیر کر کے لوٹے ہیں مگر بات وہی کر رہے ہیں جو ہو چکی ہے گویا نبیؐ اور صدیق رضی کے جذبات ایک ہیں ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ رات میں بیت المقدس تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا ہاں! عرض کیا مجھے بیت المقدس کی چند علامات بیان فرمائیں۔ کیونکہ میں نے یہ مسجد دیکھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے بیت المقدس اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ تو آپ اس کی علامات بیان فرمانے لگے۔ ابو بکر سنتے جاتے اور کہتے جاتے تھے یا رسول اللہ! میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا۔ جب نبی علیہ السلام علامات بیان فرما چکے تو اعلان فرمایا۔ اے ابو بکر! تو صدیق ہے۔ اس دن سے آپ صدیق کہلانے لگے۔

حسن کہتے ہیں واقعہ معراج سن کر جو لوگ مرتد ہو گئے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

سورہ اسراء آیت ۶۰

https://t.me/Tehqiqat

ترجمہ: آپ کو جو دکھلاوا ہم نے دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے آزمائش ہی بنایا تھا۔

تشریح:

ابو بکر صدیق نے نبی علیہ السلام سے بیت المقدس کی علامات دو مقاصد کے لیے پوچھی تھیں۔

اوّل: یہ کہ آپ اس کی علامات بیان فرمائیں گے تو کافر سن کر مبہوت ہو جائیں گے اور کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے گی۔

دوئم: ابو بکر صدیق کا دل مطمئن ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ وَلٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ آپ نے علامات اسلیے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہنیں پوچھی تھیں کہ معاذ اللہ آپ کو شک تھا بلکہ آپ تو کافروں سے آ یکا یہ معجزہ سنتے ہی مان گئے تھے۔

حدیث:۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے رکھ دیا اور میں کعبہ شریف کے پاس بیٹھا تھا۔ تو میں اس کی ہر چیز دیکھ دیکھ کر بیان کرتا جا رہا تھا۔ میں نے جہنم اور اس کے باشندے یونہی جنت اور اس کے باشندے دیکھے ہیں، ٹھیک اس طرح جیسے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ جب میں نے یہ بات لوگوں کو بتلائی تو انہوں نے مجھے جھوٹا کہا۔ البتہ ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی۔ (یعنی سب سے پہلے)

حدیث:۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس رات مجھے معراج کا اعزاز بخشا گیا۔ میں نے جبریل سے کہا۔ قوم مجھے جھٹلائے گی اور میرے اس معجزے کا انکار کرے گی۔ جبریل نے جواب دیا غم نہ کریں۔ ابوبکر آپکی تصدیق کرے گا اور وہ صدیق ہے۔

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

اور کہا گیا ہے چونکہ آپ نبی علیہ السلام کی ہر بات کی تصدیق میں جلدی کرتے تھے اس لیے آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صدیق بروزن فِعِّیْل اسم مبالغہ ہے۔ یعنی تصدیق کرنے میں مبالغہ کرنیوالا۔ اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے۔

حدیث:۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تم میرے ساتھی کو میرے لیے ہی نہیں رہنے دیتے؟ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تو ابو بکر صدیق ہی میری تصدیق کر رہے تھے تم سب نے میری تکذیب کی تھی۔

حدیث:۔

نزال بن سبرہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہوا آپ خوشگوار موڈ میں تھے۔ ہم نے عرض کیا امیر المومنین! ہمیں اپنے ساتھیوں کی خبر دیں فرمایا رسول کے صحابی ہی میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا نہیں! ہم آپ کے مخصوص ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں۔ فرمایا نبی علیہ السلام کا ہر صحابی میرا خاص ساتھی ہے۔ ہم نے کہا اچھا نبی علیہ السلام کے صحابہ کی بات سنائیں۔ فرمایا ہاں! ایسے پوچھو! ہم نے کہا ابو بکر بن ابی قحافہ کی بات سنائیں فرمایا وہ ایسے انسان تھے جن کا اللہ نے اپنے نبیؐ اور جبریلؑ کی زبان پر صدیق نام رکھا اور رسول اللہ نے انہیں ہمارے دین کے لیے چنا اور ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لیے چن لیا۔

اسے خلعی اور ابن سمان نے موافقہ میں بیان کیا ہے۔

حدیث:

ابن اسحاق سبیعی نے ابو یحیٰی سے روایت کیا ہے کہ میں گن نہیں سکتا کہ کتنی بار میں نے حضرت علی سے دوران خطبہ بر سر منبر سنا۔ اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر ابو بکر کا لقب صدیق رکھا ہے۔

حدیث

حضرت علیؓ کا ہی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کا نام آسمان سے صدیق اتارا ہے۔[1]

---

[1] حضرت ابو بکر کو صدیق کا لقب دیا جانا اہل تشیع کے ہاں ایک ناگوار امر ہے۔ حالانکہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے سمرقندی اور صاحب صفوہ نے بیان کیا ہے۔

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے شب معراج کوئی ایسی شے نہ دیکھی جس پر یہ نہ لکھا ہو۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر ان کے خلیفہ

خود انکی کتب سے ثابت ہے یہ لقب آپ کو خود زبان رسالت نے عطا فرمایا، چنانچہ شیعوں کا شیخ الکل علامہ قمی اپنی کتاب تفسیر قمی میں لکھتا ہے غار ثور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے جناب ابو بکر سے فرمایا " میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو اپنے گھروں سے باہر (منتظر) بیٹھے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول آپ انہیں دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا مجھے بھی دکھلائیں! آپ نے انکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی انہیں دیکھنے لگے۔

اَنْتَ صِدِّيْقٌ

ترجمہ: تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم صدیق ہو"

دیکھیے تفسیر قمی ص۲۶۵ تا ص۲۶۴ اور بحار الانوار ص۵۳

اس کے علاوہ پیچھے حدیث ۱۶۰ کے حاشیہ میں ہم امام جعفرؓ کا یہ قول نقل کر آئے ہیں۔

وَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيْقُ فَلَا صَدَّقَ اللهُ لَهُ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ

جو ابوبکر کو صدیق نہ کہے اللہ دنیا آخرت میں اس کی کسی بات کو سچا نہ کرے۔

بالکل انہی الفاظ کے ساتھ شیعوں کی معتبر تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم ص۲۳۲ پر حدیث یوں موجود ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عرضت الاسلام على احد الا كانت له عنده كبوة و تردد و نظرة الا ابا بكر فانه لم يتلعثم هاتِ

---

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور صدیق ہیں۔

اسے ابن عرفہ عبدی اور ثقفی اصفہانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

زہری نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے پہلا ابو بکر صدیق ہے۔ جو زیادہ دیر تک رہے گا۔

اسے صاحب صفوہ نے روایت کیا ہے۔

تشریح :

یہ حدیث صحابہ ثلاثہ کے فضائل میں پیچھے بھی گذر چکی ہے وہاں حدیث میں ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تینوں کا ذکر تھا اور وہ حضرت عمرؓ سے مروی تھی۔ اسے ابن ضحاک اور موفی یحییٰ بن معین سے روایت کیا ہے۔ ان احادیث میں صرف صدیق کے نام کی تائید اور تصدیق ہوئی ہے۔ مگر یہ تعین نہیں ہو سکا کہ کس معنیٰ کی بنا پر آپ کو صدیق کہا جاتا ہے، اس لیے ممکن ہے کہ صرف اللہ یا صرف رسول یا دونوں کی تصدیق کرنے کے باعث یا ہمیشہ سچی بات کرتے رہنے کے باعث آپ کو صدیق کہا جاتا ہے۔ اور اس تیسرے معنیٰ کی تائید درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے۔

حدیث

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان کے سائے تلے اور زمین کے چہرے پر ابو بکر صدیق سے زیادہ کوئی سچا انسان نہیں اور جو شخص عیسیٰ علیہ السلام جیسا زاہد دیکھنا چاہیے وہ ابو بکر صدیق کو دیکھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ۲ ابو بکر صدیق کو آسمانوں میں حلیم کہا جاتا ہے

حدیث :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور بڑی دیر ایک کونے میں بیٹھے رہے اتنے میں ابو بکر صدیق وہاں سے گزرے تو جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ! یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں۔ فرمایا جبریل! تم انہیں پہچانتے ہو؟ عرض کیا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ ابو بکر زمین کی نسبت آسمانوں میں زیادہ مشہور ہیں۔ اور آسمانوں میں انہیں علیم کہا جاتا ہے۔

فصل سوم

آپ کے جسمانی خدوخال

حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا ابو بکر صدیق کے خدوخال کیا تھے؟ فرمایا آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور اور رخسار کم گوشت تھے، تہبند باندھتے تھے مگر ایسا ڈھیلا نہیں کہ کولہو سے نیچے لڑھکا رہے۔ چہرے کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔

حدیث قیس بن ابی حازم کہتے ہیں میں ابو بکر صدیق کی مرض موت میں انکی عیادت کرنے حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا آپ گندمی رنگ اور کم گوشت والے ہیں۔

اسے ابو بکر بن مخلا نے روایت کیا ہے۔

تشریح :

مشہور یہی ہے کہ آپ کا رنگ سفید تھا اور آپ داڑھی کو رنگین کیا کرتے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

اصمعی سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن العلا کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داڑھی اور سر کے بال گھنے تھے۔ جب کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر درمیان سے برہنہ تھا۔ اور سر کے آس پاس کچھ بال تھے۔

فصل چہارم

صدیق اکبر کا واقعۂ اسلام اور دین میں آپ کا ورود مسعود

حدیث

ربیعہ بن کعبؓ کہتے ہیں صدیق اکبرؓ کا اسلام آسمانی وحی کی مانند تھا۔ وہ اس طرح کہ آپ ملک شام میں تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے، وہاں انہیں خواب آیا۔ جو انہوں نے "بحیرا راہب" کو پیش کیا۔ اس نے آپ سے پوچھا۔ تم کہاں سے آئے ہو۔ کہا مکہ سے۔ پوچھا مکہ میں آباد قبیلوں میں کس سے تعلق رکھتے ہو؟ کہا قریش سے۔ پوچھا کیا کرتے ہو؟ کہا تجارت بحیرا کہنے لگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری خواب شرمندہ تعبیر کر دی۔ تو خدا تمہاری قوم میں ایک نبی بھیجے گا اور تم اس کے وزیر ہو گے اور وصال کے بعد اس کے جانشین ہو گے ابوبکر صدیق نے یہ بات دل میں ہی رکھی۔ تاآنکہ نبی علیہ السلام مبعوث ہوئے، تو ابوبکر صدیق نے سوال کیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی نبوت پر کوئی دلیل؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا میری دلیل وہی خواب کیا کم ہے جو تم نے شام میں دیکھی تھی ؛ یہ سنتے ہی ابوبکر صدیق نے آپ کو گلے لگا لیا اور پیشانی چومتے ہوئے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں ۔ ابوبکر صدیق کہتے ہیں اس دن میرے اسلام لانے پر مکہ مکرمہ کے دونوں کناروں میں نبی علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص مسرور و شاداں نہ تھا ۔

اسے فضائلی نے روایت کیا ہے ۔

حدیث :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور یہ دونوں ظہور اسلام سے قبل بھی ایک دوسرے کے دوست تھے ۔ ابوبکر صدیق آپ سے ملے اور عرض کیا ۔ اے ابوالقاسم ! آپ اپنی قوم کی مجلس سے الگ ہو گئے ہیں ۔ اور وہ لوگ آپ کو اپنے آباء کے دین سے برگشتگی کا طعنہ دیتے ہیں ۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہیں دین خداوندی کی دعوت دیتا ہوں جب آپ اپنی بات کہہ چکے تو ابوبکر صدیق نے کلمہ پڑھ لیا ۔ پھر یہ تھا کہ مکہ مکرمہ کے دائیں بائیں دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی انسان بھی اسلام ابوبکر کی وجہ سے نبی علیہ السلام سے بڑھکر خوش نہ تھا ۔

حدیث :

ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق ظہور اسلام سے قبل ہی نبی علیہ السلام کے گہرے اور مخلص خادم تھے ۔ جب آپ نے نبوت کا اعلان کیا تو قریش کے کچھ لوگ ابوبکر صدیق کے پاس گئے اور کہا تمہارا ساتھی (نبی علیہ السلام) مجنوں ہو گیا ہے ۔ آپ نے پوچھا کیا مطلب ؛ کہنے لگے وہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لوگوں کو یہ درس دیتا ہے کہ خدا صرف ایک ہے اور وہ خود کو نبی بھی سمجھتا ہے ۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا یہ انہوں نے کہا ہے ؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ کہنے لگے ہاں وہ اس وقت مسجد میں بھی کچھ کہہ رہا ہے۔ ابوبکرؓ وہاں سے اٹھ کر سیدھے نبی علیہ السلام کے مکان پر آئے۔ دروازہ پر دستک دی تو آپ باہر تشریف لائے۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا آپ کے متعلق جو بات مجھے پہنچی ہے وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تجھے کیا پہنچا ہے۔ عرض کیا میں نے سنا ہے آپ اللہ کی توحید اور اپنی رسالت کی دعوت دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں: میرے رب نے مجھے نذیر و بشیر بنایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمر ٹھہرایا ہے اور تمام انسانوں کا رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا۔ خدا کی قسم میں نے آج تک آپ کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اور آپ کی صفات واقعتاً حاملان رسالت کی سی ہیں۔ آپ امین ہیں اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے کہ میں بیعت کروں۔ نبی علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا ابوبکر صدیق نے بیعت کی اور آپ کے جملہ ارشادات کی دل و جان سے تصدیق کر دی۔ قسم بخدا جب ابوبکر صدیق کو دعوتِ اسلام دی گئی تو انہوں نے کچھ توقف نہیں کیا۔

حدیث

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا یہ فرمان مجھے پہنچا ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے جس شخص کو بھی اسلام کی طرف بلایا اس نے تردد اور غور و فکر کیا۔ مگر ابوبکر صدیق کو جب میں نے دعوت دی تو انہوں نے یکدم کلمہ پڑھ لیا[1]

---

[1] اسی لیے آپ سب سے پہلے مومن ہیں۔ اس سے معلوم ہوا آپ کا دل ایمان قبول کرنے کی صلاحیت سے پوری طرح معمور تھا صرف دعوت ملنے کی دیر تھی۔ یہ وہ شمع تھی۔ جو جلنے کو بے تاب تھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث ۔

ابن ہشام کہتے ہیں میں نے بعض اہلِ علم سے سنا ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس عباس بن مرداس (شاعر) حاضر ہوا آپ نے فرمایا تم ہی نے یہ شعر کہا ہے ۔

فَاَصْبَحَ نَہْبِیْ وَنَہْبُ الْعَبِیْدِ　　بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَۃ

ترجمہ : میرا اور غلاموں کا لوٹا ہوا مال　　اقرع اور عینیہ قبیلوں نے بانٹ لیا ۔

ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ دوسرے مصرعہ کے درست الفاظ یوں ہیں ۔

بَیْنَ عُیَیْنَۃَ وَالْاَقْرَعِ

(کیونکہ شعر کی شکل ہی ایسے قائم ہوتی ہے) نبی علیہ السلام نے فرمایا مقصد تو دونوں طرح ایک ہی رہتا ہے ۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ نے یہ آیت سچ اتار دی ہے ۔

وَمَا عَلَّمْنَاہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ ۔ سورہ یٰسین آیت ۶۹

ترجمہ : ہم نے نبی علیہ السلام کو نہ شعر سکھایا ہے اور نہ وہ آپ کے لائق ہے [۷۱]

---

[۷۱] یعنی اگر وافتنا آپ شاعر ہوتے تو بین الاقرع وعیینۃ نہ فرماتے کیونکہ اس طرح تو شعر کی شکل ہی باقی نہیں رہ جاتی یہ واقعہ ابو بکر صدیق کی فراست ایمانی کا اعلیٰ ثبوت ہے ۔ یاد رہے یہ واقعہ شیعہ کتب میں بھی موجود ہے ۔ چنانچہ ناسخ التواریخ احوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۳ ص ۱۳۱ پر دیکھیے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان نمبر ۱

سب سے پہلے اسلام کون لایا؟

حدیث۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سب سے پہلے اسلام ابوبکر صدیق لائے ہیں اور سب سے پہلے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز میں نے پڑھی ہے۔

اسے ابن سمان نے "موافقہ" میں بیان کیا ہے۔

حدیث:۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ سب سے پہلے کونسا صحابی اسلام لایا؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے حضرت حسان کے یہ اشعار نہیں سنے؟

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِيْ ثِقَةٍ فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلُهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

ترجمہ: ۱۔ جب تم کسی ثقہ آدمی کے مصائب آلام یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر صدیق اور انکے کردار کو ضرور یاد رکھو۔

۲۔ جو انبیاء کے بعد تمام مخلوق سے زیادہ متقی، عادل اور اپنی ذمہ داریوں کے نگہدار ہیں۔

۳۔ آپ ثانی اثنین، متبع رسول، محبوب لقا اور سب سے پہلے مصدق رسول ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت حسان سے فرمایا کیا تم نے ابو بکر صدیق کی منقبت میں کچھ کہا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ پھر انہوں نے گزشتہ تین اشعار سنائے اور یہ درج ذیل شعر کہا۔

وَثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِمْ إِذْ صَعَّدَ الْجَبَلَا

ترجمہ: اور آپ بلند غار میں ثانی اثنین تھے جب دشمن پہاڑ پر چڑھ کر آس پاس گھوم رہے تھے۔

یہ اشعار سن کر نبی علیہ السلام بے حد مسرور ہوئے اور فرمایا (اے حسان تو نے کیا عمدہ اشعار کہے ہیں۔)

اسے ابو عمرو نے روایت کیا ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ مذکورہ اشعار سن کر آپ اتنے مسکرائے کہ آخری دانت بھی ظاہر ہو گئے اور فرمایا حسان تم نے سچے اشعار کہے ہیں۔ واقعتاً صدیق اکبر ایسے ہی ہیں۔ ابو عمرو نے یہ پانچواں شعر بھی مذکورہ نظم کا لکھا ہے۔

وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا

ترجمہ: ابو بکر صدیق نبی علیہ السلام کے ایسے مشہور مخلص دوست ہیں کہ سارے جہان میں ایسا کسی کا دوست نہ ہو گا۔

حدیث

فرات بن سائب کہتے ہیں میں نے میمون بن مہران سے پوچھا ابو بکر صدیق نبی علیہ السلام پر پہلے ایمان لائے یا حضرت علی مرتضیٰ؟ وہ کہنے لگے ابو بکر صدیق بحیرا راہب کے وقت میں ہی ایمان لا چکے تھے۔ اور انہوں نے ہی نبی علیہ السلام اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے درمیان سلسلہ جنبانی قائم کیا تا آنکہ دونوں کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نکاح کر دیا۔ جب کہ اس وقت حضرت علی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔

تشریح:

یہاں ایمان سے مراد اصطلاحی معنیٰ نہیں بلکہ دل سے آپ کو نبوت کا اہل مان لینا ہے۔ کہ آپ نبی بننے والے ہیں۔ اور آئندہ اس کے مزید شواہد بیان کیے جائیں گے۔

حدیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا میں سب لوگوں سے اس بات (خلافت وحکومت) کا زیادہ حق دار نہیں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا؟ اور میں فلاں صفت کا مالک نہیں؟

http://t.me/Tehqiqat

اسے بغوی اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے نبی علیہ السلام کی اٹھارہ سال کی عمر میں صحبت اختیار کی جب کہ وہ دونوں بسلسلہ تجارت ملک شام میں پہنچے تھے۔ جہاں وہ ایک جگہ اترے تو نبی علیہ السلام بیری کے ایک درخت کے نیچے محو استراحت ہو گئے اور ابوبکر صدیق بحیرٰ نامی راہب (عیسائی مذہب کا صوفی) کے پاس گئے کہ کچھ دین کی باتیں معلوم ہو جائیں۔ راہب نے پوچھا یہ سامنے بیری کے درخت کے نیچے کون سویا ہے۔ فرمایا یہ محمد بن عبداللہ میرے ساتھی ہیں۔ راہب کہنے لگا اللہ کی قسم یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اس بیری کے نیچے بیٹھے تھے اس کے بعد آج یہ بیٹھے ہیں۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق کے دل میں نبی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کی نبوت کا یقین ہو گیا۔

اسے ابوبکر صدیق کے فضائل میں روایت کیا ہے۔

تشریح :

ابھی میمون بن مہران سے مروی حدیث گزری ہے کہ علی مرتضیٰ کی ولادت سے بھی پہلے بحیرا راہب کے پاس حضرت ابوبکر صدیق نبی علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اس کا یہی مطلب ہے جو درج بالا حدیث میں ہے کہ بحیرا کی بات سن کر آپکو نبی علیہ السلام کی نبوت کا یقین ہو گیا تھا ورنہ بحیرا کی ملاقات شام میں ہوئی وہاں سے واپسی پر حضرت خدیجہ سے آپ کا عقد مبارک ہوا اور بعد میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا تب حضرت ابوبکر نے اسلام قبول فرمایا۔

حدیث

ابی نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے علی مرتضیٰؓ سے کہا کیا میں آپ سے پہلے اسلام نہیں لایا؟ تو حضرت علی نے اسکی تردید نہ فرمائی۔

حدیث

ابونضرہ نے ہی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا؟

حدیث۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وقت وہ بھی دیکھا ہے جب نبی علیہ السلام کے پاس صرف پانچ غلام دو عورتیں اور ایک آزاد مرد یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

اسے صوفی نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بازار عکاظ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا .ں نے کہا اس دین میں آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام ہے اور اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے۔ پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا میں اس دین کی تبلیغ کرتا رہونگا تا آنکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے محبوب کے لیے وسعت پیدا فرما دیگا۔

حدیث

بعض طرق میں یوں ہے کہ حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ جب نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ کو مکہ مکرمہ میں ایک مکان کے اندر چھپے ہوئے پناہ گزیں پایا۔

اسے مسلم نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

تشریح:

عکاظ مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی عرب کی مشہور سالانہ منڈی کا نام ہے جس میں وہ لوگ جمع ہو کر خرید و فروخت کرتے اشعار کہتے اور اپنے انساب پر فخر کیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو یہ منڈی اٹھا دی گئی۔

حدیث

حضرت زر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے سات آدمیوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا۔

۱۔ نبی علیہ السلام، ۲۔ ابوبکر صدیق، ۳۔ عمار بن یاسر، ۴۔ انکی والدہ سُمَیّہ ۵۔ حضرت مقداد، ۶۔ صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

نبی علیہ السلام کی حفاظت تو اللہ نے آپ کے چچا ابو طالب کے ساتھ کی ابوبکر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیق کی حفاظت کا کام اللہ نے انکی قوم (بنو تیم) سے لیا۔ دوسرے پانچ آدمیوں کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر دھکتے سورج کے سامنے پھینک دیا جاتا تھا۔ تو سب سے مشرکین نے اپنا مقصد اگلوا لیا۔ مگر حضرت بلال ڈٹے رہے۔ مشرکین نے بلال کو بچوں کے سپرد کر دیا جو انہیں مکہ کی گھاٹیوں میں گھسیٹتے پھرتے تھے اور بلال کی زبان پر یہی لفظ ہوتا تھا۔ احد۔ احد۔

حدیث

حضرت زربی روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے تلوار لیکر جس نے اپنا عقیدہ اسلام ظاہر کیا ایک نبی علیہ السلام تھے دوسرے ابوبکر صدیق۔

بیان ۲	سب سے پہلے کون اسلام لایا اس بارہ میں اختلاف علماء

اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب ابوبکر صدیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو وہ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ ہاں اس بات میں اختلاف ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے اعلان نبوت فرمایا اس وقت حضرت علی پیدا ہو چکے تھے یا نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کو سب سے پہلا مسلمان سمجھنے والے یہ لوگ ہیں۔ حضرت ابن عباس رض، حضرت حسان بن ثابت رض، ابو اروی دوسی۔ اسماء بنت الجابر۔ امام نخعی۔ ابن ماجہ شون، محمد بن منکدر اور علامہ الحسنی۔ یہ بات صاحب صفوہ اور ابو عمر وغیرہ نے کہی ہے۔

ابو عمر نے کہا۔ حضرت علی رض کو سب سے پہلے اسلام لانے والا ان لوگوں نے قرار دیا ہے۔ سلمان فارسی، ابوذر، مقداد، جابر، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رض۔ اسکے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

علاوہ ابن شہاب، عبداللہ بن محمد، محمد بن کعب اور حضرت قتادہ بھی آپ کو پہلا مسلمان قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس پر مذکورہ افراد کا اتفاق ہے کہ مطلقاً سب سے پہلے سیدہ خدیجہ اسلام لائیں [1]

ابن اسحاق نے کہا سب سے پہلا مرد جس نے اسلام قبول کیا نماز پڑھی اور نبی علیہ

---

[1] جب یہ بات فریقین کے درمیان متفق علیہ قرار پائی کہ سب سے پہلے حضرت سیدہ خدیجہ ام المومنین اسلام لائی ہیں تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے بعد کون سب سے پہلے اسلام لایا تو شیعوں کا شیخ المفسرین علامہ طبرسی اپنی کتاب مجمع البیان جلد ۵ ص۶۵ میں لکھتا ہے۔

وقیل ان اول من اسلم بعد خدیجۃ ابوبکر، عن ابراھیم النخعی۔

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ سیدہ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر ہیں، جیسا کہ ابراہیم نخعی نے روایت کیا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اسلام لانے والے سب سے پہلے مرد حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ الذی جاء بالصدق کے مصداق اول بھی آپ ہی ہیں۔

سی طرح معتبر شیعہ کتاب روضۃ الصفا جلد دوم ص۲۶۵ میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ما عرضت الاسلام علی احد الا کانت عندہ کبوۃ و تردد و نظرۃ الا ابا بکر۔

ترجمہ

بی نے جس بھی شخص پر اسلام قبول کیا اسے اس سے قبول کرنے میں ضرور لیت ولعل اور تردد ہوا سوائے ابوبکر کے۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کے فرمودات کی تصدیق کی وہ حضرت علی ہیں پھر زید بن حارثہ پھر ابو بکر صدیق اور پھر مسلمانوں کا ایک گروہ اسلام لایا اس گروہ میں حضرت عثمان غنی، زبیر بن عوام، حضرت طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم شامل ہیں (یہ لوگ ابو بکر کی تبلیغ پر اسلام لائے)

ابن قتیبہ نے معارف میں ایسے ہی روایت کیا ہے۔

جبکہ دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے ابو بکر صدیق ہی اسلام لائے ہیں اور حضرت علی اسلام لاتے وقت آٹھ سال کے بچے تھے۔ اور عورتوں میں سے سب سے پہلے سیدہ خدیجہ ایمان لائیں۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مگر مذکورہ جملہ اقوال واحادیث میں یوں توافق پیدا کیا جا سکتا ہے کہ سیدہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا مطلق طور پر ہر کسی انسان سے پہلے اسلام لائیں۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ، بالغ مردوں میں ابو بکر صدیق۔ اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ اسلام لائے۔ حضرت علی جب اسلام لائے تو بچے تھے اور اپنا عقیدہ چھپا کر رکھتے تھے۔ جبکہ حضرت ابو بکر ہی پہلے بالغ عربی شخص ہیں جنہوں نے ساری دنیا سے پہلے اپنا اسلام آشکارا کر دکھایا۔

یہ فیصلہ بالکل حقیقت پسندانہ اور واقعات کے عین مطابق ہے اس لیے حضرت علی اور دیگر حضرات کے گذشتہ قول کہ حضرت ابو بکر صدیق سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسی معنیٰ پر محمول کیے جائیں گے اور اس کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہو رہی ہے۔

حدیث۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا کہنے لگا امیر المومنین! جملہ مہاجرین وانصار نے ابو بکر صدیق کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت کس طرح کی۔ جب کہ آپ ابو بکر سے سابق الاسلام اور عالی مرتبت تھے؟ حضرت علی نے فرمایا ہلاکت ہو تیرے لیے۔ ابو بکر صدیق چار باتوں میں مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔

۱۔ ابو بکر صدیق نے مجھ سے پہلے اپنے اسلامی عقیدہ کو ڈنکے کی چوٹ سب پر واضح کر دیا۔

۲۔ مجھ سے پہلے ہجرت کی

۳۔ غار میں نبی علیہ السلام کی خدمت کی۔

۴۔ جب میں چھپ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت ابو بکر نے علانیہ نماز قائم کی اور اس وقت قریش مجھے (بوجہ کم سنی) حقیر اور ابو بکر کو عزیز رکھتے تھے۔

قسم بخدا اگر اس وقت ابو بکر اپنی فضیلت (تبلیغی عمل) سے باز آجاتے تو اسلام کو موجودہ عظمت حاصل نہ ہوتی اور لوگ لشکر طالوت کی طرح دین سے پھر جاتے[۱] اے سوال کرنے والے! تجھ پر افسوس ہے تجھے خبر نہیں کہ اللہ نے لوگوں کی مذمت اور ابو بکر کی مدح کی جب یہ فرمایا۔

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

سورہ توبہ آیت ۴۰

ترجمہ: اگر تم نبی علیہ السلام کی مدد نہیں کرو گے تو کچھ نقصان نہیں۔ اللہ نے اپنے نبی کی اس وقت مدد کی جب انہیں کافروں نے (مکہ سے) نکلنے پر مجبور کیا

---

[۱] طالوت بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا جو انہیں ساتھ لیکر جہاد کیلیے نکلا مگر وہ راستے میں جہاد سے منحرف ہو گئے سورہ بقرہ میں اس کا قصہ مذکور ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس وقت وہ دو میں سے دوسرے تھے اور دونوں غار میں تھے جب
نبی (علیہ السلام) اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے غم نہ کر اللہ ہمارے
ساتھ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحمت نازل کرے اور میری طرف سے ان کی روح کو
سلام پہنچائے۔

حدیث۔

مذکورہ حدیث کی ہم معنیٰ روایت خثیمہ بن سلمان نے عبدالرحمن بن ابی زناد سے
اور انہوں نے اپنے باپ سے یوں بیان کی ہے کہ
ایک شخص حضرت علی کے پاس آیا جس وقت مجمع دائیں بائیں ہو گیا تو وہ آپ کے بالکل
قریب ہو کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا امیرالمومنین! تمام مہاجرین و انصار نے حضرت ابو بکر کی بیعت
کیسے کر لی جب کہ آپ ان سے قدیم الاسلام اور افضل الدرجات تھے؟ آپ نے فرمایا
اگر تم قریشی ہو تو تمہیں کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔ کہنے لگا ہاں! میں قریشی ہوں۔ آپ نے
فرمایا مومن ویسے بھی اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں تمہیں قتل کر دیتا
تیری عقل پر افسوس! ابو بکر صدیق چار باتوں سے مجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے امامت انہیں ملی۔
۲۔ مجھ سے پہلے ہجرت انہوں نے کی۔
۳۔ غار میں خدمت کا موقعہ انہیں ملا۔
۴۔ اور سب سے پہلے اسلام کا اظہار انہوں نے کیا۔

حدیث

یہی حدیث ابن سمان نے "موافقہ" میں روایت کی ہے اور اس کے آخری الفاظ
یہ ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا جس شخص نے مجھے ابو بکر صدیق پر فضیلت دی میں اسے حد قذف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے برابر (اسی) کوڑے لگاؤں گا۔

حدیث:

حضرت محمد بن حنفیہؓ (حضرت علی کے سب سے بڑے بیٹے) سے سوال کیا گیا کہ ابوبکر صدیق پہلے اسلام لائے تھے کیا؟ فرمایا نہیں! پوچھا گیا پھر لوگ صرف انہی کا تذکرہ کیوں کرتے ہیں اور کسی کا ذکر نہیں کیا جاتا؟ انہوں نے فرمایا جس دور میں بھی ابوبکر صدیق کا اسلام لانا مانا جائے بہر حال وہ اپنے اسلام لانے میں سب سے فائق تھے اور اسی حیثیت سے وہ تادم آخر رہے۔

حدیث:

محمد بن کعبؓ سے پوچھا گیا۔ ابوبکر صدیق پہلے مسلمان ہیں یا حضرت علی؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ حضرت علی ہی پہلے اسلام لانے والے ہیں مگر لوگوں پر یہ بات مخفی ہے کیونکہ حضرت علی نے اوّل اوّل اسلام ظاہر نہیں کیا جبکہ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام لاتے ہی اسکا افشا کر دیا جبکہ حضرت علی ہی پہلے داخل دینِ متین ہوئے تھے۔

حدیث

محمد بن کعبؓ سے ہی روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے فرمایا سب سے پہلے میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا جبکہ حضرت علی اسے چھپایا کرتے تھے اپنے باپ کے ڈر سے۔ تاآنکہ ایک دن ابوطالب نے پوچھ ہی لیا اور کہا۔ اے علی! تم اسلام لے آئے ہو؟ کہا ہاں! ابوطالب کہنے لگا ٹھیک ہے اپنے چچازاد بھائی (نبی علیہ السلام) کی حفاظت کرو اور مدد کرو۔
اسے حاکمی نے اربعین میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل پنجم

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کون کون اسلام لایا

حدیث۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوبکر صدیق رض جس دن اسلام لائے اسی دن رات کے وقت وہ عثمان بن عفان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رض اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس پہنچے اور انہیں داخل اسلام کر لیا پھر صبح عثمان بن مظعون، ابوعبیدہ بن جراح، عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہم پر اسلام پیش کیا تو وہ بھی داخل دین اللہ ہو گئے۔

اسے ابن ناصر سلامی نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

ابن اسحاق کہتے ہیں ابوبکر صدیق نے اسلام لاتے ہی اسکا اظہار وافشا کر دیا اور خدا و مصطفیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کر دیا۔ اور آپ اپنی قوم میں لوگوں کی جائے پناہ ہر دل عزیز اور محبوب تھے۔ آپ قریش کے سب سے بڑے نساب قریش کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام انساب سے خوب واقف اور انکی ہر اچھائی برائی پر مطلع تھے۔ آپ ایک نیکوکار اور ملنسار تاجر بھی تھے۔ سرداران قریش ہر چھوٹے بڑے کام میں آپ کے پاس پہنچتے رائے لیتے اور آپ کے علم تجربہ اور حسن مجالست سے بہرہ ور ہوتے تھے۔ تو جو شخص بھی آپ کے پاس آکر بیٹھتا آپ اسے دینِ اسلام کی خوبیاں سنا دیتے اور دینِ خداوندی کی دعوت دیدیتے۔ چنانچہ جہاں تک میں نے سنا ہے آپ کی تبلیغ سے عثمان بن عفان۔ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ مائل بہ اسلام ہو گئے۔ آپ انہیں لیکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل اسلام کر دیا۔ تو یہ ہیں وہ آٹھ آدمی جو سب سے پہلے اسلام لائے اور نبی علیہ السلام کی تصدیق کی یعنی ۱۔ حضرت علی۔ ۲۔ زید بن حارثہ۔ ۳۔ ابو بکر صدیق اور جو لوگ ابو بکر صدیق کی تبلیغ پر اسلام لائے (۴۔ عثمان بن عفان۔ ۵۔ زبیر بن عوام۔ ۶۔ عبدالرحمٰن بن عوف ۷۔ سعد بن ابی وقاص۔ ۸۔ اور طلحہ بن عبیداللہ)

حدیث:

محمد بن عبید بن عمر بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ خالد بن سعید بن العاص قدیم الاسلام صحابی ہیں جو اپنے سب بھائیوں سے پہلے اسلام لائے۔ جسکا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا، کہ وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے دہانے پر کھڑے ہیں جس کی لمبائی چوڑائی اللہ ہی جانے انکا باپ انہیں اس میں دھکیل رہا ہے اور نبی علیہ السلام انہیں دونوں کوکھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچ رہے ہیں۔ وہ یہ خواب دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور کہا قسم بخدا یہ خواب غلط نہیں۔ فوراً اٹھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور خواب کہہ سنائی ابو بکرؓ نے فرمایا میں تمہیں بہتر مشورہ دے رہا ہوں۔ سنو! یہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں انکی غلامی اختیار کر لو اسلام تمہیں دوزخ کے اندر جانے پر سے روک دے گا جبکہ تمہارا باپ تمہیں اس میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ تو حضرت خالد بن عبید یہ سن کر سیدھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ کس بات کی دعوت دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا و یکتا ہے اور یہ کہ میں اس کا بندہ اور اسکا رسول ہوں۔ اور تم پرانے دین سے باز آ جاؤ۔ (یہ سن کر وہ اسلام لے آئے۔)

حدیث

ابو بکر صدیق نے آغاز اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی۔ جہاں وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔ لوگ یہ دیکھ کر آپ کے اس پاس اکٹھے ہو جاتے۔ آپ کا قرآن سنتے اور آپ کی عبادت دیکھتے۔ خوفِ خدا میں آپ کی آہ و زاری لوگوں کے دلوں پر اثر کرتی تھی۔ تاآنکہ آپ کا یہی معمول کئی سارے لوگوں کے اسلام لانے کا باعث بن گیا۔

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل ششم

دورِ جاہلیت سے ہی نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق باہم گہرے دوست تھے

ابوبکر حضور کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئے

حدیث

ابی میسرہ نے ابنِ شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام ظہورِ اسلام سے قبل بسا اوقات گھر سے نکلتے تو کوئی پیچھے سے آواز دیتا۔ یا محمدؐ! آپ جب پیچھے توجہ کرتے تو آواز دینے والا دوڑ چکا ہوتا تھا۔ نبی علیہ السلام نے یہ مشکل حضرت ابوبکر کو رازداری میں بتلائی کیونکہ وہ آپ کے دیرینہ دوست تھے۔

حدیث

ابنِ شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اعلانِ نبوت سے قبل فرمایا۔ ''جب میں اکیلا ہوتا ہوں تو ایک طرح کی آواز مجھے سنائی دیتی ہے۔ قسم بخدا یہ کوئی بات ہے۔'' سیدہ نے عرض کیا۔ خدا کی پناہ اللہ تعالیٰ آپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ ایسا نہیں کریگا۔ واللہ! آپ امین وصادق اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اسکے بعد نبی علیہ السلام کی غیر موجودگی میں ابوبکر صدیق سیدہ کے گھر آئے تو انہوں نے آپکی کیفیت کہہ سنائی اور کہا اے عتیق (ابوبکر صدیق کا لقب ہے جیسا کہ گذر چکا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بیکر ورقہ (ایک نجومی) کے پاس جائیں۔ اتنے میں نبی علیہ السلام تشریف لے آئے ابوبکر صدیق آپ کو ساتھ لیکر ورقہ کے پاس چل دیئے۔ راستے میں نبی علیہ السلام نے پوچھا۔ ابوبکر! تمہیں یہ بات کس نے بتلائی۔ کہا (سیدہ) خدیجہ رضنے، چنانچہ دونوں ورقہ کے پاس پہنچے۔ [1]

یہ دونوں احادیث خثیمہ بن سلیمان نے ابوبکر صدیق کے فضائل میں اسی ترتیب سے لکھی ہیں۔

البتہ خدیجہ رض کا مذکورہ قول بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

---

[1] یہاں ایک اشکال ہے کہ بخاری مسلم کی روایت کے مطابق تو سیدہ خدیجہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس خود لے گئی تھیں، اس لیے یا تو صحیحین کی روایت کو ترجیح دینا پڑے گی اور یا یہ ماننا پڑے گا کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ ابوبکر صدیق آپ کے ساتھ تھے اور غالباً ورقہ سے ملاقات نہ ہوئی ہوگی اور دوسری مرتبہ سیدہ ام المومنین خدیجہ رض آپ کو ساتھ لے گئی ہونگی۔ اور یہ تاویل ہی بہتر ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل ہفتم

جب ابو بکر صدیق نے توحید خداوندی کا اعلان کیا اور نبی علیہ السلام کا دفاع کیا تو مشرکین سے کیا کیا تکالیف اٹھانا پڑیں

http://t.me/Tehqiqat

نوٹ:

ابو بکر صدیق کی والدہ کے واقعہ اسلام میں یہ مضمون کچھ گزر چکا ہے۔

حدیث

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ہاتھوں سب سے بڑی تکلیف کب پائی۔ فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مشرکین مسجد حرام میں بیٹھے نبی علیہ السلام اور آپ کے دین کی باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں خود نبی علیہ السلام مسجد آ پہنچے۔ تو سب کے سب آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ جب بھی آپ سے کوئی بات پوچھتے آپ سچ سچ کہہ سناتے تھے۔ تو وہ کہنے لگے۔ تم ہمارے خداؤں کو کیا یہ کچھ نہیں کہتے؟ فرمایا ہاں کہتا ہوں۔ بس وہ آپ پر پل پڑے۔ ایک شخص دوڑتا ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ کہ اپنے ساتھی کی مدد کو پہنچو۔ ابو بکر دوڑتے ہوئے مسجد میں آئے۔ دیکھا کہ مشرکین آپ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آتے ہی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا ہلاک ہو جاؤ! کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا خدا صرف اللہ ہے اور تمہارے سامنے کھلے دلائل پیش کر چکا ہے۔ مشرکین نے نبی علیہ السلام کو چھوڑ ابوبکرؓ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا۔ سیدہ اسماء فرماتی ہیں جب ابوبکر صدیق واپس آئے تو یہ حال تھا کہ جہاں بھی سر پہ ہاتھ رکھا جاتا بال اکھڑ آتے تھے اور آپ کہتے جا رہے تھے ربِّ ذوالجلال والاکرام تو برکتوں والا ہے۔

حدیث۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ قریش کے بیوقوف لوگوں میں سے ایک پاگل شخص کی مڈبھیڑ ہو گئی جبکہ آپ کعبۃ اللہ کو جا رہے تھے۔ اس پاگل نے آپ کے سر پہ مٹی ڈال دی اتنے میں وہاں سے ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل گذرا۔ ابوبکر صدیق نے اسے کہا اس بیوقوف کی بدمعاشی تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا یہ تم نے اپنے ساتھ ایسا کیا ہے (تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) ابوبکر صدیق پکار اٹھے خداوندا تو کتنا بردبار ہے (ان پر عذاب نہیں بھیجتا)۔

اسے ابن اسحاق نے روایت کیا ہے۔

بیان نمبرا

ابوبکر صدیق نے کہاں کہاں مشرکین سے رسولِ خدا کا دفاع کیا

حدیث

عمروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

http://t.me/tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پوچھا نبی علیہ السلام کو مشرکین نے سب سے بڑی ایذا کب دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں نے دیکھا نبی علیہ السلام حرم کعبہ میں محو نماز تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط نے آکر آپ کی گردن میں کپڑے کا پھندا ڈال دیا اور اس کا حلقہ ابھی وہ سخت کر رہا تھا کہ اتنے میں ابو بکر صدیق آ گئے اور آپ کو چھڑا لیا۔ اور کہا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا خدا صرف ایک ہے اور اس پر تمہارے سامنے قوی دلائل لا چکا ہے۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ جبکہ بخاری کی دیگر روایات میں یوں بھی ہے کہ نبی علیہ السلام کعبۃ اللہ کے پاس محو عبادت تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور آپ کے گلے میں اپنی چادر کا پھندا ڈال دیا۔ ابو بکر آئے عقبہ کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر دور پھینکا اور آپ کو چھڑا لیا۔

حدیث

https://t.me/Tehqiqat

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دن سے بڑھ کر نبی علیہ السلام مشرکین کے ہاتھوں اذیت رسیدہ نہ ہوئے ہونگے جب آپ چاشت کے وقت طواف کعبہ میں مگن تھے۔ کہ مشرکین نے آپ کو اس سے روک دیا اور آپ کے دونوں کندھے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولے۔ کیا تم ہمیں اپنے آباء و اجداد کے خداؤں کی پرستش سے منع کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی کرتا ہوں! ابو بکر صدیق آپ کے پیچھے پیچھے تھے، وہ کہنے لگے۔ کیا تم اس شخص کو مارنا چاہتے ہو جو صرف ایک اللہ کو اپنا معبود قرار دیتا ہے اور اپنی نبوت پر واضح بینات پیش کر چکا ہے[1] اگر وہ غلط کہتا ہے تو اس کی کذب بیانی خود اس

---

[1] ابو بکر صدیق کے یہ الفاظ قرآن میں من وعن موجود ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔
اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اس کی بات مان لینے سے تمہاری عاقبت کی خیر ہے"
یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ تو کفار نے رسول خدا کا راستہ چھوڑ دیا۔

یہ واقعہ حضرت عمرو بن العاص نے خود دیکھا ہے۔ اس لیے ان سے مروی حدیث (۲۲۵) مسند ہے اور آپ کے بیٹے سے مروی حدیث (۲۲۴) مرسل کیونکہ بیٹے نے واقعہ نہیں دیکھا۔

حدیث۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار مشرکین نے نبی علیہ السلام کو اتنا زدوکوب کیا کہ آپ بیہوش ہو گئے ابو بکر صدیق آئے تو کہنے لگے سبحان اللہ ایسے شخص کو مار دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب صرف اللہ ہے۔ کہنے لگے یہ کون آیا ہے؟ آپ نے کہا میں ہوں ابو قحافہ کا بیٹا۔ جیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ... وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۱ تا ۴ سورہ پارہ ۳۰

ترجمہ: ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہلاک ہوا ... اور اس کی لکڑ بردار بیوی جس کے گلے میں کھجور کی رسی کا پھندا ہے۔

من ربکم۔ سورہ مومن آیت ۲۸

ترجمہ: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لا چکا ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ابولہب کی بیوی ام جمیل عورا بنت حرب چیختی چنگاڑتی ہاتھ میں پتھر لیے آئی اور وہ کہہ رہی تھی ہم مذمم کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے دین کے دشمن ہیں اور اس کی بات کبھی نہ مانیں گے۔ نبی علیہ السلام مسجد حرام میں جلوہ گر تھے ابوبکر صدیق بھی ساتھ تھے۔ ابوبکر صدیق نے اسے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ! یہ عورت آپ کی طرف آرہی ہے کہیں آپ کو دیکھ نہ لے آپ نے فرمایا یہ ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گی تو آپ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور محفوظ ہو گئے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا

ترجمہ: اور جب تم قرآن پڑھو تو ہم تمہارے اور کفار کے مابین نظر نہ آنے والا پردہ بنا دیتے ہیں۔

تو وہ عورت حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آکر کھڑی ہوئی مگر نبی علیہ السلام کو نہ دیکھ پائی۔ بولی ابوبکر! تیرے ساتھی (نبی علیہ السلام) نے میری ہجو کی ہے۔ فرمایا رب کعبہ کی قسم! انہوں نے ہرگز تیری ہجو نہیں کی۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی پلٹ گئی کہ قریش جانتے ہیں میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق نے بھی مختلف الفاظ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ ابولہب کی بیوی یہ کہتی ہوئی پلٹ گئی۔ اگر تیرے ساتھی نے دوبارہ میری ہجو کی تو میں یہ پتھر اسے دے ماروں گی۔

حدیث

ابن اسحاق نے یہ روایت بھی کی ہے کہ قریش نبی علیہ السلام کو مُذَمَّم (برائی کیا ہوا) کہتے اور آپ کو برا کہتے تھے۔ جس پر نبی علیہ السلام فرماتے تھے مومنو! کیا تمہیں اس پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعجب نہیں کہ کیسے اللہ نے قریش کی اذیت رسانی مجھ سے دور کر دی۔ وہ بُرا کہتے ہیں تو مذمم کو، جب کہ میں محمدؐ ہوں (یعنی کوئی مذمم ہوگا۔ ان کا میں تو محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم[۱]۔

حدیث

اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام جمیل نبی علیہ السلام کے پاس آئی جب کہ وہاں ابو بکر بھی آپ کے پاس تھے۔ کہنے لگی ابو قحافہ کے بیٹے! تیرا ساتھی کیا چاہتا ہے؟ میری مذمت میں شعر کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا قسم بخدا میرا ساتھی (نبی علیہ السلام) شاعر نہیں وہ کہنے لگی کیا اس نے یہ نہیں کہا۔

(یعنی اس عورت ابو لہب کی بیوی ام جمیل) کے گلے میں کھجور کی رسی کا پھندا ہے) تو وہ پھندا کو سنا ہے؟ نبی علیہ السلام نے اس دوران ابو بکر سے (آہستہ سے) کہا "اس عورت سے پوچھیں کیا کوئی اور آدمی یہاں موجود ہے۔" کیونکہ وہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ رہی اللہ نے میرے اور اس کے درمیان حجاب کر دیا ہے۔ چنانچہ ابو بکر صدیق نے اس سے پوچھا۔ تو وہ کہنے لگی تم مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ تمہارے ساتھ تو کوئی آدمی ہے نہیں۔

اسے بھی صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے[۲]۔

---

[۱] یاد رہے یہ باب ابو بکر صدیق کی جانثاریوں کا ہے اور اس حدیث کا بظاہر یہاں موقع نہیں مگر ام جمیل کے گذشتہ الفاظ "وہم مذمم کی مخالفت کرتے ہیں" کی تشریح میں یہ حدیث یہاں لائی گئی ہے۔

[۲] یہ واقعہ جو حضرت صدیق اکبر کے کمال ایمان اور بے مثال وفاداری پر دلالت کرتا ہے تبیعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان نمبر ۲

مشرکین نے مکہ سے ابو بکرؓ کو نکالا اور ابن دغنہ نے پناہ دی

مجھے اللہ کی پناہ کافی ہے

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام سے مشرف پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں جب مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابو بکر صدیق بارادہ ہجرت حبشہ گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام برک الغماد تک پہنچے تو ابن دغنہ سے جو اپنے علاقے کا سردار تھا ملاقات ہو گئی اس نے پوچھا۔ ابو بکر! کدھر کا ارادہ ہے؟ آپ نے جواب دیا مجھے میری قوم نے مکہ سے نکال دیا ہے۔ میرا خیال ہے زمین میں پھروں۔ اور اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابن دغنہ نے کہا۔ تمہارے جیسا آدمی نہ کسی کے گھر سے نکال سکتا ہے اور نہ خود نکالا جا سکتا ہے تم فقیروں کی مدد رشتہ داروں سے حسن سلوک بے کسوں کی کفالت اور مہمانوں کی خوب میزبانی کرتے ہو

کتب میں بھی بکثرت موجود ہے دیکھیے (۱) بحار الانوار ص۳۵ ۲ جلد ۱۹ (۲) ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۲ ص۹۵ (۳) مجمع البیان جلد ۵ ص۲۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حق کی راہ میں پیش آمدہ مصائب پر لوگوں کی امداد کرتے ہو۔ میں تمہارا حامی ہوں۔ لوٹ چلو! اور اپنے وطن ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔

چنانچہ آپ ابن دغنہ کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔ ابن دغنہ نے شام کو تمام سردارانِ قریش کے ہاں چکر لگایا اور کہا ابو بکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو فقیروں کی مدد۔ رشتہ داروں سے مروت۔ اور حق کی راہ میں پیش آمدہ مصائب میں لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ تو ابن دغنہ کی امان سے قریش نے سرتابی نہ کی اور اس سے کہا ابو بکر سے کہہ دو۔ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے۔ گھر ہی میں نماز پڑھے۔ اور نماز کے ساتھ جو چاہے پڑھے مگر اس سے ہمیں تکلیف نہ ہو۔ ہاں اپنے گھر کے سوا کہیں ایسا نہ کرے۔ چنانچہ چند روز تو ایسا ہی ہوا۔

پھر ابو بکر صدیق نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز اور قرآن پڑھتے مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے گرد جمع ہو جایا کرتے اور ان سے خوش ہوتے اور ازراہ تعجب سے انہیں دیکھتے رہتے (کہ یہ کیا کر رہے ہیں) اور حال یہ تھا کہ ابو بکر صدیق رقتِ قلبی کے باعث بڑے رونے والے تھے جب وہ قرآن پڑھتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رہتا۔ سردارانِ قریش یہ حالت دیکھ کر گھبرا اٹھے اور ابن دغنہ کو بلا لائے جو انکے پاس آیا۔ قریش اسے کہنے لگے ہم نے تیری وجہ سے ابو بکرؓ کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرتا رہے۔ مگر وہ تو حد سے بڑھ گیا۔ اس نے گھر کے سامنے مسجد بنا ڈالی اور اس زور سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا ہے کہ ہمیں اپنے بچوں اور عورتوں کے گمراہ ہو جانے کا خطرہ ہے لہٰذا اسے روکو۔ اگر وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر ہی میں کرنے پر اکتفا کرے تو بہتر ورنہ اسے کہہ دو کہ وہ تمہاری امان کو واپس کر دے (یعنی کہہ دے کہ ابن دغنہ نے جو مجھے امان دلوائی میں اسے توڑتا ہوں)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ ہمیں تمہاری بات نیچی کرنا بھی گوارا نہیں اور ہم ابوبکر کو اس حالت پر رہنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔

تو ابو دغنہ ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے جس بات پر آپ سے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں معلوم ہے۔ اب یا تو اس پر قائم رہو یا میری امان میرے حوالے کر دو۔ کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ اہل عرب یہ بات سنیں۔ کہ جس شخص سے میں نے وعدہ کیا تھا۔ اس کے بارہ میں میری بات نیچی ہو گئی۔

ابوبکر صدیق نے فرمایا میں تمہاری امان تمہارے حوالے کرتا ہوا اللہ کی امان پر قناعت کرتا ہوں۔ نبی علیہ السلام اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے

اسے بخاری اور ابن حاتم نے روایت کیا ہے۔

جبکہ ابن اسحاق کی روایت کے الفاظ یوں ہیں۔" ابوبکر صدیق نے نبی علیہ السلام سے ہجرت کی اجازت چاہی جو انہیں مل گئی چنانچہ وہ مکہ سے نکل کھڑے ہوئے راستے میں انکی ابنِ دغنہ سے ملاقات ہو گئی،، آگے مثل سابق روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل ہشتم

نبی علیہ السلام کے ساتھ راہ ہجرت میں آپکی خدمتِ رسول اور غار اور اس کے بعد والے سفرِ مدینہ کے واقعات

http://t.me/Tehqiqat

بیان نمبر (۱)

نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق غار ثور کو چلے

حدیث:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں! مجھے تمہاری ہجرت کا علاقہ دکھایا گیا ہے۔ (جہاں تم نے مکہ سے ہجرت کر کے جا بسیرا کرنا ہے) وہاں دو پتھریلے میدانوں کے درمیان واقع نخلستان ہے۔ نبی علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد سب لوگ مدینہ منورہ کی طرف ہی ہجرت کرتے رہے (کیونکہ وہی ایسا نخلستان ہے جو دو سنگستانوں کے مابین واقع ہے) اور حبشہ کو ہجرت کر جانے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

والے بھی مدینہ منورہ پہنچنا شروع ہو گئے۔ ابو بکر صدیق نے بھی مدینہ طیبہ کو ہجرت کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کچھ مدت ٹھہرو کیونکہ امید ہے مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔ ابو بکر صدیق نے (فرطِ مسرت سے) عرض کیا میرے والدین آپ پر قربان! کیا آپ کو ایسی امید ہے؟ فرمایا ہاں۔ تو نبی علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کرنے کے لیے ابو بکر رک گئے۔ اور جو دو اونٹنیاں انکے پاس تھیں انہیں چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ ہجرت کے سفر میں کام آئیں) سیدہ عائشہ فرماتی ہیں۔ ہم ایک روز اپنے گھر میں دن کے بارہ بجے بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا۔ اے ابو بکر! دیکھو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرے پر چادر ڈالے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا جس میں آپ کبھی ہمارے ہاں تشریف نہ لاتے تھے۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا۔ میرے والدین آپ پر قربان! ضرور کوئی بات ہے۔ جب ہی تو آپ اس وقت کڑکتی دوپہر میں تشریف لائے ہیں۔ سیدہ عائشہ رض فرماتی ہیں آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور پھر آپ داخل ہو گئے۔ اور فرمایا "اپنے پاس سے اوروں کو ہٹا دو۔" ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہاں صرف آپکی گھر والی (سیدہ عائشہ رض) ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا میرے والدین آپ پر قربان کیا مجھے بھی آپ کی سنگت کا شرف ملے گا؟ فرمایا ہاں تم ہی میرے رفیق سفر ہو گے۔ عرض کیا۔ میرے والدین قربان۔ میری ایک اونٹنی لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا "ہم تو قیمت کے ساتھ لیں گے"۔ سیدہ فرماتی ہیں۔ پھر ہم نے دونوں کے سفر کے لیے جلدی جلدی میں جو ہو سکا تیار کر دیا۔ چنانچہ چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا رکھ دیا گیا۔ میری بہن اسماء بنت ابی بکر نے اپنا ازار بند پھاڑا اور اس کے ایک حصے سے تھیلی کا منہ باندھ دیا اسی دن سے ان کا لقب ذات النطاق ہے (ازار بند کاٹ کر خدمت کرنے والی) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر نبی علیہ السلام اور

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو بکر صدیق غار ثور میں پہنچ گئے۔ اور اس میں تین روز تک چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر صدیق جو نوجوان ہوشیار اور ذکی لڑکے تھے۔ وہ رات غار میں گذارتے اور صبح اندھیرے منہ مکہ میں آ پہنچتے تھے۔ مکہ والے یہی تصور کرتے تھے کہ وہ یہ رات مکہ ہی میں تھے۔ عبداللہ سارا دن قریش کی ہر وہ بات نوٹ کرتے جو نبی علیہ السلام اور ابو بکرؓ سے متعلق ہوتی اور رات کو آکر غار میں دونوں کو سب کچھ بتلا دیا کرتے تھے۔ ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ غار ثور والے پہاڑ کے آس پاس دن بھر بکریاں چراتے رہتے اور رات کو غار میں دودھ لیکر پہنچ جاتے تھے۔ دونوں دودھ پی کر رات آرام سے گذارتے تھے۔ اور صبح بکریاں ہانک کر لے جاتے تھے۔ ان تینوں راتوں میں ایسا ہی کیا جاتا رہا۔ نبی علیہ السلام اور ابو بکر نے قبیلہ بنی وائل کے ایک آدمی کو جو بنی عبد بن عدی سے تعلق رکھتا تھا اپنے ساتھ مزدور رکھ لیا۔ وہ راستوں کا بڑا شناسا بہترین راہبر اور آل عاص بن وائل کا حلیف تھا۔ قریش کے دین پر تھا۔ ان دونوں نے اُسے دونوں اونٹنیاں بطور امانت دے دیں۔ اور تین دنوں کے بعد صبح کے وقت غار کے باہر دونوں سواریاں لے آنے کا وعدہ لے لیا۔ چنانچہ وہ تین دن بعد حسب وعدہ وہاں آ گیا اور عامر بن فہیرہ (غلام ابو بکرؓ) سمیت دونوں کو لے کر ساحل سمندر کے راستے پر لے چلا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے[1]

---

[1] شب ہجرت صرف سیدنا ابو بکر صدیق ہی معروف خدمت سید الانبیاء نہ تھے آپکی سارے گھرانہ اور غلام بھی بڑھ چڑھ کر آقا کی خدمت میں لگے ہوئے تھے چنانچہ آپ کے غلام عامر ابن فہیرہ تین دن غار ثور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ لیجاتے رہے، آپ کے بیٹے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر تین راتیں مسلسل غار میں پہنچتے رہے اور مکہ ہونے والی کفار کی دن بھر کی کاروائیوں سے مطلع کرتے رہے دیکھیے (۱) تفسیر منہج الصادقین جلد چہارم صفحہ ۲۷، (۲) تاریخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول صفحہ ۱۹، (۳) مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۲۷۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ابی حاتم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں نے آپ کے ساتھ ہجرت کرنے کی غرض ہی سے تیار کر رکھا تھا۔ تو نبی علیہ السلام ان میں سے ایک پر جلوہ آرا ہو گئے اور غار تک آپہنچے۔

تشریح:

نبی علیہ السلام نے دونوں میں سے ایک اونٹنی ابوبکر صدیق سے جو قیمتاً حاصل کی تو صرف اس لیے کہ آپکے اپنے ہجرت کے ثواب میں آپکے ساتھ دوسرا شریک نہ ہو سکے ورنہ نبی علیہ السلام کو قیمت ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور آئندہ بیان ہو گا کہ نبی علیہ السلام ابوبکر صدیق کے مال میں اپنے مال جیسا تصرف فرمایا کرتے تھے۔

حدیث

ابن اسحاق کی روایت کے مطابق ابوبکر صدیق نے دونوں میں بہتر سواری آپ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان! سواری فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں اپنی سواری کے سوا کسی پر نہ بیٹھوں گا۔ عرض کیا۔ یہ آپ ہی کی ہے۔ فرمایا نہیں! بلکہ میں وہ قیمت دونگا جس پر تم نے اسے خریدا ہے۔ عرض کیا اس کی یہ قیمت ہے۔ تو آپ نے قیمت ادا کر دی۔

تشریح:

اس حدیث کا وہی مقصد ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ بظاہر اس کا ماقبل والی حدیث سے تعارض نظر آتا ہے۔ کیونکہ پہلی حدیث میں قیمت ادا کرنے کا صرف وعدہ کیا گیا تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کہ اس حدیث میں قیمت ادا کر دینے کا بیان ہے۔ مگر ممکن ہے یہیں بیت ابی بکرؓ میں دوبارہ گفتگو ہوئی۔ پہلی دفعہ وعدہ ہوا۔ اور دوسری بار قیمت ادا کر دی گئی ہو۔

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ہمارے پاس آنا نہ بھولتے تھے صبح تشریف لے آتے یا شام کو۔ پھر جب وہ دن آیا جس میں اللہ نے آپ کو ہجرت کی اجازت عطا کی تھی۔ تو آپ دوپہر کے وقت ہمارے ہاں پہنچے (آگے مثل سابق گفتگو بیان فرماتی ہیں) تو ابو بکر صدیق نے ہجرت میں سنگت کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں تم ہمارے ساتھ ہو گے۔
سیدہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل کسی کی آنکھوں میں خوشی و مسرت کے آنسو نہ دیکھے تھے۔ اس دن دیکھا کر فرط جذبات سے ابو بکر صدیق کی آنکھیں بھیگ گئیں [1]

---

[1] نبی علیہ السلام کے ساتھ ابو بکر صدیق کی ہجرت کے وجد آفریں واقعات شیعہ کتب میں بکثرت ملتے ہیں جن سے ابو بکر صدیق کی صداقت، عدالت اور امانت روز روشن سے زیادہ واضح تر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ
۱۔ ناسخ التواریخ و دیگر کتب شیعہ میں موجود ہے کہ جب صحابہ کرام یکے بعد دیگرے ہجرت کرنے لگے تو ابو بکر صدیق رضی نے بھی عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ بجائے باش، امیدوارم کہ من نیز بداں جانب شوم
یعنی ابھی ٹھہرو مجھے بھی ہجرت کا حکم ملنے والا ہے (اور ہم اکٹھے ہجرت کریں گے) ناسخ التواریخ
حالات پیغمبر جلد اول ص۱۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کا حکم پا کر خود چل کر صدیق اکبرؓ کے گھر آئے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم مل گیا ہے۔ حضرت صدیق نے عرض کیا۔ الصحبۃ یا رسول اللہ

آنحضرت فرمود چنیں باشد ابوبکر از شادی بگریست

یعنی یا رسول اللہ مجھے ہجرت کا ساتھی بنائیں! آپ نے فرمایا اسی طرح ہوگا۔ تو ابوبکر یہ سن کر خوشی سے رو پڑے۔ دیکھیے ناسخ التواریخ حالات پیغمبر ص۱۸

۳۔ بلکہ شیعہ کتب کہتی ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت میں ابوبکر صدیق کے ساتھ رکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ شیعوں کے گیارھویں امام حضرت حسن عسکری اپنی تفسیر ص۲۳۱ میں فرماتے ہیں جبریل امین ہجرت سے قبل حضور کے پاس آئے اور عرض کیا اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

وَاَمَرَكَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهٗ اِنْ اٰنَسَكَ وَسَاعَدَكَ وَوَازَرَكَ وَثَبَتَ عَلٰى تَعَاهُدِكَ وَتَقَاعُدِكَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ رُفَقَائِكَ وَفِي غُرُفَاتِهَا مِنْ خُلَصَائِكَ۔

ترجمہ: "اور اللہ نے آپ کو امر فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ کو سفر ہجرت میں ساتھ لیجائیں، کیونکہ اگر وہ اس سفر میں آپکی موانست و مساعدت کریں گے اور راہِ وفا میں ثابت قدم نکلیں گے تو اللہ انہیں جنت میں آپ کا رفیق بنا دیگا اور انہیں جنت میں آپکے مصاحبین کا مقام دیا جائے گا۔

اب رہی یہ بات کہ آیا واقعی حضرت ابوبکر نے سفر ہجرت میں وفاداری کا ثبوت دیا ہے یا نہیں تو جو شخص اپنے وجود پر سانپ کے ڈنگ سہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرے جیسا کہ آگے شیعہ کتب کے حوالے سے آ رہا ہے اسکی وفاداری میں کیا شک باقی رہتا ہے، تو امام حسن عسکری کے ارشاد کے مطابق یقیناً حضرت صدیق اکبر دنیا کی طرح آخرت میں بھی رفیق نبوت ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس وقت حضرت علی کے سوا کسی اور شخص کو نبی علیہ السلام کے ارادہ ہجرت کی خبر نہ تھی۔ کیونکہ آپ جب گھر سے نکلے تو انہیں ساری صورتِ احوال سے آگاہ کیا اور فرمایا میرے پاس امانتیں ہیں انہیں لوگوں تک پہنچا کر میرے پیچھے پہنچ جانا۔ اس لیے کہ لوگ آپ کی امانت وصداقت کے معترف تھے۔ ہر کوئی اپنی پر خطر شیئی آپ کے پاس امانت رکھ دیتا تھا۔

چنانچہ آپ ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور ان کے گھر کے عقبی دروازے سے نکل کر دونوں غارِ ثور کی طرف چل دیئے جو مکہ سے ذرا نشیبی جگہ میں واقع ایک پہاڑ ہے۔ ابو بکر صدیق نے اپنے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر کو حکم دیا۔ لوگوں کی دن بھر کی باتیں شام کو ہمارے پاس غار میں لایا کرو۔ اور اپنے غلام عامر بن فہیرہ سے کہا غارِ ثور ہی کے آس پاس دن بھر بکریاں چرایا کرو اور رات کو ان کا دودھ لے کر غار میں پہنچایا کرو (تو یہ ذمہ داری دونوں نے خوب نبھائی۔

ادھر اسماء بنت ابی بکر صدیق نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق کے لیے پیٹ بھر کھانا لیکر روزانہ رات کو غار میں پہنچایا کرتی تھیں۔ تو نبی علیہ السلام نے تین روز غار میں قیام فرمایا جب کہ قریش نے اس شخص کے لیے سو اونٹ کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔ جو نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق کو پکڑ کر لائے۔ پھر جب تین روز گزر گئے اور کفار کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے تو ان دونوں کے پاس وہ راہبر سواریاں لیکر آ پہنچا جسے اجرت پر حاصل کیا گیا تھا۔ اور اسماء بنت ابی بکر الصدیق کھانا لیکر آ گئیں مگر تھیلا بھول آئیں (جس میں کھانا ڈال کر بازو سے لٹکا لیا جائے) تو انہوں نے فوراً اپنا پٹکہ کھولا، درمیان سے پھاڑا اور اس میں کھانا باندھ کر حوالے کر دیا اسی لیے آپ ذات النطاقین (پٹکے والی) مشہور ہو گئیں [1]۔

---

[1] یہ بات خود شیعہ حضرات کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ابن اسحاق نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

ابن ہشام کہتے ہیں میں نے کئی ایک اہل علم سے ذات النطاقین (دو پٹکوں والی) کا لفظ سنا ہے۔ اور اس کی تشریح یہ ہے کہ انہوں نے پٹکے کے دو حصے کیے ایک میں کھانا باندھ دیا اور دوسرے میں اسے لٹکا کر ہاتھ میں تھما دیا۔

حدیث:

سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ میں نے نبی علیہ السلام کا کھانا تیار کیا جب وہ ہمارے گھر سے ہجرت کے سفر پر روانہ ہونے والے تھے تو روٹی اور پانی کا برتن باندھنے کے لیے کوئی کپڑا گھر میں نہ تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا میرے پٹکے کے سوا اور کچھ اس مقصد کے لیے نہیں۔ انہوں نے فرمایا اسے درمیان سے پھاڑ دے ایک میں پانی کا برتن اور دوسرے میں کھانا باندھ دے۔ سو میں نے ایسے ہی کر دیا۔ اس دن سے مجھے ذات النطاقین کہا جانے لگا۔

صـ۱۹ پر لکھا ہے۔

واسماء خواہر عائشہ کمر بند خویش را دو نیم کردہ نیمے بو سفرہ بست و نیمے بند متارہ ساخت، از یں او اسماء ذات النطاقین ملقب گشت۔

یعنی سیدہ عائشہ رضی کی بہن اسماء رضی نے اپنے کمر بند کو دو نیم کر کے ایک حصے میں کھانا باندھ دیا اور دوسرے حصے میں مشکیزے کا منہ لپیٹ دیا تب سے وہ دو پٹکوں والی مشہور ہو گئیں۔

نطاق سے مراد وہ کپڑا ہے جو اس دور میں عورتیں عربی عبا کے اوپر سے کمر پر رسے کی شکل میں باندھ لیتی تھیں تاکہ عبا بدن پر مضبوطی سے بندھا رہے۔

---

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اُسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث :

ابن سمان کتاب الموافقہ میں ایک روایت بیان کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ لو پیسے ان سے نبی علیہ السلام کا کھانا جو روٹیوں اور گوشت پر مشتمل ہو خرید لا۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کو گوشت پسند تھا۔ بعد ازاں راوی نے غار تک پہنچنے کا تذکرہ کیا اس کے بعد کہا کہ ابوبکر صدیق غار میں پہلے داخل ہوئے اور تمام سوراخ بند کر ڈالے ایک بڑا سوراخ باقی رہ گیا۔ اس میں آپ نے ران تک اپنی لات داخل کر دی اور نبی علیہ السلام سے عرض کیا۔ اندر تشریف لے آئیں میں نے اس میں آپکے بیٹھنے کیلئے جگہ بنا دی ہے۔

راوی کہتا ہے پھر مشرکین تمام کے تمام آپکی تلاش میں نکلے۔ اور ابوبکر صدیق کے مکان پر پہنچے جبکہ اسماء رضی اللہ عنہا کھانا تیار کرنے میں مصروف تھیں۔ انہوں نے دیا روشن کر دیا تاکہ اس کے دھوئیں کی بو سالن کی خوشبو پر غالب ہو جائے (اور کفار کو شک نہ گزرے کہ کیوں پر تکلف کھانا پک رہا ہے۔) کفار نے اسماء رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ انہوں نے کہا میں تو کام کر رہی تھی، تو وہ چلے گئے اور نبی علیہ السلام کو قتل کر دینے والے کے لیے سو اونٹ کا اعلان کر دیا۔ پھر وہ قدموں کے نشانات کی مدد سے غار تک آ پہنچے۔ اللہ نے دونوں کے قدموں کے نشانات اپنی قدرت سے مٹا ڈالے چنانچہ وہ کھوج نہ لگا سکے۔ ان میں سے ایک شخص غار کے منہ پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کافروں نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکر نہیں! اگر انہوں نے ہمیں دیکھا ہوتا تو یہ شخص ہماری طرف منہ کرکے ہمارے سامنے پیشاب نہ کرتا۔

بہرحال کفار واپس ہو گئے۔ ابوبکر صدیق کے جسم پر رات سانپ گردش کر گیا۔ جس سے ان کا جسم پھول گیا۔ صبح نبی علیہ السلام نے دیکھ کر فرمایا۔ ابوبکر یہ کیا؟ عرض کیا رات سانپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے جسم پر چھڑ گیا تھا۔ فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتلایا۔ عرض کیا میں نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے ابوبکر کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو جسم یوں ٹھیک ہو گیا جیسے کبھی خراب ہوا نہ تھا۔

حدیث ۱۰

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق تشریف لے گئے تو قریش کی ایک جماعت جس میں ابوجہل بھی تھا۔ ہمارے پاس آئی اور دروازے پر کھڑی ہو گئی۔ میں جب باہر نکلی تو وہ کہنے لگے۔ تمہارا باپ ابوبکر کہاں ہے؟ میں نے کہا قسم بخدا مجھے ان کا علم نہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔ ابوجہل نے جو نہایت بے حیا اور خبیث انسان تھا میرے منہ پر ایسا زور دار طمانچہ رسید کیا جس سے میرے کان کی بالیاں ٹوٹ کر نیچے جا گریں[1]۔ پھر وہ چلے گئے۔ اور ہمیں تین دن تک کوئی علم نہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں گئے ہیں۔ تا آنکہ ایک جن مکہ کے نشیبی علاقہ سے عربی لہجہ پر یہ شعر گنگناتا آیا۔

جزی اللّٰہ ربُّ النّاسِ خیرَ جزائہٖ رفیقینِ حلّا خیمتی اُمِّ معبدِ

ھُما نزلا بالبِرِّ ثُمَّ تروَّحا !! فأفلحَ مَنْ اَمسیٰ رفیقَ محمّدِ

لِیَھْنِ بنی کعبٍ مکان فتاتھم ومقعدُھا للمؤمنینَ بِمرصدِ

ترجمہ: ۱۔ انسانوں کا پروردگار خدا تعالیٰ ان دونوں ساتھیوں (ہمسفروں) کو بہتر جزا عطا

---

[1] سیدہ اسماء کو ابوجہل کے مارنے کا واقعہ شیعہ کتب میں بصراحت ملتا ہے۔ چنانچہ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول ص۲۰ پر یہ واقعہ بالتفصیل مذکور ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر نے اپنی اولاد کی تربیت کچھ ایسے انداز سے کی تھی کہ انکی نس نس میں عشق رسول رچا بسا ہوا تھا۔ اس سے حضرت صدیق اکبر کی قلبی کیفیات واحساسات کا پتہ چلانا مشکل نہیں بشرطیکہ نظر انصاف میسر ہو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے جو ام معبد کے دو خیموں میں اترے ہیں۔

۲۔ وہ نیکی لیکر وہاں اترے اور پھر چل دیئے۔ تو جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسفر بنا ہے وہ بڑا ہی کامیاب ہے۔

۳۔ (ام معبد کے خاندان) بنو کعب کو انکی اس نوجوان عورت (ام معبد) کا مکان مبارک ہو جسکی نشست گاہ مومنوں کیلیے جائے پناہ ہے۔

اسے ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور ام معبد کا تفصیلی قصہ اس فصل کے تیسرے ذکر میں آئے گا۔ انشاء اللہ۔

تشریح:

مذکورہ حدیث میں ابو بکر صدیق کے گھر کفار کا آنا غالباً دوسری بار مراد ہے۔ یعنی ایک دفعہ تو کفار اس وقت آپکے گھر تک آئے تھے جب نبی علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔ پھر کفار تلاش بسیار کے بعد تھک ہار کر دوبارہ تلاش کو اٹھے تو ابتداءً آپ کی ہی کے گھر سے کی پہلی بار اسکے آنے پر لسیتزہ اسماء کو علم تھا کہ نبی علیہ السلام ابو بکر صدیق غار ثور میں ہیں۔ کیونکہ وہ کھانا وہاں پہنچایا کرتی تھیں۔ اب کی بار انہیں کوئی علم نہ تھا کہ وہ دونوں غار سے نکل کر کدھر گئے ہیں اور اس وقت کہاں ہیں۔ اسی لیے وہ پریشان تھیں۔ تو ایک جن کے مذکورہ اشعار سے معلوم ہوا کہ وہ ام معبد کے ہاں گئے تھے وہاں کچھ توقف کرکے آگے چل دیئے ان اشعار سے انہیں ایک گونہ اطمینان ہوا اس لیے اس حدیث کا ماقبل والی احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے۔

حدیث:

ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے انصار سے بیعت عقبی لے لی اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیدیا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے اچھے بھائی اور بہتر گھر (مدینہ منورہ) تیار کیا ہے جو تمہیں امن دیگا۔ تو صحابہ کرام یکے بعد دیگرے مدینہ کو چل پڑے۔ نبی علیہ السلام ابھی تک اذنِ ہجرت کے منتظر تھے اور چند مجبور افراد کے سوا کوئی صحابی بھی مکہ مکرمہ میں نہ رہ گیا تھا۔ البتہ علی مرتضیٰ اور ابوبکر صدیق کسی مجبوری کے سوا مکہ میں تھے علی مرتضیٰ تو امانتیں ادا کرنے کے لیے جب کہ ابوبکر صدیق نے بارہا نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی مگر ہر بار یہی جواب ملتا رہا ٹھہرو! مجھے امید ہے کہ اللہ تمہیں میرے لیے ہجرت کا ساتھی بنائیگا۔

حدیث

علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل امین علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کریگا؟ عرض کیا ابوبکر کریگا اور وہ صدیق ہے۔

اسے ابنِ سمان نے "موافقہ" میں روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

بیان نمبر ۲

غارِ ثور اور اس کے راستے میں ابوبکر صدیق کی خدمتِ رسول

نوٹ:۔

اس کا کچھ حصہ قبل ازیں گزر چکا ہے۔

حدیث ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم غار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تھے تو میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا۔ کفار اگر اپنے قدموں کو دیکھیں تو ان کی نگاہ ہم پر اُٹھے گی۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارہ میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

اسے ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حیاتِ صدیق کی ایک رات اور ایک دِن

حدیث ۱۸

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار آپ نے ابوبکر صدیق کا ذکر چھڑ جانے پر روتے ہوئے فرمایا مجھے تمنا ہے کہ اے کاش! میرے تمام تر اعمال صالحہ کے بدلے میں مجھے ابوبکر صدیق کا ایک روزہ یک شبانہ عمل دے دیا جائے۔ انکا یک شبانہ عمل تو ہجرت کے موقعہ پر تھا جب وہ نبی علیہ السلام کے ساتھ غار کو چلے تھے۔ وہاں پہنچنے پر ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک میں اندر نہ جاؤں آپ داخل نہ ہوں۔ اگر اس میں کچھ نقصان دہ چیز ہوگی تو آپ سے پہلے مجھ تک پہنچے گی تو وہ اندر گئے غار صاف کی، غار میں چاروں طرف سوراخ تھے، جنہیں ابوبکر صدیق نے اپنے تہبند کے پرزے پرزے کرکے پُر کیا۔ دو سوراخ رہ گئے۔ ان پر آپ نے پاؤں رکھ دیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! تشریف لائیے۔ آپ داخل ہوئے اور ابوبکر صدیق کی گود میں سرِ انور رکھ کر محو خواب ہو گئے۔ ابوبکر کو سوراخ میں سے کسی زہرناک چیز نے ڈس لیا۔

وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ يُتَنَبَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَتَفَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ فَكَانَ سَبَبُ مَوْتِهِ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر نبی علیہ السلام کی نیند میں خلل آجانے کے خوف سے انہوں نے ذرا جنبش تک نہ کی۔ مگر آنسو ٹپک پڑے جو نبی علیہ السلام کے رُخ انور پر گرے۔ آپ بیدار ہوئے اور فرمایا ابوبکر تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا ڈس لیا گیا ہوں آپ پر میرے والدین قربان! نبی علیہ السلام نے ان کے زخم پر لعاب دھن (تھوک مبارک) لگائی تو زخم جاتا رہا۔ جو زندگی کے آخری دور میں دوبارہ خراب ہو گیا۔ اور اسی سے آپ نے انتقال فرمایا تھا۔

اور یک روزہ عمل یہ ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے دنیا سے پردہ فرمایا تو عرب قبائل مرتد ہو گئے وہ کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا اگر وہ زکوٰۃ کی ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔ میں نے (عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا اے خلیفہ رسول! لوگوں سے نرمی برتیں۔ آپ نے مجھے فرمایا تم جاہلیت میں بڑے سخت تھے، اب اسلام لا کر اتنے نرم کیوں ہو گئے ہو؟ وحی ختم ہو چکی اور دین مکمل ہو چکا (اب کسی نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا) کیا میرے زندہ ہوتے ہوئے دین میں کمی کر دی جائے گی۔

اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث مد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غار میں نبی علیہ السلام نے صبح کی تو پوچھا اے ابوبکر تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ ابوبکر نے اس کا ماجرا عرض کیا جس پر نبی علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ فرمایا اے اللہ روز قیامت ابوبکر کو جنت میں میرے ساتھ رکھ۔ وحی آئی اے اللہ کے رسول! آپکی دعا قبول ہو گئی۔

اسے صاحب ''صفوہ'' نے بیان کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ضبہ بن محصن عنزی کہتے ہیں بصرہ میں دور فاروقی کے اندر ابو موسیٰ اشعری گورنر تھے جب وہ خطبہ کہتے تو اللہ کی حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد عمر فاروق کی ثنا کہتے تھے۔ مجھے یہ بات ناپسند آئی میں نے دوران خطبہ ہی اٹھ کر کہہ دیا۔ عمرؓ کا ساتھی (ابوبکرؓ) تمہیں یاد نہیں؟ اس کے بعد ابو موسیٰ اشعریؓ نے تین جمعہ تک یونہی کہا پھر عمر فاروقؓ کی خدمت میں میری شکایت کر دی کہ ضبہ بن محصن دوران خطبہ خلل اندازی کرتا ہے۔ عمر فاروق نے جواب دیا اسے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خلیفہ وقت کے پاس بھیج دیا۔ میں مدینہ منورہ میں آیا۔ عمر فاروق کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے فرمایا کون؟ میں نے کہا ضبہ بن محصن۔ فرمایا تمہیں نہ ہی خوش آمدید کہنا چاہیے اور نہ گھر میں جگہ دینا۔ میں نے کہا۔ وسعتیں دینا اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے یہاں میرا گھر ہے نہ مال۔ مگر آپ نے مجھے بصرہ سے یہاں تک کیوں سفر کرایا ہے۔ میرا قصور؟ آپ نے فرمایا گورنر بصرہ کے ساتھ تمہارا کیا جھگڑا ہے۔ میں نے کہا ہاں! اب میں ساری بات بیان کرتا ہوں، امیر المومنین! جب بھی ابو موسیٰ اشعری خطبہ کہتا ہے۔ اللہ و رسول کی حمد و ثنا کے بعد آپ کے لیے دعا شروع کر دیتا ہے۔ مجھے یہ بات ناگوارا گزری۔ تو میں نے اٹھ کر صاف کہہ دیا۔ تمہیں عمرؓ کا ساتھی یاد نہیں کیا عمرؓ اس سے بہتر ہے؟ اس کے بعد ابو موسیٰ نے تین جمعہ تک یونہی کیا پھر آپ تک شکایت کر دی۔

یہ سن کر عمر فاروق پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ مجھے آپ کی حالت پر رحم آنے لگا۔ تب آپ نے کہا۔ قسم بخدا تم ابو موسیٰ سے زیادہ مضبوط اور صادق ہو کہا تم میرا گناہ معاف کر دو گے؟ میں نے کہا ہاں میں نے معاف کیا۔ آپ پھر رو پڑے اور فرمانے لگے قسم بخدا ابوبکر کی ایک رات والی نیکی میری زندگی کے جملہ نیک اعمال سے کہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہتر ہے۔ اگر اجازت ہو تو تمہیں ابو بکر کا ایک دن اور ایک رات بتلاؤں؟ میں نے کہا امیر المومنین! ضرور بتلائیے۔ فرمایا رات تو وہ ہے جب نبی علیہ السلام اہل مکہ میں سے رات کے وقت نکل پڑے ابو بکر بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جو نبی علیہ السلام سے کبھی آگے چلتے اور کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا ابو بکر! یہ کیا ہے۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں چلے تم؟ انہوں نے عرض کیا مجھے جب خوف آتا ہے کہ کوئی دشمن آگے گھات میں نہ ہو تو آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں۔ پھر خیال آتا ہے شاید کوئی متلاشی پیچھے سے حملہ آور نہ ہونے والا ہو تو پیچھے ہو جاتا ہوں۔ اور چونکہ امن نہیں اسلیے دائیں بائیں بھی چل رہا ہوں۔

تو نبی علیہ السلام رات بھر اپنے پیروں کی انگلیوں کے بل چلتے رہے تاکہ قدموں کے نشان نہ ثابت ہوں، تا آنکہ آپ کے قدم جا بجا گھس گئے۔ جب ابو بکر نے آپکے قدموں کی تکلیف دیکھی تو آپ کو کندھوں پر اٹھا لیا اور غار کے دھانے تک لے آئے وہاں آپ کو اتارا پھر کہا میں پہلے غار میں جاتا ہوں اگر کوئی چیز ہو گی تو آپ سے پہلے مجھے نقصان دیگی۔ تو ابو بکر اندر گئے اور کوئی موذی شیئ نہ پائی تو آپ کو اٹھا کر غار میں لے آئے جہاں ایک سوراخ تھا جس میں بچھو اور سانپ تھے۔ ابو بکر صدیق کو ڈر آیا کہیں کوئی موذی شیئ نکل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گزند نہ پہنچائے۔ تو انہوں نے اس پر اپنا قدم رکھ دیا۔ بچھو آپ کے قدم کو مسلسل ڈسنے لگے۔ آپ نے جنبش نہ کی مگر آنسو ٹپک پڑے اور نبی علیہ السلام آپ کو کہتے جاتے تھے ابو بکر ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی علیہ السلام کی اس بات سے اللہ نے ابو بکر کے دل پر سکون نازل کر دیا۔ تو یہ تھی ابو بکر کی ایک رات[1]۔ اور دن وہ ہے جس میں نبی علیہ السلام نے

[1] ہجرت کے واقعہ کی ایک خوبصورت اور کیف آور تصویر ایک کٹر شیعہ شاعر اور مورخ مرزا محمد رفیع مشہدی کی کتاب حملہ حیدری ص ۲۸ سے دیکھیے۔ تفصیل اگلے حاشیے پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

انتقال فرمایا۔ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے
ابوموسیٰ اشعری رضؓ کو تہدید آمیز خط لکھا۔

۱ چنیں گفت راوی کہ سالار دیں　　چو سالار بحفظ جہاں آفریں
۲ ز نزدیک آں قوم پر مکر رفت　　بسوئے سرائے ابوبکر رفت
۳ پئے ہجرت آں نیز استادہ بود　　کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
۴ چو رفتند چندیں بدامان دشت　　قدوم فلک سائے مجروح گشت
۵ ابوبکر آنگہ بدوشش گرفت　　دریں زیں حدیث است جائے شگفت
۶ کہ درکس چناں قوت آمد پدید　　کہ بارنبوت تواند کشید

ترجمہ: (۱) راوی نے یوں بیان کیا ہے کہ جب سالار دیں صلی اللہ علیہ وسلم خدائے جہاں آفریں کی حفاظت میں (۲) کفار کی اس پر مکر قوم سے نکل کر ابوبکر رضؓ کے گھر تشریف لے گیے (۳) تو وہ بھی پہلے سے ہجرت کے لیے تیار بیٹھے تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے سے اطلاع دی ہوئی تھی (۴) جب یہ دونوں ساتھی چلتے چلتے صحرا کا ایک بڑا حصہ عبور کر چکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرش کو خاک پا بنانے والے قدم زخمی ہو گیے (۵) اسوقت ابوبکر رضؓ نے آپ کو کندھوں پر اٹھا لیا، لیکن بڑا انعام تعجب ہے (۶) کہ ایک شخص میں اتنی قوت کہاں سے آگئی کہ اس نے بارنبوت کو کندھوں پر اٹھا لیا دکویا بیچارے شیعہ شاعر کو اس امر کا یقین نہیں۔

(ربا افسوس)

آگے یہی شیعہ شاعر غار کا منظر یوں کھینچتا ہے۔

(۷) ہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید　　قبا را بدرید آں رخنہ چید
(۸) بدیں گونا ناشد تمام آں قبا　　یکے رخنہ نگرفتہ ماند از قفا
[illegible] آں یار غار　　کف پائے خود را نمود استوار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں صاحب "فضائل عمرؓ" نے اور خجندی نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۸۵

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کاش تم ہمیں ہجرت کے راستے میں دیکھتے۔ جب ہم پہاڑ پر چڑھ رہے تھے۔ نبی علیہ السلام کے قدم مبارک سے خون رس پڑا۔ جب کہ میرے قدم دو پتھروں کی طرح سخت ہو گئے۔

سیدہ کہتی ہیں اس لیے کہ نبی علیہ السلام کو ایسے دشوار گزار راستوں اور مشکل ترین سفر سے قبل ازیں واسطہ نہ پڑا تھا۔

---

(۱۰) نیامد جز او این شگرف از کسے — کہ دور از فردے نماید سے

(۱۱) در آمد رسول خدا ہم بغار — تشستند یکجا بہم ہر دو یار

ترجمہ (۷) ابوبکرؓ نے غار میں جو بھی رخنہ یا سوراخ دیکھا اسے اپنی قمیض کے ٹکڑوں سے پر کر دیا (۸) اس طریق پر جب ساری قمیض کے ٹکڑے استعمال میں آ گئے تو ایک سوراخ یقضاء الہی باقی رہ گیا (۹) تو یار غار نبی نے اس بچ رہنے والے سوراخ پر اپنا پاؤں رکھ دیا (۱۰) ابوبکر صدیق کے سوا کسی اور شخص سے ایسی جراءت وایثار کا صدور مشکل ہے کیونکہ یہ قربانی تقاضائے عقل سے کوسوں دور ہے مگر تقاضائے عشق کے عین مطابق ہے (۱۱) چنانچہ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تشریف لائے اور دونوں یار غار میں اکٹھے بیٹھ گئے۔

اس کے بعد آپ کو سانپ کا ڈسنا مذکور ہے مگر اس میں شیعہ شاعر نے اپنی روش کے مطابق سانپ کی طرح نیش زنی کی ہے اور آپ کے رونے کو غلط معنی دینے کی کوشش کی ہے جو اس کے اپنے مذکورہ اشعار کی معنویت کے سراسر خلاف ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

یہ سوال ہر ذہن میں آتا ہے کہ جبل ثور مکہ مکرمہ کے بالکل قریب ہے۔ تو اتنے مختصر سے سفر میں نبی علیہ السلام کے قدم کیسے پھٹ گئے اور ابوبکر صدیق کے پاؤں سخت نزکیوں ہو گئے؟ جواب یہ ہے کہ شائد دونوں رات میں راستہ بھول گئے ہوں گے اور رات بھر کی تلاش کے بعد درست سمت معلوم ہوئی ہو گی اور یا پھر دونوں ننگے پاؤں پہاڑ پر چڑھے تھے (اور غار اتنی بلند ہے کہ وہاں تک جاتے ہوئے برہنہ پاؤں یقیناً زخمی ہو جاتے ہیں۔

صدیق جیسا دوست کہاں۔ قول نبی

حدیث۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب غار میں نبی علیہ السلام کو پہلی رات آئی تو آپ نے اپنے ساتھی ابوبکر صدیق سے فرمایا کیا تم سوئے ہو؟ عرض کیا نہیں میں تو آپ پر نظریں جمائے ہوں، یا رسول اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا میں نے اس طرف ایک سوراخ کو حرکت کرتے دیکھا ہے مجھے ڈر ہے کہ کوئی الو نکل کر مجھے یا تمہیں نقصان دیگا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا۔ وہ سوراخ ہے کہاں؟ نبی علیہ السلام نے اس کی نشاندہی کی جس پر ابوبکر صدیق نے وہاں ایڑی رکھ دی۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے صدیق اللہ تجھ پر رحمت نازل کرے۔ لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو نے میری تصدیق کی۔ لوگوں نے مجھے خوار کرنا چاہا تو نے میری مدد کی۔ لوگوں نے میرا انکار کیا اسوقت تو نے اسلام کا اعلان کیا۔ پھر وحشت کے وقت (غار میں) تم نے مجھ سے انس کیا۔ تو کسی شخص کو تم سا دوست مل سکتا ہے؟

https://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

حدیث مذکورہ میں اُلّو کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ دن بھر غاروں کے سوراخوں میں چھپا رہتا ہے۔ اور رات کو وہاں سے باہر نکلتا ہے۔ اس لیے کسی سوراخ سے الّو کے نکلنے کا بھی امکان تھا۔

حدیث

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نبی علیہ السلام کے ساتھ غار تک چلے، اور وہاں پہنچ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ٹھہریئے میں غار کو صاف کر لوں۔ چنانچہ ابو بکر صدیق نے زور سے پاؤں مارا تو غار میں چھپے تمام پہاڑی کبوتر اڑ گئے۔ پھر ساری غار کا اندرونی جائزہ لیا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ تب عرض کیا یا رسول اللہ! اندر تشریف لے آئیں۔ جب آپ اندر آ گئے تو اچانک ابو بکر صدیق نے غار میں ایک سوراخ دیکھا جس پر انہوں نے اس خیال سے پاؤں رکھ دیا کہ مبادا کوئی موذی شیئ نکل کر نبی علیہ السلام کو گزند پہنچائے۔ اتنے میں مکڑی نے آکر غار کے دھانے پر جالا بن دیا۔ ادھر آپ کو تلاش کرنے والے چپے چپے پر پھیل گئے اور غار تک بھی آ پہنچے ابو بکر رض کچھ ڈرے [1] تو نبی علیہ السلام نے تسلی دی کہ نہ ڈرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

---

[1] شیعہ فرقہ ابو بکر صدیق پر ہمیشہ یہ طعن کرتا ہے کہ وہ ناقص الایمان تھے اسی لیے مصیبت میں واویلا شروع کر دیا تھا بلکہ بعض بدبخت تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ابو بکر صدیق نے نبی علیہ السلام کو پکڑوانے کیلیے کافروں کو دیکھ کر غار میں رونا شروع کر دیا تھا۔ (معاذ اللہ)
مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ مصیبت میں ایک بار ہر انسان گھبرا جاتا ہے مگر بعد میں اللہ والوں کو خدا کی طرف سے تسلی مل جاتی ہے جیسے عصا کو سانپ بنتا دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام بھاگ کھڑے ہوئے تھے جب کہ قرآن میں مذکور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث مہ

جندب بن عبداللہ بن سفیان عقلی سے روایت ہے کہ جب ابوبکر صدیق نبی علیہ السلام کے ساتھ غار کی طرف جارہے تھے تو راستے میں انکے ہاتھ پر زخم آگیا جس سے خون صاف کرتے ہوئے وہ یہ کہہ رہے تھے۔

هَلْ اَنْتَ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتَ

ترجمہ: اے انگشت! تجھ سے خون ہی تو بہا ہے۔ اور تمہیں جو تکلیف آئی ہے کیا وہ اللہ کی راہ میں نہیں؟

حدیث مہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے فرمایا میں نے غار میں نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ کفار ہمارے اتنے قریب ہیں کہ اگر انہیں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم اسے نظر آجائینگے۔ آپنے فرمایا اے ابوبکر ان دو آدمیوں کے بارہ میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

اسے ابوحاتم وغیرہ نے کثیر طرق سے روایت کیا ہے۔ اور اس جیسی دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غار کا دھانا بلند تھا اور نبی علیہ السلام اپنے ساتھی سمیت نیچے بیٹھ گئے۔

حدیث مہ

حضرت ابومصعب مکیؒ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک، زید بن ارقم اور

ہے۔ اسی طرح شیعوں کی معتبر ترین کتاب بحار الانوار جلد ۱۹ صفحہ پر لکھا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو شب ہجرت اپنے بستر پر سونے کے لیے کہا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا آپ مجھے جان کی حفاظت کی ضمانت دیتے ہیں؟ آپنے فرمایا "ہاں" تب حضرت علی خوشی سے مسکرا پڑے اور سجدے میں گر گئے۔ معلوم ہوا یہ طبعی گھبراہٹ تو حضرت علی کو بھی لاحق ہوئی تھی، پھر صرف ابوبکر صدیق پر اعتراض کیوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مغیرہ بن ثعلبیہ رضی اللہ عنہم کی صحبت حاصل کی اور ان سب سے یہ حدیث سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم غار میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے منہ پر ایک درخت اگا دیا جس سے ہم چھپ گئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے دو کبوتریاں غار کے منہ پر آ کر بیٹھ گئیں۔ قریش کے ہر قبیلہ کے نوجوان لاٹھیاں، ڈنڈے اور تلواریں لیے دونوں کی تلاش میں سرگرداں غار تک آ پہنچے اور نبی علیہ السلام سے ان کا فاصلہ صرف چالیس ہاتھ رہ گیا، تو ان میں سے ایک نوجوان غار کا اندرونی جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ دو کبوتریاں غار پر گھونسلہ بنائے ہیں وہ واپس ہو گیا۔ ساتھیوں نے اسے کہا غار میں کیوں نہیں جھانکا تم نے؟ وہ کہنے لگا دہانوں پر تو پرندوں کے گھونسلے بنے ہیں۔ اگر کوئی اندر گیا ہوتا تو گھونسلہ کیسے قائم رہتا۔ نبی علیہ السلام نے غار میں سے اس آدمی کی یہ بات سن لی اور جان لیا کہ اللہ نے دو کبوتریاں بٹھلا دی ہیں تو آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کبوتروں کی اس خدمت کے صلہ میں انہیں حرم کعبہ اور حرم نبوی میں بسیرا بنا دیا[1]

تشریح :

ابو عمرو (صاحب استیعاب) لکھتے ہیں۔ غار میں دونوں حضرات کی مدت قیام میں اختلاف ہے۔ اسی بات میں گذشتہ حدیث مروِیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مطابق مجاہد کا کہنا ہے کہ یہ مدت سہ روزہ تھی۔ اور جمہور محدثین کی بھی یہی رائے ہے۔ جبکہ حدیث مرسل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے ساتھی کے ساتھ غار

---

[1] اس حدیث کو امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ جلد دوم ص۱ پر روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں دس سے زائد دن رہا جب کہ پیلو کے درخت کے پھل کے سوا ہمارے کھانے کیلیے کچھ نہ تھا۔

تشریح :

حالانکہ یہ بات درست نہیں کہ اسے غار ثور پر محمول کیا جائے کیونکہ اس بات میں غار ثور کے اندر رہتے ہوئے آپکا کھانا جیسے کہ پیچھے گزر چکا ہے دودھ تھا ممکن ہے آپکو دس دن سے زائد عرصہ غار میں رہنے کا اتفاق اس دوران ہوا تھا جب آپ اوائل ظہور اسلام میں قبائل عرب میں اعلان نبوت فرما رہے تھے۔

حدیث۔

سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی بعد میں ایک شخص کھڑے ہو کر عرض پرداز ہوا یا رسول اللہ! کھجور نے ہماری پیٹ جلا کر رکھ دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب مجھے اور میرے اس ساتھی ابوبکر کو نکالا گیا۔ تو پیلو کے پھل کے سوا ہمارے لیے کچھ نہ تھا۔ ہم مدینہ منورہ میں اپنے انصار بھائیوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں برابر کھانا دیا۔ اور انکی اکثر خوراک ہی کھجور ہے اس لیے تمہیں زیادہ تر اسی پر گزارا کرنا پڑھ رہا ہے! اور قسم بخدا اگر تمہارے لیے روٹی مل جاتی تو وہی تمہیں پیش کر دیتا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

تشریح :

سعد بن ہشام تابعی ہیں جو زہری حضرت انس اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے

لہ پیلو ایک درخت ہے جسکی جڑ اور شاخ سے اکثر مسواک بنائی جاتی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر ہجرت میں نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خوراک پیلو کا پھل ہی تھا۔

غار میں صدیق کے لیے جنت سے پانی آیا

حدیث۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق غار میں نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ انہیں سخت پیاس نے آ لیا۔ جس کی شکایت انہوں نے نبی علیہ السلام سے کی۔ آپ نے فرمایا غار میں اندر تک جاؤ اور پانی پی آؤ۔ ابو بکر کہتے ہیں میں اندر گیا اور دودھ سے سفید، شہد سے میٹھا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پانی پی کر آیا۔ آپ نے فرمایا پی آئے؟ عرض کیا۔ ہاں! فرمایا ابو بکر! تمہیں بشارت نہ دوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ امر الملك الموكل بانهار الجنة ان اخرق نهرا من جنة الفردوس الى صدر الغار ليشرب ابوبكر. فقلت يارسول الله ولى عند الله هذه المنزلة؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم وافضل والذي بعثني بالحق نبيا لا يدخل الجنة مبغضك ولو كان له عمل سبعين نبيا۔

اللہ تعالیٰ نے نہروں کے نگران فرشتے سے فرمایا ہے کہ جنت الفردوس سے لیکر غار ثور تک ابو بکر کے لیے نہر بنا دے تاکہ وہ سیراب ہو جائے) میں نے عرض کیا۔ کیا اللہ کے ہاں میری اتنی قدر و منزلت ہے؟ فرمایا ہاں اس سے بھی زیادہ ہے۔ اور مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے نبی بنایا تم سے بغض و حسد رکھنے والا جنت میں نہ جائیگا۔ خواہ ستر انبیاء کے اعمال صالحہ کا حامل ہو۔ اسے ملا نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان نمبر ۲

نبی علیہ السلام اور ابو بکر کی غار سے نکل کر روانگی اور استقبال اہلِ مدینہ

حدیث ۱۸

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے میرے والد عازبؓ سے تیرہ دراہم پر کجاوہ خریدا اور کہا اپنے برخوردار (براء) سے کہیے کہ اسے ہمارے گھر تک چھوڑ آئے۔ عازبؓ نے کہا ہرگز نہیں! پہلے آپ مجھے سفرِ ہجرت کا حال سنائیں کیسے مکہ سے نکلے اور مشرکین کی تلاش سے محفوظ رہے۔ تب کجاوہ ملے گا۔

ابو بکر صدیق نے قصہ ہجرت سنانا شروع کیا۔ فرمایا ہم مکہ سے[۱] نکل کر رات بھر چلتے رہے۔ جب ظہر ہو گئی اور گرمی اپنی آخری حد کو پہنچ گئی میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی کہ کہیں سایہ نظر آئے اور پناہ لی جا سکے۔ اچانک مجھے ایک بڑا درخت دکھائی دیا۔ میں نے اس تک پہنچ کر دیکھا کہ ابھی اس کا کچھ سایہ باقی تھا میں نے وہاں جگہ صاف کی اور کپڑا بچھایا۔ اور آواز دی یا رسول اللہ یہاں آکر آرام فرمایئے۔ آپ تشریف لا کر لیٹ گئے۔ میں ماحول کا جائزہ لینے لگا کہ کوئی پکڑنے والا تو نہیں آ رہا۔ دیکھا تو ایک

---

[۱] یاد رہے یہاں مکہ سے مراد ہے مکہ کے علاقہ سے نکلنا یعنی جب غار سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے تو مذکورہ واقعہ پیش آیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

چرواہا گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے میری طرح پتھر کے سایہ کی طرف بکریاں ہانکے لا رہا تھا۔ قریب آنے پر میں نے پوچھا تم کس کے غلام ہو اس نے ایک شخص کا نام تبلایا جسے میں پہچانتا تھا۔ پھر میں نے کہا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ بولا ہاں! میں نے کہا کیا میرے لیے دودھ دھو سکتے ہو۔ اس نے کہا ہاں! جس پر اس نے ایک بکری دبوچ لی (دودھ دوھنے کے لیے) میں نے کہا اس کے تھنوں سے غبار صاف کرو اور اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لو۔ چنانچہ اس نے میرے حکم کی تعمیل کی اور میرے لیے دودھ کا کٹورا بھر لایا جسے پی کر میں سیر ہو گیا۔ نبی علیہ السلام کے لیے میرے پاس پانی سے بھرا ایک برتن بھی تھا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر (لسی بنائی جو نبی علیہ السلام کو محبوب تھی اور) نبی علیہ السلام کے پاس لایا آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نوش فرمایئے جب آپ پی چکے تو میں نے عرض کیا۔ اب چلنا چاہیے۔ تو ہم چل پڑے۔ قریش ہماری جستجو میں تھے، مگر ہمیں نہ پا سکے۔ البتہ سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہم تک آ پہنچا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ پکڑنے والا آ پہنچا۔ آپ نے فرمایا ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب وہ ہم سے دو تیزوں کے برابر رہ گیا تو میں نے پھر عرض کیا۔ یہ ہے پکڑنے والا! یہ کہہ کر میں رو پڑا آپ نے فرمایا کس بات نے تمہیں رولا دیا؟ میں نے عرض کیا۔

ما واللہ علی نفسی ابکی ولکن ابکی علیک، فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم اکفناہ کما شئت۔ قال فساخت قوائم فرسہ فی الارض الی بطنھا۔

خدا کی قسم! اپنی جان کے ڈر سے ہرگز نہیں رو رہا۔ آپ کی حالت دیکھ کر رونا آیا ہے۔ نبی علیہ السلام نے سراقہ کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ! اسے پکڑ جیسے تو چاہتا ہے۔ تو فوراً اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ گھوڑے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نیچے اتر آیا کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خوب جانتا ہوں یہ آپ کی دعا کا اثر ہے۔ اللہ سے مجھے نجات دلوا دیں قسم بخدا میں آپکی تلاش میں آنے والے کفار کو اندھا کر دونگا۔ (ان کا راستہ بدل دونگا) یہ میرا ترکش (تیر دان) بھی لے لیں اور عنقریب آپ فلاں مقام سے گزریں گے وہاں میری بکریاں اور اونٹ ہیں جتنی آپ چاہیں گے لے لینا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تیرے اونٹوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ آپنے دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا زمین سے باہر آگیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

جب نبی علیہ السلام سفر طے کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے تو سب لوگ آپکی میزبانی کا شرف حاصل کرنے میں باہم تنازع کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا آج رات تو میں بنی عبدالمطلب کے ننہیال بنی نجار میں رات بسر کرونگا تاکہ یہ بات انکے لیے باعث فخر ہو جائے۔

بعد ازاں جب ہم مدینہ منورہ داخل ہوئے تو لوگ استقبال کو امڈ آئے بچے اور نوجوان چھتوں پر چڑھ آئے۔ اور یہ کہہ رہے تھے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

(مبارک ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آ گئے) جب صبح ہوئی تو آپ چل پڑے اور جہاں اللہ کا حکم تھا وہاں قیام فرمایا[1]

---

[1] یعنی پہلے آپ بنی نجار کے پاس ایک رات ٹھہرے جہاں آپکا قبیلہ والوں نے مذکورہ الفاظ سے استقبال کیا اور صبح آپ مدینہ منورہ شہر میں داخل ہوئے۔ یاد رہے ہاشم بن عبد مناف نے بنی نجار کی عورت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت زید بن خراش سے نکاح کیا تو عبدالمطلب پیدا ہوئے اس طرح نبی علیہ السلام کی والدہ سیدہ آمنہ بھی بنی نجار سے تھیں اس لیے بنی نجار کو ننہیال کہا گیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (جو انصار میں سے ہیں) سب سے پہلے مہاجرین میں سے ہمارے پاس مدینہ طیبہ مصعب بن عمیر پہنچے۔ ہم نے پوچھا۔ نبی علیہ السلام کا پروگرام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ تو ابھی اپنے گھر ہی تھے البتہ آپ کے صحابہ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ اس کے بعد عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی پہنچے۔ ان سے ہمارا یہی سوال تھا نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کب آئیں گے؟ انہوں نے فرمایا میرے پیچھے پہنچ رہے ہیں۔ پھر عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص عبداللہ بن مسعود اور بلال حبشی رضی اللہ عنہم آئے اس کے بعد عمر فاروق بیس آدمیوں کا قافلہ لے کر پہنچے، اس کے بعد نبی علیہ السلام ابوبکر کی معیت میں جلوہ آرا ہوئے۔ اور آپ کے تشریف لانے تک میں (براء) دس چھوٹی سورتیں حفظ کر چکا تھا۔

اسے ابو حاتم نے مکملاً اور شیخین نے جزءً روایت کیا ہے۔

حدیث۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ سراقہ جب زمین میں دھنس گیا تو کہنے لگا میں سمجھ گیا ہوں یہ آپ دونوں کی بددعا کا ثمرہ ہے۔ میرے لیے نجات کی دعا کریں۔ میں لوگوں کو آپ سے پھیر دوں گا۔ اور آپ کو کوئی نقصان نہ دوں گا۔ چنانچہ نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق نے اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ باہر نکل آیا اور واپس لوٹ گیا اپنا وعدہ اس نے پورا کر دکھایا۔ یعنی جستجو میں آنے والے کفار کو نبی علیہ السلام تک پہنچنے والے راستے سے بدل دیا۔

تشریح :

ابن اسحاق کہتا ہے کہ مدینہ منورہ کی طرف سب سے پہلے ابو مسلمہ عبداللہ بن عبد الاسد مخزومی نے ہجرت کی جو بیعت عقبیٰ سے پہلے ہی کفار مکہ کی ایذا رسانیوں سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عاجز آکر حبشہ چلے گئے تھے۔ جب وہ وہاں سے واپس مکہ آئے تو معلوم ہوا مدینہ منورہ میں کچھ لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے ہیں تو وہ مدینہ چلے گئے۔ اس کے بعد عامر بن ربیعہ اپنی زوجہ سمیت مدینہ میں پہنچے۔ اس کے بعد عبداللہ بن جحش اپنے کنبہ اور بھائی عبد بن جحش کو لے کر واردِ مدینہ ہوئے ان کا بھائی عبد بن جحش جسے ابو احمد کہتے تھے نابینا شاعر تھا۔ جو تنہا مکہ کے نشیب و فراز میں گھوم آیا کرتا تھا۔

اس کے بعد صحابہ کرام لگاتار آنا شروع ہو گئے۔ بظاہر یہاں دونوں باتوں میں تعارض ہے۔ حدیثِ براء میں ہے کہ مصعب بن عمیر سب سے پہلے مدینہ میں آنے والے ہیں۔ جبکہ قولِ اسحاق کے مطابق ابو مسلمہ پہلے مہاجر ہیں۔ مگر بنظرِ غائر دیکھنے سے کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔ ممکن ہے مطلقاً سب سے پہلے ابو مسلمہ مدینہ میں پہنچے اور بیعتِ عقبیٰ کے بعد جو شخص سب سے پہلے شخص مدینہ میں وارد ہوا وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے اور ابنِ اسحاق نے ابو مسلمہ رضی اللہ عنہ کے بعد جن صحابہ کا مدینہ منورہ میں پہنچنا بیان کیا ہے وہ حضرات ممکن ہے بیعت عقبیٰ سے پہلے آئے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے بعد میں آئے ہوں اور ابنِ اسحاق کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے آمد کی اطلاع نہ ہوئی ہو۔

تشریح ثانی:

حضرت براء بن عازب کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ ابو بکر صدیق نے غلام سے بکریوں کا دودھ مانگا جو اس نے دھو کر حاضرِ خدمت کر دیا۔ جسے آپ نے پی لیا۔ جو بظاہر بکریوں کے مالک کی اجازت کے بغیر ناروا عمل ہے۔ مگر اس کے جواز کی وجوہ نکل سکتی ہیں۔

۱۔ جب غلام نے اپنے آقا کا نام لیا تو ابو بکر سمجھ گئے تھے کہ وہ میرا واقف ہے جو میرے دودھ حاصل کر لینے پر راضی ہوگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ آپ نے اس سے یہ پوچھا تھا کہ کیا تم میرے لیے دودھ لا سکتے ہو۔ یعنی کیا تمہیں مسافر وغیرہ کو دودھ پلا دینے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں اجازت ہے تب وہ لے آیا۔

۳۔ عرب میں دستور تھا کہ بکریوں وغیرہ کے چرنے ریوڑوں کے پاس سے گزرنے والے مسافروں کو دودھ پلا دیا کرتے تھے اور چرواہوں کو آقاؤں نے اسکی اجازت دے رکھی ہوئی تھی۔

۴۔ جو شخص سفر میں پیاس کی وجہ سے جان بلب ہو جائے اسے کہیں سے بھی پینے کو کچھ حاصل کر لینا ممنوع نہیں۔ بلکہ بعض علماء تو مسافر کے لیے بلا ضرورت مجبوری بھی کہیں سے دودھ وغیرہ حاصل کر لینا جائز سمجھتے ہیں اور انکی دلیل حضرت ابو سعید سے مروی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اونٹوں کے غلہ کے قریب سے گزرو اور دودھ پینا چاہو تو آواز دے لو اوچرواہے! اگر جواب آجائے تو بہتر ورنہ خود پی لو۔

۵۔ مشرکین کے اموال فی ذاتہٖ مباح ہوتے ہیں۔

بہر حال حدیث زیر بحث کے مضمون بالا کی مخالفت بعض دیگر احادیث میں موجود ہے۔

حدیث ۔

حضرت زر (تابعی) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں (عبداللہ بن مسعودؓ) زمانۂ نوخیزی میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا ایک دن نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق میرے پاس آئے اور فرمایا اے بچے! تیرے پاس کچھ دودھ ہے۔ میں نے کہا ہے مگر امانت ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس وہ بکری لاؤ جو بکرے سے جفت نہیں کی گئی (دودھ نہیں دے سکتی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایک خشک بکری پکڑ لایا۔ نبی علیہ السلام نے اسے دبوچا اور اس کے تھنوں کوئی دعا پڑھتے ہوئے ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ تھنوں میں دودھ اتر آیا۔ ابو بکر ایک برتن لائے جس میں آپ نے دودھ دوھا اور ابو بکر سے فرمایا پیو، انھوں نے پیا پھر خود نبی علیہ السلام نے پیا۔ پھر تھنوں سے کہا سکڑ جاؤ۔ تو وہ اوپر چڑھ گئے۔ میں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے بھی یہ کلام سکھلا دیں۔ یا یہ آیۂ قرآنیہ تبلادیں آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے فرمایا تم ابھی زیرِ تربیت بچے ہو اس کے بعد میں نے آپ سے ستر سورتیں پڑھیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نے بھی حفظ نہ کی تھیں۔

اسے ابو حاتم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور ابو نعیم جلد دوم صہ پر بھی موجود ہے۔

حدیث

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابنِ مسعود نے فرمایا میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ میرے پاس نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق آئے۔ جب وہ مشرکین سے بچ کر نکل آئے تھے اور فرمایا بچے! تیرے پاس ہمیں پلانے کو دودھ ہے؟ میں نے کہا دودھ امانت ہے۔ جو میں پلا نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا کوئی چھوٹی بکری ہے جو ابھی ضفت کی جا سکی ہو؟ میں نے کہا ہاں اور اسے میں لے آیا۔ ابو بکر صدیق نے اسے پکڑے رکھا اور نبی علیہ السلام نے اس کا تھن پکڑ کر دعا فرمائی تو وہ دودھ سے چھلکنے لگا۔ ابو بکر صدیق پیالہ نما ایک پتھر لے آئے جس میں دودھ دوھا گیا۔ پھر نبی علیہ السلام اور ابو بکر نے دودھ پیا اور مجھے بھی پلایا پھر تھن سے کہا سکڑ جا تو وہ سکڑ گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

طبرانی نے معجم میں اور غانی نے طبرانی سے نقل کرتے ہوئے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ میں نبی علیہ السلام کے پاس ایسی بکری لایا جس کے تھن تھے ہی نہیں (بالکل خشک بکری تھی) نبی علیہ السلام نے تھنوں والی جگہ پر ہاتھ پھیرا تو دودھ سے بھرا تھن پیدا ہو گیا۔ میں ایک پیالہ نما پتھر لے آیا۔ آپ نے دودھ نکالا۔ جسے آپ نے ابوبکر صدیق کو بھی پلایا اور مجھے بھی۔ پھر تھن سے کہا سکڑ جا تو وہ حسب سابق ختم ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو عرض کیا مجھے بھی یہ آیت سکھلائیں۔ فرمایا تم ابھی زیر تربیت بچے ہو اللہ تمہیں برکت دے۔ میں اسلام لے آیا۔ ابھی ہم حراء پہاڑ پر تھے کہ سورہ والموسلات آپ پر نازل ہو گئی۔

تشریح :

وجدان سلیم کا فیصلہ یہی ہے کہ ابن مسعودؓ سے نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیقؓ کی یہ ملاقات ہجرت سے قبل کسی دوسرے سفر میں ہوئی تھی۔ کیونکہ سفر ہجرت میں جس غلام سے آپ نے دودھ مانگا تھا۔ وہ اور تھا۔ وہاں خود غلام نے دودھ نکالا تھا اور یہاں نبی علیہ السلام نے۔ وہاں اور برتن تھا۔ یہاں اور۔

علاوہ ازیں اس بات کی سب سے بڑی دلیل خود ابن مسعودؓ کا اپنا قول ہے کہ ہم حراء پہاڑ پر تھے کہ سورہ والموسلات نازل ہو گئی۔ جب کہ سفر ہجرت کے دوران نبی علیہ السلام کا حراء پہاڑ پر جانا اور وہاں اس سورت کا نازل ہونا کہیں ثابت نہیں بلکہ یہ بات قوی دلائل سے ثابت ہے کہ والمرسلات ہجرت سے قبل نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں ایک غار پر نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ سورہ والمرسلات نازل ہوئی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ پڑھ رہے تھے اور میں اسے سیکھ رہا تھا۔ کیونکہ آپ اس وقت اس سورہ سے رطب اللسان تھے۔ اچانک ایک سانپ کود آیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اسے مار دو ہم اسے مارنے دوڑے تو وہ کہیں روپوش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تم اسکی شر سے اور وہ تمہاری شر سے محفوظ ہو گیا۔

جب ام معبد کا جھونپڑا نور رسالت سے جگمگا اٹھا

حدیث:

حبیش بن خالد (بی رسول ا) کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو بکر صدیق کا غلام عامر بن فہیرہ اور انکا راہبر لیث بن عبید اللہ بن اریقط یہ تینوں مکہ سے بقصد ہجرت مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے راستہ میں ام معبد خزاعیہ کے دو خیموں پر گزر ہوا۔ جو مضبوط جسم کی ہوشیار عورت تھی۔ وہ دروازے کے پیچھے سے مکمل تحقیق کر لینے کے بعد (کہ آنے والا کون ہے) مسافر کو کھانا بھی دیتی اور پانی بھی۔

نبی علیہ السلام اور آپکے ساتھیوں نے اس سے کھجور یا گوشت کا سوال کیا کہ اگر ہے تو ہم خرید لیں۔ مگر وہ اس کے پاس نہ تھا۔ جب کہ ان لوگوں کا زاد راہ ختم ہونے کو تھا۔ اچانک نبی علیہ السلام نے خیمے کے ایک کونے میں بکری بندھی دیکھی۔ آپ نے فرمایا۔ ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ دیگر بکریوں کے ساتھ چرنے کو نہیں جا سکتی۔ آپ نے فرمایا دودھ دیتی ہے؟ کہنے لگی دودھ کی عمر سے گزر چکی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کا دودھ دوھنے دو گی؟ کہا میرے والدین تم پر قربان کیوں نہیں؟ اگر اس میں دودھ دیکھتے ہو تو شوق سے دوھ لو۔

فدعا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسح بيده ضرعها وسمى الله ودعا لها في شاتها فتفاجت عليه ودرت۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ السلام نے بکری کو پکڑ کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعا کی تو تھن دودھ سے اس قدر بھر گئے کہ ان سے از خود دودھ ٹپکنا شروع ہو گیا۔ آپ نے برتن منگوا کر اسے دوھنا شروع کیا تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے لبالب ہو گیا۔ آپ نے ام معبد کو پلایا پھر اپنے ساتھیوں کو دیا۔ سب کے سب سیر ہو گئے تو آخر میں آپ نے خود بھی نوش فرمایا پھر دوسرا برتن منگوایا وہ بھی بھر گیا اور یوں ام معبد کے جملہ برتن دودھ سے چھلکنے لگے۔ آپ نے بکری وہیں چھوڑی اور چل دیئے۔

شام کو ام معبد کا شوہر ابو معبد بکریاں چرا کر واپس آیا۔ اور خشک و ناتواں بکریاں اس کے آگے آگے تھیں۔ اس نے دیکھا کہ گھر میں ہر طرف دودھ ہی دودھ تھا۔ تعجب سے بولا ام معبد! یہ کیا ہے؟ گھر میں ایک بکری ہے؟ وہ بھی خشک۔ اور دوھنے والا بھی کوئی نہیں ام معبد بولی یہ بات نہیں۔ دراصل آج یہاں ایک مبارک شخص آیا اور برکتیں بانٹتا چلا گیا۔ اس نے کہا مجھے اس کے خدوخال بتلاؤ۔ کہنے لگی۔ خندہ پیشانی۔ نورانی چہرہ۔ خوش اخلاق۔ نہ پیٹ بڑا نہ سر چھوٹا۔ حسن و جمال کا پیکر۔ سیاہ اور لمبی آنکھیں۔ آواز میں رعب۔ لمبی گردن۔ گھنی داڑھی۔ ابرو باریک اور باہم ملے ہوئے چپ رہیں تو پروقار لگیں۔ بولیں تو ہلتے ہونٹ دل موہ لیں۔ دور سے دیکھو تو حسن کا پیکر قریب سے دیکھو تو مجسمہ جمال۔ گفتگو واضح سادہ اور میٹھی۔ نہ ضرورت سے زیادہ بولیں نہ کم اور جب لب ہلائیں تو یوں لگے جیسے منہ سے موتی گر رہے ہیں۔ میانہ قد آنکھ کو بھائے جو حد سے زیادہ ہے نہ کم۔ مختلف قد کے تین آدمی کھڑے ہوں تو جس کا قد دل کو بھائے وہی آپکا مجسمہ ہے۔

(آپ کا حلیہ بیان کرنے کے بعد ام معبد بولی) ان کے ساتھ خدمت گزار ساتھی بھی تھے۔ اگر وہ کوئی بات کہتے تو ان کے ساتھی چپ ہو جاتے اور کوئی حکم کرتے تو اسے پورا کر دکھانے کے لیے لپک پڑتے آنے والے بزرگ بڑے نرم خو، مخدوم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور غرور و تکبر سے نا آشنا تھے۔

یہ سن کر ابو معبد بولا قسم بخدا یہی وہ قریشی جوان ہے جس کی مکہ شہر میں دھوم پڑی ہے۔ میں نے تہیا کر لیا ہے کہ ان کی غلامی اختیار کروں گا اگر قسمت نے ساتھ دیا تو۔

ادھر مکہ مکرمہ میں ہر طرف ایک بلند آواز گونج رہی تھی اور بولنے والا نظر نہ آتا تھا وہ آواز یہ شعر تھے[1]

جزیٰ اللہ ربُّ الناسِ خَیْرَ جزائِہٖ   رَفِیقَیْنِ حلّا خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٖ

ھما نزلا بالھدی فاھتدیا بہٖ   فَقَدْ فَازَ من امسی رفیق محمدٖ

فیا لَقُصَیَّ مَازویٰ اللہ عنکُمْ   بہٖ من فَعَالَ اَوْ فخارٍ وسُؤْدَدٖ

سلوا اختکم عَنْ شَاتِہا و اَنَاءِھَا   فانکم ان تسلوا الشاۃ تَشْھَد

دعاھا بشاۃ حَائل فتحلبت   عَلَیْھَا صَرِیْحًا ضرۃ الشاء مزبد

فغادَرَھا رھنا لدیھا لحالب   یرددھا فی مصدر ثُمَّ مورِدٖ

ترجمہ: ۱۔ تمام لوگوں کا رب ان دونوں دوستوں کو بہتر جزا دے۔ جو ام معبد کے خیمے میں اترے ہیں۔

۲۔ وہ ہدایت لیکر اترے جس سے وہ خود منتفع تھے۔ تو کامیاب ہے وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہے۔

۳۔ اے بنی قصی تمہیں مبارک ہو جو اللہ نے تم سے غرور و تکبر اور بری خصال دور کر دیں۔

۴۔ اپنی بہن (ام معبد) سے اپنی بکری اور برتنوں کا حال پوچھو۔ تمہیں تو بکری ہی سے

---

[1] اشعار امام ابو نعیم نے بھی دلائل النبوۃ جلد ۲ ص۳۳ پر روایت کیے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

پوچھ لو۔ وہ بھی اس کی رسالت کی گواہی دیگی۔

۵۔ اس نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) ام معبد سے خشک بکری مانگی تو اس کے تھنوں نے (دستِ نبوت کی برکت سے) بھر بھر کر دودھ گرانا شروع کر دیا۔

۶۔ پھر وہ بکری کو عورت کے پاس ہی چھوڑ گیا۔ اس دوھنے والے کی طرح جو اپنی بکری کو گھر سے نکالتا اور چراگاہ کو لے جاتا ہے۔

اس حدیث کو ابوالقاسم حافظ دمشقی نے اربعین طوالؒ میں روایت کیا ہے۔

آقا یہ ہیں میں تو غلام ہوں

حدیث۔

عبدالرحمٰن بن بن ساعدہ کہتے ہیں۔ میری قوم کے کئی آدمیوں نے صحابہ کرام سے یہ روایت کی ہے کہ جب ہم نے سنا کہ نبی علیہ السلام مکہ سے مدینہ پہنچ رہے ہیں تو ہم آپ کی آمد کی امید پر روزانہ نماز فجر کے بعد مدینہ سے باہر مدینہ کے کنارے آکر آپ کے انتظار میں بیٹھ جاتے تھے۔ بخدا جب تک کچھ بھی سایہ رہتا ہم اپنی جگہ سے نہ ہلتے۔ یعنی جب دھوپ سے بچنے اور سر چھپانے کو کوئی جگہ نہیں رہتی تو ہم گھروں میں آجاتے ان دنوں گرمی بھی زوروں پر تھی۔ تو جس دن نبی علیہ السلام نے پہنچنا تھا ہم کڑکتی دوپہر تک حسبِ سابق انتظار میں بیٹھے رہے۔ پھر جب ہم گھروں میں جا لیٹے تو آپ تشریف لے آئے سب سے پہلے آپ کو ایک یہودی نے دیکھا جو ہمیں روزانہ انتظار میں بیٹھے دیکھا کرتا تھا۔ وہ بلند آواز سے پکارنے لگا۔ اے بنو قیلہ تمہارا مقصد آ پہنچا۔ ہم نبی علیہ السلام کے استقبال کے لیے دوڑے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے۔ آپ اس وقت ابو بکر صدیق کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ ہم میں سے اکثر نے آپ کو نہ دیکھا تھا۔ اور لوگ تھے کہ امڈے چلے آرہے تھے اور یہ معلوم نہ تھا کہ خادم کون ہے اور مخدوم کون۔ ابو بکر صدیق اٹھے اور اپنی چادر سے آپکو سایہ کرنے لگے۔ تب ہمیں آپکا صحیح پتہ چلا۔

اسے ابن اسحاق نے بلفظ روایت کیا ہے۔ جبکہ معنوی طور پر یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام مدینہ طیبہ وارد ہوئے تو آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق بھی تھے۔ ابو بکر بوڑھے اور لوگوں میں معروف تھے۔ جب کہ نبی علیہ السلام ان کی نسبت جوان اور غیر معروف تھے۔ تو ہجرت کے راستے میں ملنے والا کوئی بھی شخص جب ابو بکر صدیق سے پوچھتا کہ تمہارے آگے کون بیٹھا ہے؟ تو وہ کہتے یہ شخص مجھے راہ دکھا رہا ہے۔ لوگ سمجھتے کہ کوئی راہبر لیا ہو گا ابو بکر نے سفر کاٹنے کو۔ جبکہ ابو بکر صدیق کا مقصد تھا یہ بھلائی کا راستہ بتلاتے ہیں۔ اچانک ابو بکر صدیق نے پیچھے دیکھا تو ایک سوار سر پہ آپہنچا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سوار آگیا ہے آپ نے پیچھے مڑ کر ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! اسے گرا دے تو فوراً گھوڑے نے اسے زمین پر پٹخ دیا اور خود دھیر سے کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ سوار کہنے لگا اے اللہ کے نبی! جو حکم ہو مجھے ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یہیں کھڑے رہو اور پیچھے ہماری جستجو میں آنے والوں کو ہم تک نہ پہنچنے دو۔

حضرت انس کہتے ہیں وہ شخص صبح آپ کا دشمن تھا اور رات کو آپ کا مددگار بن چکا تھا۔

اس کے بعد نبی علیہ السلام مقام حرہ پر (مدینہ منورہ کے قریب) اترے اور انصار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کو بلا بھیجا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے سلام عرض کیا۔ اور کہا کہ دونوں حضرات ہمارے ساتھ سوار ہو جائیں۔ ہم آپ کو اطمینان و امن سے لے چلیں گے تو نبی علیہ السلام اور ابو بکر سوار ہو گئے۔ انصار اسلحے کر ساتھ ساتھ چلے۔ تو مدینہ منورہ میں ہر طرف چرچا ہو گیا۔ جاء نبی اللہ (اللہ کا رسول آ گیا) آپ چلتے رہے تا آنکہ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اتر پڑے نبی علیہ السلام نے فرمایا یہاں سے کس شخص کا گھر زیادہ قریب ہے۔ ابو ایوب عرض کرنے لگے۔ یہ میرا گھر ہے اور یہ دروازہ۔ آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اور ہمارے آرام کرنے کو جگہ بنا دو۔ ابو ایوب نے عرض کیا۔ پھر اللہ کی برکت پر دونوں حضرات ہمارے غریب خانہ میں تشریف لے آئیے (جگہ تو پہلے سے تیار کر کے رکھی ہے)

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ دیکھیے بخاری جلد ۱ حدیث

حضرت انس سے روایت ہے نبی علیہ السلام ابو بکر کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ جب ابو بکر صدیق کسی قریشی گروہ کے قریب سے گزرتے تو وہ پوچھتے تمہارے ساتھ والا کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ شخص راستہ بتلاتا ہے[1]

اسے علوانی نے بخاری و مسلم کی شرائط پر بیان کیا ہے۔

تشریح :

ایسے ہی مضمون کی دیگر روایات بھی ہیں۔ مگر بعض میں ہے کہ ابو بکر صدیق نبی علیہ السلام کے پیچھے بیٹھے تھے۔ لوگوں نے پوچھا یہ ساتھ کون ہے۔ جن کی اس قدر عزت کر

---

[1] اس سے مراد وہ قریشی قبائل ہیں جو مدینہ کے راستہ میں آباد تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے ہو؟ تو فرمایا یہ صاحب مجھے راستہ دکھا رہے ہیں۔ یہ بھی احادیث میں ہے کہ ابو بکر صدیق عامر بن فہیرہ کے پیچھے سوار تھے۔ مگر ان روایات میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ تین سواریاں تھیں اور چار سوار ا۔ نبی علیہ السلام ۲۔ ابو بکر صدیق ۳۔ عامر بن فہیرہ اور راہبر ۴۔ کیث بن عبید اللہ۔ تو وہ بدل بدل کر ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہو رہے تھے۔

آمد رسول پر مدینہ میں جشن بہاراں

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے بچوں کے ساتھ گلیوں میں کھیل کود رہا تھا۔ جو کہہ رہے تھے جاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے مجھے ابھی کچھ نظر نہیں آیا تھا کہ اچانک میں نے دیکھا۔ نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق تشریف لا رہے ہیں۔ ہم بچے مدینہ طیبہ کی بعض گھاٹیوں میں جا کر چھپ گئے۔ نبی علیہ السلام اور ابو بکر صدیق نے ایک آدمی انصار کو بلانے کے لیے بھیجا۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے پانچ سو آدمی آپ کے استقبال کو آ گئے اور عرض کرنے لگے ہمارے ساتھ اطمینان اور امن سے تشریف لے چلیے۔ تو آپ دونوں انصار کی معیت میں چل کھڑے ہوئے۔ انہیں دیکھنے کو مدینہ کی عورتیں چھتوں پر چڑھ آئی تھیں۔ اور ایک دوسری سے پوچھ رہی تھیں۔ وہ نبی کون ہیں۔ میں نے ایسا مسرت آمیز منظر کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت انس کہا کرتے تھے۔ پھر جب نبی علیہ السلام دنیا سے پردہ فرما گئے تو ایسا رقت آمیز منظر بھی دیکھنے میں کبھی نہیں آیا۔

ایسی ہی روایات حضرت انس سے مزید بھی ہیں۔ انہیں صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ وارد ہوئے تو مسلمانوں نے سرزمین مدینہ سے پرے بدر کے نزدیک صحرا کے کنارے آپکا استقبال کیا۔ آپ انہیں لیکر دائیں راستے پر چلے۔ اور ربیع الاول میں بروز پیر بنو عامر بن عوف کے ہاں جا قیام فرمایا۔ نبی علیہ السلام تشریف لاکر خاموش بیٹھ گئے اور ابو بکر صدیق کھڑے رہے کئی انصار جنہوں نے قبل ازیں نبی علیہ السلام کو دیکھا تھا، ابو بکر صدیق کو ہی مرجع و ماوی سمجھتے تھے تا آنکہ سورج سر پر آگیا تو ابو بکرؓ اٹھے اور اپنی چادر سے نبی علیہ السلام پر سایہ کرکے کھڑے ہو گئے اس وقت لوگوں نے نبی علیہ السلام کو پہچانا۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

ابن فضل بن حباب جمحی کہتے ہیں میں نے ابنِ عائشہ کو اپنے والد سے روایت کرتے سنا ہے کہ نبی علیہ السلام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے۔ تو بچے عورتیں اور غلام یہ کہہ رہے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَىٰ لِلّٰهِ دَاعٍ

ترجمہ :۱۔ ہمارے سروں پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ہے جو وداع کی پہاڑیوں سے چمکا ہے۔

۲۔ ہم پر لازم ہے کہ اس وقت تک اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جب تک اللہ سے دعا کرنے والا ایک شخص (بھی زندہ ہے اور) دعا کر رہا ہے۔

اسے حلوانی نے شیخین کی شرائط پر روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث۔۔

ابن اسحاق کہتے ہیں نبی علیہ السلام کلثوم بن ہدم اور بروایات دیگر سعد بن خثیمہ کے پاس اترے [1] کیونکہ وہ مجرد تھے، بیوی تھی نہ بچے۔ جبکہ ابوبکرؓ حبیب بن اساف کے ہاں ٹھہرے اور کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید کے پاس ٹھہرے۔

نبی علیہ السلام بنی عمرو بن عوف کے ہاں پیر، منگل، بدھ اور جمعرات چار روز ٹھہرے رہے اور جمعہ کو وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور ابھی سالم بن عوف تک پہنچے تھے کہ نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ وہاں آپ نے بطن وادی میں قائم مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ اور یوں مدینہ طیبہ کے علاقہ میں یہ سب سے پہلا جمعہ ادا کیا گیا۔ اس کے بعد آپ انصار کے کئی ایک قبائل پر سے گزرے، ہر ایک نے آپ کو اترنے پر مجبور کیا۔ مگر آپ برابر یہی فرماتے رہے۔ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے اذن یافتہ ہے۔ جب آپ بنی مالک بن نجار کے پاس پہنچے تو جہاں آج مسجد نبویؐ ہے۔ یہاں اونٹنی بیٹھ گئی جو اس وقت بنی نجار کے دو یتیم بچوں کی جگہ تھی جس میں چھوہارے سوکھائے جاتے تھے۔ یہاں چند لمحے بیٹھ کر اونٹنی کھڑی ہوگئی۔ اور دو قدم آگے چلی پھر پہلی جگہ آکر بیٹھ گئی۔ یہاں وہ کچھ بڑبڑائی پھر گردن زمین پر ڈال کر سوگئی۔ آپ نیچے تشریف لے آئے ابوایوب انصاریؓ آپ کا کجاوہ اٹھا کر گھر لے گئے۔ آپ نے (چند دنوں میں) وہی اونٹنی والی جگہ

---

[1] یاد رہے مدینہ طیبہ سے تقریباً علاقہ بدر تک سرسبز خطہ ہے یا غات ہیں اس سے پرے مکہ تک چٹیل صحرا ہے جسے حرہ کہتے ہیں۔ مذکورہ سرسبز علاقہ میں انصار کے کئی قبائل آباد تھے۔ جن میں نبی علیہ السلام کے ننھیال بنی نجار بھی تھے۔ نبی علیہ السلام نے یہاں پہنچ کر کئی ایک قبائل کے ہاں قیام فرمایا اسی دوران نماز جمعہ فرض ہوئی اس کے بعد آپ مدینہ شہر میں داخل ہوئے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد میں تبدیل کروا دی۔[1]

یہ ابن اسحاق کی عبارت ہے اور بخاری میں کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہی روایت موجود ہے۔

---

[1] اس جگہ کو کس نے خرید کر مسجد کے لیے وقف کیا؟ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد نمبر ۱ صـ۴۲ میں یہ الفاظ ہیں ایشاں گفتند ما بہا از پیغمبر نے خواہیم...... آنحضرت پسند بر وقت دیدہ مثقال زر سرخ بخرید و فرمود، تا ابو بکر بہائے آں ادا کند۔

ترجمہ: اس زمین کے مالک (دو یتیم بچوں) نے کہا کہ ہم پیغمبر خدا سے قیمت نہیں چاہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند کیا فرمایا اور دس مثقال سرخ سونا پر زمین خریدی اور ابو بکرؓ سے کہا یہ قیمت ادا کر دیں۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل نہم

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

شیخین کی فضائل کے باب میں اس مضمون کی متعدد احادیث گزر چکی ہیں۔ جن میں تھا کہ باختلاف روایات ابوبکر صدیق سب سے پہلے اسلام لائے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ جب نبی علیہ السلام نے لوگوں پر دینِ اسلام پیش کیا تو صرف ابوبکر نے اسے بلا توقف و تردد قبول کیا۔ آپکا ہی عقیدہ اسلام سب سے افضل ہے ۔ آپ ہی صدیق اور سب سے پہلے خطیب و مبلغ اسلام ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کے بعد سب سے قبل آپ ہی کیلئے روزِ قیامت زمین کھولی جائیگی ۔

فضائل شیخین کے باب میں ہم یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ جملہ مہاجرین صحابہ میں سے آپ کے سوا کسی کے ماں باپ دونوں کو دولتِ اسلام حاصل نہ ہوئی ۔ آپ جیسی ہجرت اور خدمتِ رسول کسی کو نصیب نہیں ہوئی ۔ آپ کا وزن ساری امت سے زائد ہے ۔ اور نبی علیہ السلام کبھی آپ سے کبیدہ خاطر نہ ہوئے ۔ ایسی ہی بیسیوں خصوصیات ابی بکر صدیق پیچھے گزر چکی ہیں۔ اب مزید خصائص و فضائل پیش خدمت ہیں ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت صدیقِ اکبرؓ

آپ نے کسی دور میں نبی علیہ السلام کا انکار نہیں کیا

حدیث:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے وصال مبارک کے چار روز بعد ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما اکٹھے قبر انور کی زیارت کے لیے آئے مسجد کے باہر علی مرتضیٰ نے ابو بکر صدیق سے کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ آگے بڑھیے (یعنی مسجد میں آپ پہلے داخل ہوں) ابو بکرؓ نے فرمایا میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارہ میں نبی علیہ السلام سے میں نے سنا ہے۔ علی کا مقام میرے ہاں ایسا ہے۔ جیسا اللہ کے ہاں میرا مقام ہے۔ علی مرتضیٰ نے جواب دیا۔ میں بھی ایسے شخص کے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے متعلق میں نے زبانِ نبوت سے یہ سنا ہے کہ ہر ایک نے میری تکذیب کی سوائے ابو بکر صدیق کے۔ اور صبح اٹھتے ہوئے ہر شخص کے دروازہ پر اندھیرا ہوتا ہے سوا ابو بکر صدیق کے۔ ابو بکرؓ نے پوچھا۔ کیا واقعی آپ نے نبی علیہ السلام سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ تھام لیا اور دونوں اکٹھے مسجد میں داخل ہو گئے۔

اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

ہر کسی کے دروازہ پر اندھیرا ہونے سے مراد ہے دل پر اندھیرا چھائے ہونا۔

خصوصیت ابی صدیق نمبر ۲

غار میں خدمت رسول نبی علیہ السلام کی شفقت و محبت اور ثانی اثنین کا لقب

http://t.me/Tehqiqat

مجھ سے بدلہ لو! ورنہ میں ناراض ہوں

حدیث

ربیعہ اسلمیؓ کہتے ہیں میرے اور ابو بکر صدیق کے درمیان کچھ تکرار ہوئی۔ آپ نے مجھے ایسا لفظ کہدیا جو مجھے ناگوار گزرا۔ آپ نے کہا ربیعہ! تم بھی مجھے ایسے ہی کہہ دو تاکہ بدلہ ادا ہو جائے۔ میں نے کہا نہیں میں نہیں کہونگا۔ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہہ دو ورنہ میں نبی علیہ السلام سے امداد چاہونگا۔ میں نے کہا بہرحال میں آپ کو ایسا لفظ نہیں کہہ سکتا۔ یہ سن کر ابو بکرؓ نے افسوس سے زمین پر پاؤں مارا اور بارگاہِ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑے۔ میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا۔ استنے میں میرے خاندان کے لوگ آ گئے اور کہنے لگے ابو بکر سے تمہارا کیا جھگڑا تھا۔ اور وہ نبی علیہ السلام سے کس بات پہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مدد لینے گئے ہیں؟ میں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ صدیق اکبر ہے جسے اللہ نے اذھما فی الغار خبردار! جو تم نے اس معاملہ میں میری امداد کرنا چاہی۔ ورنہ ابوبکر کو غصہ آئے گا۔ اور نبی علیہ السلام بھی ناراض ہو جائیں گے اور ان دونوں کی ناراضگی سے اللہ بھی ناراض ہو جائیگا۔ اس طرح میں تباہ ہو جاونگا۔ وہ کہنے لگے پھر ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ میں نے کہا تم لوگ فوراً واپس پلٹ جاؤ۔

ربیعہ کہتے ہیں ابوبکر صدیق نبی علیہ السلام کے پاس پہنچے تو پیچھے میں بھی پہنچ گیا۔ انہوں نے نبی علیہ السلام کو ساری روئیداد کہہ سنائی تو آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی فرمایا ربیعہ! تمہارا صدیق سے کیا تنازع ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے ایک ناگوار لفظ کہا اور پھر بولے تم بھی مجھے ایسا ہی کہہ لو تا کہ بدل ادا ہو جائے۔ تو میں نے انکار کر دیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ربیعہ! اب صدیق سے کوئی بات نہ کہو اتنا کہدو کہ اے ابوبکر! اللہ تمہاری بخشش کرے میں نے کہدیا۔ اے ابوبکر! اللہ آپکی بخشش کرے۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق روتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

حدیث

قاسم بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا۔ نبی علیہ السلام زندگی میں جس مقام پر اور جس جگہ ٹھہرے حضرت علی مرتضیٰ ہر جگہ آپکے ساتھ تھے قاسم رض نے جواب دیا اس بات پر قسم نہ اٹھانا۔ اس نے کہا کیوں۔ انہوں نے فرمایا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے۔ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ (یعنی غار میں ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں علی مرتضیٰ نبی علیہ السلام کے ساتھ نہ تھے صرف ابوبکر ہی وہاں حاضر خدمت تھے۔)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳

نبی علیہ السلام کے بعد آپ سب امت سے سبقت لے گئے ہیں

حدیث :۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آج کے روز گھڑ دوڑ میں حصہ لینے والے گھوڑے ہیں۔ کل قیامت کو ان کا مقابلہ ہے۔ اور ہدف جنت کا داخلہ ہے۔ راستہ میں رہ جانے والا جہنمی ہے۔ میں پہلے (جنت میں جانیوالا) ہوں میرے بعد ابوبکر انکے بعد عمر فاروق ہیں۔ اسکے بعد لوگ ہمارے قدموں پر آئیں گے پہلے آنے والا پہلے داخل ہو گا۔ بعد میں آنے والا بعد میں۔

اسے مہتدی باللہ نے اپنی "مشیخت" میں روایت کیا ہے۔ اور پیچھے یہ روایت گذر چکی ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۴

اگر نبی علیہ السلام اللہ کے خلیل نہ ہوتے تو آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتے

حدیث :۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے آپ کی رحلت سے پانچ روز پہلے سنا۔ فرمایا میں رسالت سے بری ہوں کہ تم میں سے کسی کو خلیل بناؤں کیونکہ اللہ نے مجھے اپنا خلیل (محبوب) بنا لیا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو بنایا تھا۔ تو اگر میں اپنی امت سے کوئی خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا۔[1]

---

[1] شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لازوال فرمان ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۲۱ پر یوں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵

واقعتاً نبی علیہ السلام نے آپ کو اپنا خلیل بنایا

حدیث

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے اور ہر نبی کے لیے امت میں سے ایک خلیل تھا اور میرا خلیل ابو بکر صدیق ہے۔

اسے واحدی نے اپنی تفسیر البسیط میں روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۶

نبی علیہ السلام کے ساتھ بیمثال اُخوت و صحبت

حدیث

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی انسان کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر وہ میرا بھائی ہے اور میرا صحابی اور اللہ نے تمہارے ساتھی

خطبہ میں جو آپ نے بحالت بیماری سر منبر ارشاد فرمایا تھا یہ فرمایا

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرِ بْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَلَوْ اتَّخَذْتُ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا

ترجمہ: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا ہے وہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے اور اگر میں دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔

یاد رہے یہ حدیث ابو بکر صدیق کے سب صحابہ سے افضل ہونے پر بھی دال ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

(نبی علیہ السلام) کو اپنا خلیل (محبوب) بنا لیا ہے ۔

حدیث ۔ اسے مسلم اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر وہ میرا بھائی ہے اور میرا صحابی ۔ جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ اگر ساری امت سے کوئی کو میرا محبوب ہوتا تو ابو بکر ہوتا ۔ مگر اسلامی بھائی چارہ اس سے افضل ہے ۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

حدیث ۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا ۔ اے لوگو! نبی علیہ السلام سے میری ملاقات کو ابھی بہت ہی کم عرصہ گزرا ہے مجھ سے نزدیک تر زمانہ میں کسی نے آپ سے ملاقات نہیں کی ۔ میں آپ کے وصال سے پانچ روز پہلے ۔ آپ کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا آپ ہاتھ پر ہاتھ ملتے ہوئے فرماتے جا رہے ہیں ۔ ہر نبیؑ کے لیے امت میں سے ایک خلیل تھا اور میرا خلیل ابو بکر بن ابی قحافہ ہے ۔ یاد رکھو! ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ نے مجھے اپنا خلیل (دوست) بنا لیا ہے ۔

تشریح :

مذکورہ احادیث میں سے بعض میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے سوا کوئی بھی میرا خلیل نہیں جبکہ حدیث میں فرمانِ نبی صاف آچکا ہے کہ ابو بکر صدیق میرا خلیل ہے مگر حقیقت میں اس کا سلام کے اندر کوئی تعارض نہیں ۔ کیونکہ ممکن ہے جب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے سوا کوئی میرا خلیل نہیں اور میرا محبوب صرف اللہ ہے ۔ تو اس اخلاص کے صلہ میں اللہ نے آپ کو ابو بکر صدیق سے رشتہ اخوت وخلت کی اجازت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عنایت فرمائی۔ لہٰذا نفی والی احادیث پہلے دور کی ہیں اور اثبات والی بعد والے دور کی اور ایسا اذن آپ کو صرف ابو بکر صدیق کی شان ظاہر کرنے کے لیے ملا۔ مگر اس طرح اللہ کی خلت کی نفی نہیں ہو جاتی بلکہ نبی علیہ السلام اللہ کے خلیل اور ابو بکر رض نبی علیہ السلام کے خلیل ٹھہرے۔

خصوصیت صدیق اکبر نمبر (۷)

مسجد نبوی میں صرف آپ کا ہی دروازہ کھلا چھوڑا گیا

حدیث۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ابو بکر صدیق کا دروازہ قائم رکھا۔[1]

اسے ترمذی۔ ابو حاتم اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے

---

[1] مسجد نبوی کی دیواروں میں صحابہ نے اپنے اپنے گھروں کے قریب دروازے بنا رکھے تھے جن سے روشنی بھی آتی تھی اور نماز باجماعت کے لیے جلد از جلد پہنچنے کی سہولت بھی تھی بعد میں نبی علیہ السلام نے یہ دروازے بند کرا دیئے تاکہ مسجد کا ایک ہی عام راستہ قائم ہو اور تقدس برقرار رہے مالبتہ ابو بکر صدیق کا دروازہ قائم رہنے دیا گیا اور یہ حکم آپ نے حیات ظاہرہ کے آخری ایام میں فرمایا تھا۔ اسمیں ابو بکر صدیق کی خلافت و امامت کی طرف اشارہ بھی ہے کیونکہ انہی کے مکان کا دروازہ مسجد ہی میں کھلا کرتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث:-

حضرت جبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی میں دروازے کھلے ہوتے تھے نبی علیہ السلام نے ابو بکر صدیق کے سوا سب لوگوں کے دروازے بند کرا دیئے۔ لوگوں نے کہا آپ نے خلیل کے سوا سب کے دروازے بند کرا دیئے ہیں۔ آپ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ تم کہتے ہو نبیؐ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے اور اپنے دوست کا دروازہ کھلا رکھا ؟ یاد رکھو! اگر کوئی میرا خلیل ہوتا ہو تو وہی (ابو بکر) ہوتا مگر میرا خلیل اللہ ہے تو کیا تم میرے ساتھی کو میرے لیے نہیں رہنے دیتے ؟ اس نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی اور اس وقت میری تصدیق کی جب تم مجھے جھٹلا رہے تھے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور تفصیلاً آگے آ رہی ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۸

فرمان نبی مجھے اپنی محبت و مال سے ابوبکر نے سب سے زیادہ امن دیا

حدیث:-

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی محبت اور مال سے مجھے سب سے زیادہ امن دیا ابو بکر ہے[1]۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلامی بھائی چارہ بہتر ہے۔ مسجد میں ابو بکر صدیق کے سوا کسی کی

[1] پیچھے حدیث نمبر ۷۱ کے تحت تاریخ التواریخ کے حوالے سے اسی مفہوم کو بیان کیا جا چکا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سب ختم کر دی جائیں۔

اسے امام احمد بن حنبل ترمذی اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث :-

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرضِ وفات میں اپنا سر باندھے مسجد میں تشریف لا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدًا مَنَّ عَلَيَّ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ

کسی شخص نے ابو قحافہ کے بیٹے سے بڑھ کر اپنی جان و مال اور محبت سے مجھے امن نہیں دیا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلامی دوستی اہم ہے۔ مسجد سے ہر کھڑکی[له] بند کر دو مگر ابو بکر والی قائم رکھو۔

اسے بخاری، ابو حاتم اور امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو حاتم کے ہیں۔

تشریح :

اس حدیث میں نبی علیہ السلام نے لوگوں کا یہ طمع اور امید ختم کی ہے کہ ابو بکر صدیق کے علاوہ کوئی خلافت کا طلب گار ہو۔ خصوصاً آپ کا سخت مرض کی حالت میں بتکلف منبر پر آنا

له پہلے دروازے کا لفظ تھا اب کھڑکی کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ نے دروازے بند کروائے تھے اور کھڑکیاں بنوا دی تھیں بعد میں آپ نے وصال کے قریب کھڑکیاں بھی بند کروا دیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خطاب کرنا اور لوگوں کو صدیق اکبر کے فضائل بتلانا اس بات کی بہت بڑی تنبیہ تھی کہ خلیفہ ابو بکر ہے ۔ گویا آپ فرما رہے ہیں تو دنیا سے جا رہا ہوں تم لوگ ابو بکر کا دامن تھامے رکھنا ۔

حدیث

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپسی تشریف لائے تو منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا ۔ ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے کہ چاہے تو ہمیشہ دنیا میں رہے اور اس کی بہاریں لوٹتا رہے ۔ اور چاہے تو اللہ کے ہاں تیار شدہ جنت کی طرف آ جائے ۔ تو اس بندے نے جنت کو اختیار کر لیا ۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ۔
تو جس بندے کو اختیار ملا وہ خود نبی علیہ السلام تھے مگر آپ نے واضح طور پر نہ بتلایا تاکہ لوگ غمزدہ نہ ہوں ، یہ راز ابو بکر ہی سمجھ پائے ۔ کیونکہ وہ سب سے بہتر عالم تھے) ۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اپنی محبت اور مال سے ابو بکر نے ہی مجھے زیادہ امن دیا ہے ۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلامی بھائی چارہ سب سے بہتر ہے ۔ پھر فرمایا ابو بکر کے سوا ہر ایک کی کھڑکی بند کر دی جائے ۔ یہ سن کر ہم جان گئے کہ نبی علیہ السلام ابو بکر کو اپنا جانشین بنانا چاہتے ہیں ۔
اسے حافظ ابو القاسم دمشقی نے روایت کیا ہے ۔ اس کا متن صحیح ہے مگر سند غریب ہے ۔

حدیث :

ابو المعلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے جسمیں ہے کہ آپ نے فرمایا اسلامی بھائی چارہ اور محبت ہی بہتر ہے ۔
اسے ترمذی اور حافظ دمشقی وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث نمبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی جان و مال سے جس نے مجھے زیادہ امن دیا ابو بکر ہے۔ اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو اسے بناتا مگر اسلامی بھائی چارہ بہتر ہے۔ اور قبلہ کی طرف موجود ہر کھڑکی بند کر دی جائے سوا ابو بکر صدیق کے۔

تشریح :

اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے جو کھڑکیاں بند کی گئیں، سمتِ قبلہ میں تھیں۔ انہی میں سے ایک کھڑکی ابو بکر صدیق والی بھی رکھی گئی تاکہ نبی علیہ السلام کے بعد انہیں امامت کے لیے مسجد تک آنے میں آسانی رہے۔

حدیث:

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سے بڑھکر کسی نے مجھ پر احسانات نہیں کیے انہوں نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دی [1]

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

حضرت سہل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر صدیق سے سب سے

---

[1] شیعہ مورخین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ملول و افسردہ پایا تو اپنی بیٹی آپ سے بیاہ دی حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر میں بہت بڑا فرق تھا۔ دیکھیے تاریخ ائمہ۔

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھ کر اپنی محبت اور مال سے مجھے امن دیا، تو اسکی محبت اسکا تشکریہ اور اسکے احسانات ضرور رکھنا مجھ پر واجب ہے۔ اسے خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۹

ارشاد نبوی: صدیق سے بڑھ کر کسی انسان کے مال نے مجھے نفع نہیں دیا

حدیث:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کسی مال نے اس قدر فائدہ نہیں پہنچایا جس قدر ابو بکر صدیق کا مال نفع مند ثابت ہوا ہے۔ یہ سن کر ابو بکر رو پڑے۔ عرض کیا میری جان اور میرا مال آپ ہی کے لیے ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، ابو حاتم، ابن ماجہ اور حافظ دمشقی نے موافقات میں روایت کیا ہے۔

حدیث:

حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر کے مال جیسا نفع مجھے کسی مال سے حاصل نہیں ہوا اور نبی علیہ السلام آپکے مال میں ایسا ہی تصرف کرتے تھے جیسے اپنے مال میں کرتے تھے۔

اسے عبد الرزاق نے اپنی جامع میں اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۰

شانِ صدیقی میں شہادتِ حیدرِ کرار

حدیث.....

شعبی سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے ایک بار علی مرتضیٰ کو دیکھ کر فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ ایسا انسان دیکھے جو نبی علیہ السلام کا سب سے قریبی رشتہ دار سب سے زیادہ خصائص نبوت سے بہرہ ور اور نبی علیہ السلام کا محبوب ترین ہو۔ وہ علی مرتضیٰ کو دیکھے۔ تو حضرت علی نے فرمایا۔ ابوبکر نے اگر یہ کہا ہے تو یاد رکھو! وہ انسانوں میں سب سے زیادہ رحم دل، یارِ غارِ نبی اور اپنے مال سے نبی علیہ السلام کو سب سے زیادہ نفع دہندہ ہیں۔

اسے ابن سمان نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/tehqiqat

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۱

نبی کریم صدیقی احسانات کا بدلہ اللہ ہی دے گا

حدیث:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاهُ خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

مجھ پر جس کسی کا احسان تھا، میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔ مگر ابوبکر کے وہ احسانات ہیں، جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۲

ذاتِ نبی پر جان و مال کی قربانی اور روشن ضمیری

کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑتے نہیں؟ ارشادِ نبی ؐ

حدیث:

مقدام بن معدیکرب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عقیل بن ابی طالب (علی مرتضیٰ کے بھائی) اور ابو بکر صدیق میں باہم تکرار ہو گئی، ابو بکر صدیق نے نبی علیہ السلام سے انکی نسبی قرابت کو ملحوظ رکھ کر نرمی اور خاموشی اختیار کی۔ البتہ نبی علیہ السلام سے شکایت کی۔ نبی علیہ السلام یہ سن کر لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑتے نہیں؟ تمہارا اس سے کیا موازنہ؟ قسم بخدا تم میں سے ہر ایک کے دروازۂ دل پر اندھیرا ہے۔ سوا ابو بکر کے اس کا دل نور سے معمور ہے۔ قسم بخدا تم نے (آغاز ظہور اسلام میں) کہا کہ نبیؐ جھوٹے کہتا ہے۔ مگر صدیق نے کہا نبیؐ سچ کہتا ہے۔ تم نے اپنے مال روک لیے۔ اس نے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا۔ اور تم نے مجھے زلت دینا چاہی مگر اس نے میرے لیے جان مار دی۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ جبکہ ہمیں ابو القاسم عبدالرحمٰن نے اپنے دادا حافظ سلفی سے یہی روایت بیان کی ہے۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر کے مال جیسا نفع مجھے کسی کے مال سے حاصل نہیں ہوا۔

حدیث ۔

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے حضور بیٹھا تھا۔ اچانک ابو بکر صدیق گھٹنوں تک دامن اٹھائے حاضر خدمت ہوئے نبی علیہ السلام نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا تمہارا ساتھی نیکی میں سبقت لے گیا ہے۔ پھر وہ گویا ہوئے۔ یارسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کوئی معمولی سی بات تھی میں نے کچھ تیز بات کہدی۔ پھر شرمندہ ہوا اور عمر سے معافی مانگی مگر انہوں نے نہیں دی تو میں آپ کے حضور آ گیا ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ ابو بکر! اللہ تمہیں معاف کرے۔ اس کے بعد عمر فاروق کو ندامت ہوئی تو وہ ابو بکر کے مکان پر گئے معلوم ہوا وہ نبی علیہ السلام کے پاس گئے ہیں۔ عمر وہاں پہنچے۔ انہیں دیکھ کر نبی علیہ السلام کے رخ انور کی رنگت بدلنے لگی۔ ابو بکر کو ڈر ہونے لگا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر (عاجزانہ) بولے یارسول اللہ! عمر پر میں نے زیادتی کی تھی۔ دوبارہ پھر یہی کہا، نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقْتَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ۔

اللہ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا اور تم نے کہا یہ جھوٹ کہتا ہے۔ صدیق نے کہا سچ کہتا ہے۔ پھر اس نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی، تو کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے یا نہیں؟ آپ نے دوبارہ یہی فرمایا۔ اس کے بعد ابو بکر صدیق کو کسی نے ایذا نہ دی۔

اسے صرف بخاری نے ہی روایت کیا ہے۔

حدیث

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ اللہ اس پر رحم کرے اور اللہ کے رسول کی طرف سے اسے بہتر جزا دے جس نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی ہے۔

اسے حافظ سلفی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس تھا وہاں ابوبکر صدیق چوغہ پہنے بیٹھے تھے۔

اتنے میں جبریل امین نازل ہوئے اور عرض کیا آج ابوبکر نے چوغہ پہنا ہے کیوں؟ فرمایا جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتح مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔ جبریل نے عرض کیا۔ اللہ فرماتا ہے میری طرف سے ابوبکر کو سلام کہیے اور پوچھیں کہ وہ اللہ سے راضی ہے یا ناراض۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! اللہ تمہیں سلام کہتا اور پوچھتا ہے کہ تم مجھ سے راضی ہو یا نہیں۔ ابوبکر نے کہا کیا میں اپنے پروردگار سے ناراض ہوں گا؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

اسے حافظ ابن عبید اور صاحب "الصحبہ" اور فضائلی نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

اس حدیث میں قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔

لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ

سورہ حدید آیت ۱۰

ترجمہ: ان کی عظمت تمہارے جیسی نہیں جنہوں نے تم میں سے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۳۱

آپ نے کس قدر مال راہ خدا میں خرچ کیا

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام پر چالیس ہزار (درہم) قربان کیے۔

اسے ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام لاتے وقت صدیق اکبر کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو سب کے سب آپ نے راہ خدا اور راہِ اسلام میں خرچ کر دیئے۔

حدیث

سیدہ اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق ہجرت پر چلنے لگے تو انہوں نے اپنا کل مال یعنی پانچ یا چھ ہزار درہم ساتھ لے لیا۔ ہمارا دادا ابو قحافہ ہمارے ہاں آیا جس کی نظر جاتی رہی تھی (اور ابھی وہ داخل اسلام نہیں ہوا تھا) کہنے لگا قسم بخدا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر سارا مال ساتھ لے گیا ہے۔ میں نے کہا۔ بابا ہرگز نہیں۔ وہ ہمارے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔ اسماء کہتی ہیں میں نے کچھ پتھر جمع کیے انہیں مکان کے ایک کونے میں رکھ کر اوپر موٹا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کپڑا ڈال دیا۔ جیسا کہ میرے والد ابو بکر کیا کرتے تھے پھر میں دادا جان کو پکڑ لائی ان کا ہاتھ وہاں رکھوایا۔ وہ بولے اگر وہ اتنا سارا مال تمہاری خاطر چھوڑ گیا ہے تو پھر کوئی خطرے کی بات نہیں۔ جبکہ حقیقتاً ابو بکر کچھ بھی نہیں چھوڑ کر گئے تھے۔ صرف دادا جان کو یوں مطمئن کر دیا گیا۔

اسے ابن اسحاق نے روایت کیا ہے[1]

تشریح:

پیچھے گزر چکا کہ ابو بکر نے چالیس ہزار درہم راہ اسلام میں خرچ کیے اور اس حدیث میں پانچ یا چھ ہزار کا ذکر ہے۔ مگر دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔ اس لیے کہ پہلی احادیث میں آپ کے جملہ صدقات کے مبلغ کا تخمیناً ذکر ہے۔ جبکہ اس حدیث میں صرف وہ مال بیان ہوا ہے جو بوقت ہجرت آپ کے پاس تھا۔ اور آپ اسے لیکر نکلے۔

---

[1] یاد رہے یہاں بخاری شریف میں مذکورہ واقعہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ جب غزوہ تبوک کے لیے عمر فاروق اپنا آدھا مال اور ابو بکر صدیق سارا مال لے آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر سے پوچھا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو انہوں نے جواب دیا ترکت اللہ ورسولہ میں گھر میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کا ذخیرہ چھوڑ کر آیا ہوں یہ الفاظ ترکت الخ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۳ ص۱۴۲ میں صراحتاً موجود ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق رضی نمبر ۱۴

پاداشِ اسلام میں ستائے جانیوالے غلاموں کو آپ نے خرید کر آزاد کیا

حدیث:

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے سات وہ غلام خرید کر آزاد کیے۔ جنہیں اللہ کی راہ میں ستایا جاتا تھا۔ ان میں بلال حبشی اور عامر بن فہیرہ بھی ہیں۔ اسے ابوعمرو نے روایت کیا ہے

http://t.me/Tehqiqat

حدیث:

ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ ابو بکر نے راہِ خدا میں ستائے جانے والے جن سات غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔ یہ تھے۔ ۱۔ حضرت بلال رض۔ ۲۔ عامر بن فہیرہ رض ۳۔ زبیرہ رض۔ ۴۔ عبیس رض۔ ۵۔ نہدیہ رض۔ ۶۔ اس کی بیٹی اور ابن عمر بن مومل کی۔ ۷۔ لونڈی رض۔

اسے ابومعاویہ ضریر نے روایت کیا ہے۔

جب صدیق اکبر نے بلال رض کو خریدا

حدیث

اسماعیل بن قیس سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے بلال حبشی کو پانچ اوقیہ (تقریباً آدھا سیر) سونا ادا کرکے اس وقت خریدا جب انہیں پتھروں میں رکھ کر کوٹ دیا تھا۔ اور فروخت کرنے والوں نے کہا۔ ابو بکر! اگر تم صرف ایک اوقیہ سونے پر اڑ جاتے تو ہم اسے اسی قیمت پر دے دیتے آپ نے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لَوْ اَبَیْتُمْ اِلَّا مَاءَ ذَا اَوْ قِیَةٍ لَاَخَذْتُہٗ۔

(اگر تم سو اوقیہ سونا مانگتے تو میں ضرور ادا کرتا اور بلال کو خرید کر ہی رہتا۔

اسے صاحب "صفوہ" نے روایت کیا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت بلال بن رباح جن کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ سچے مومن اور صاف دل تھے۔ ان کا مالک امیہ بن خلف انہیں سخت کڑکتی دھوپ میں لے جا کر مکہ سے باہر دھکتی ہوئی ریت پر چت ڈال کر سینے پر ایک عظیم پتھر رکھ دیتا اور کہتا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرو ہمارے خداؤں کی پرستش کرو۔ نہیں تو یونہی بلکتے مر جاؤ گے اور بلال صرف یہی جواب دیتے اَحَدٌ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے لاشریک ہے) ایسا اوقات ورقہ بن نوفل کا وہاں سے گزر ہوتا تو بلال کی آواز سن کر وہ بھی پکار اٹھتا اَحَدٌ اَحَدٌ پھر وہ امیہ سے مخاطب ہوتا اور بنو جمح کے ہاتھوں بلال کا یہ حشر دیکھ کر کہتا۔ اگر تم نے اسے اسی طرح جان سے مار دیا تو مجھے انتہائی صدمہ ہوگا۔

تا آنکہ ایک دن ابو بکر صدیق وہاں سے گزرے جبکہ انہیں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ ابو بکرؓ کا گھر بنی جمح میں تھا آپ نے امیہ سے کہا اس مسکین کو ستاتے ہوئے تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟ وہ کہنے لگا ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب کیا (مسلمان کیا) ہے تم ہی اسے چھڑاؤ۔ آپ نے فرمایا میرے پاس اس (بلال) سے کہیں تندرست و توانا غلام ہے۔ بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا منظور ہے تو ابو بکر یوں انہیں خرید لائے اور آزاد کر دیا[۵] اس کے بعد آپ نے مزید چھ ایسے ہی غلام آزاد کیے۔ ۲۔ عامر بن فہیرہ ۳۔ ام عبیس ۴۔ زبیرہ۔ جسے ابو بکر نے

۵۔ بلالؓ اور دیگر غلاموں کو آزاد کرنے کے کارنامہ صدیقی سے شیعہ کتب میں بھی مزین ہیں۔ چنانچہ ناسخ التواریخ حالات خلفاء جلد اول ص ۲۹۳ پر لکھا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آزاد کیا تو اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ قریش نے یہ دیکھ کر کہا لات و عزیٰ نے اس کی آنکھیں لے لی ہیں۔ زبیرہ کہنے لگی۔ یہ جھوٹ کہتے ہیں۔ بیت اللہ کی قسم لات و عزیٰ کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان تو اللہ نے اسے بینائی لوٹا دی

۵ نہدیہ۔ ۶ اور اس کی بیٹی۔ وہ دونوں بنی عبدالدار کی ایک عورت کے پاس تھیں ایک روز حضرت ابوبکر وہاں سے گزرے۔ جبکہ ان کی مالکہ نے انہیں اپنی چکی پر کام کرنے کو بھیجا ہوا تھا۔ اور وہ یہ کہہ رہی تھی خدا کی قسم میں انہیں کبھی آزاد نہیں کروں گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فلاں عورت! قسم نہ اٹھا۔ اس نے کہا۔ اے ابوبکر رضی اللہ تو نے ہی انہیں خراب کیا ہے (مسلمان بنایا ہے) تو ہی انہیں آزاد کر! آپ نے فرمایا۔ ان کی کتنی قیمت ہے؟ کہنے لگی اتنی، آپ نے فرمایا۔ یہ لو قیمت، اور یہ دونوں آزاد ہیں۔ پھر ان دونوں عورتوں سے فرمایا۔ اس کی چکی اسے واپس کردو! کہنے لگیں کام سے فارغ ہو کر یا ابھی؟ فرمایا جیسے تمہاری مرضی!

اس کے بعد آپ ایک اور لونڈی کے پاس سے گزرے۔ جو بنی عدی کے ایک خاندان بنی مومل کے ہاں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے عذاب دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ اسلام چھوڑ دے۔

حضرت عمر اس وقت اسلام نہیں لائے تھے۔ جب وہ اسے مار مار کر تھک جاتے تو کہتے میں نے تجھ پر رحم کر کے نہیں چھوڑا۔ میں تھک گیا ہوں۔ ابھی پھر سزا دوں گا۔ تو وہ کہتی۔ اللہ تجھے بھی ایسی ہی سزا دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ لونڈی بھی خرید کر آزاد کردی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

بظاہر مذکورہ احادیث کا یہاں لانا بے موقع سا لگتا ہے مگر چونکہ ہجرت سے قبل اتنی تعداد میں غلام خرید کر آزاد کرنا ابوبکر صدیق کا ہی امتیاز ہے ۔ اس لیے ایسی احادیث خصائص میں لائی گئی ہیں ۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۵

آپ نبی علیہ السلام کے ہاں سب صحابہ سے بڑھ کر محبوب ہیں

نوٹ : قبل ازیں عشرہ مبشرہ کے باب میں حدیث عمرو بن العاص اور ما دون العشرہ کے باب میں حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسی مضمون کی حامل گزر چکی ہیں ۔

حدیث ۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں کون سب سے زیادہ آپکو محبوب ہے ۔ آپنے فرمایا (سیدہ) عائشہ رضہ وہ کہنے لگے مردوں میں سے ؟ فرمایا عائشہ رضہ کا والد ۔

اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے ۔

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ام المومنین سیدہ) خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم نبی علیہ السلام کے پاس لائیں ۔ عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ دوبارہ نکاح نہیں کریں گے ؟ آپ نے فرمایا کس سے ۔ بولیں چاہیں تو کنواری لڑکی سے اور چاہیں تو بیوہ عورت سے عقد فرمائیں ۔ آپ نے فرمایا کنواری کون ہے اور بیوہ کون ۔ انہوں نے عرض کیا ۔

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کنواری تو اس مرد کی بیٹی ہے جو آپ کو ساری خلق خدا سے زیادہ محبوب ہے یعنی عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ اور بیوہ وہ ہے (ام المومنین سیدہ) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما۔ وہ آپ پر ایمان لا چکی اور غلامی اختیار کر چکی ہیں

اسے ابو جہم باھلی اور صاحب "الفضائل" نے روایت کیا ہے۔ اور فضائل ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ حدیث بالتفصیل بیان ہو گی۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۶

حدیث:

زہری سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ کفار کی عورتیں (معافی مانگنے کے لیے) آپ کے گھوڑے کے منہ کے آگے دوپٹے کر رہی تھیں تو آپ ابوبکر صدیق کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔ (گویا آپ نے ابو بکر کو اپنی خوشی میں شامل کیا۔

اسے ابن اسحاق نے روایت کیا ہے

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۷

امت کے لیے سب سے زیادہ رحیم ابو بکر ہیں

حضور کچھ اور بڑھا دیں۔ صدیق اکبر

حدیث:

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ

ساری امت میں سے میری امت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بکر صدیق ہے۔

اسے عبدالرزاق نے اور علامہ بغوی نے "المصابیح الحسان" میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

اَرْحَمُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ۔

نبی کے بعد امت کیلیے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے چار لاکھ انسان (بلاحساب) جنت میں جائیں گے۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ۔ یارسول اللہ اضافہ فرما دیجئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر فرمایا اللہ میری امت کے گنہگاروں کا یوں ایک چلو بھر جنت میں ڈال دیگا (ابوبکر دوبارہ اضافے کی اپیل کرنے والے تھے کہ) عمر فاروق نے کہا ابوبکر بس کرو! انھوں نے جواب دیا۔ تم چپ رہو۔ اگر اللہ ہم سب کو جنت میں بھیج دے تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ عمر فاروق نے کہا۔ اگر اللہ چاہے تو ایک ہاتھ میں ہی ساری مخلوق کو اٹھا کر جنت میں ڈال سکتا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ عمر نے سچ کہا ہے۔

اسے طبرانی نے اپنے معجم میں اور حافظ ابوالقاسم دمشقی نے معجم البلدان میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۸

انبیاء کے بعد پوری نسل انسانیت میں آپ سب سے افضل ہیں

حدیث۔

حضرت ابودرداء کہتے ہیں مجھے نبی علیہ السلام نے ابوبکر صدیق سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، اس سے آگے جا رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے انبیاء و مرسلین کے بعد ابوبکر سے بہتر کسی انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا ہے نہ غروب۔

اسے مخلص ذھبی اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

صدیق کی بابت ائمہ اہل بیت کا اجماعی فیصلہ

حدیث۔

امام جعفر سے ابوبکر صدیق کے بارہ میں سوال ہوا آپ نے فرمایا میں ان کے متعلق کوئی بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے والد امام باقر سے حدیث سن لی ہے جو انہوں نے امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

"ابوبکرؓ سے بہتر انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب۔" اس کے بعد امام جعفرؓ نے فرمایا اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہو۔ اور میں تو روز قیامت صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا۔

اسے ابن سمان نے "موافقہ" میں روایت کیا ہے۔

آپ روز محشر انبیاء کی طرح شفاعت کریں گے

حدیث۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز ہم نبی علیہ السلام کے پاس حاضر تھے آپ نے فرمایا "ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے وہ قیامت کو انبیاء کی طرح شفاعت کرے گا۔" تھوڑی دیر نہ گزری تو ابوبکر صدیق آگئے نبی علیہ السلام اٹھے ان کی پیشانی چومی اور انہیں باہوں میں لے لیا۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام صحابہ میں سے ابوبکر سب سے افضل ہے۔

حدیث۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم مہاجرین و انصار نبی علیہ السلام کے دروازہ کے پاس بیٹھے اپنے فضائل کا تذکرہ کر رہے تھے[1] ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ باہر

---

[1] نبی علیہ السلام کے دروازہ پر تذکرہ کرنے کا یہ معنیٰ ہے کہ ہم مسجد میں آپکے دروازہ کے قریب بیٹھے تھے کیونکہ آپکا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نکل آئے۔ آپ نے فرمایا کیا تکرار ہے؟ صحابہ نے عرض کیا مسئلہ فضائل پر باہمی تکرار تھی، آپ نے فرمایا۔

لَا تُقَدِّمُوا عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّهٗ اَفْضَلُکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

"ابو بکر پر کسی کو مت فضیلت دو کہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہے۔"

یہ دونوں روایتیں صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کی ہیں۔

حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی فرمایا کرتے تھے اے لوگو! اللہ نے تمہارا معاملہ (حکومت) ایسے شخص پر ٹھہرایا ہے جو تم سے بہتر۔ اللہ کے رسول کا ساتھی، غار میں خدمت کرکے ثانی اثنین کا لقب یافتہ اور تم سب سے بڑھ کر حکومت کا اہل ہے۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو بکر ہمارا سردار ہم سے بہتر اور سب سے بڑھ کر محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حدیث حسن صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم انکی زیارت کا اقرار کرتے تو میں تمہاری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گردن اڑا دیتا (کہ تم نے مجھے نبیؐ سے افضل کیوں قرار دیا) پھر فرمایا تم نے ابوبکر صدیق کو دیکھا تھا۔ کہا نہیں! آپ نے فرمایا۔ اگر تم "ہاں" کہتے تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا۔

اسے قلعی نے روایت کیا ہے

حدیث

حضرت زہریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔ فرمایا تم نے نبی علیہ السلام یا ابوبکر صدیق کو دیکھا ہے؟ کہا نہیں! فرمایا اگر تم "ہاں" کہتے تو تمہیں قرار واقعی سزا دی جاتی۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور اسے حسن مرسل قرار دیا ہے۔

میرے بعد اللہ تمہیں سب سے بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا

ارشاد نبیؐ

حدیث

حضرت علی مرتضیٰ پر حملہ ہوا اور آپ قریب الوصال ہو گئے تھے۔ تو آپ سے سوال ہوا کہ کیا آپ کسی کو اپنا جانشین نہیں بنائیں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں! کیونکہ نبی علیہ السلام نے بھی جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔ ہم آخر وقت میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ جانشین مقرر نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا اگر اللہ تمہارے لیے بہتری چاہے گا تو تم میں سے بہتر شخص کو حاکم بنا دے گا" تو اللہ نے ہم میں سے ابوبکر کو بہتر جانا اور اسے ہمارا حاکم بنا دیا[1]

اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

---

[1] اس میں ... کے قریب شیعوں کے امام الطائفہ علامہ ابوجعفر طوسی اپنی کتاب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث:

حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں کوئی جانشین مقرر کیے بغیر جاؤں گا۔ اللہ جسے بہتر جانے

تلخیص الشافی جلد دوم ص۳۷۲ میں لکھتا ہے

ثُمَّ قِيلَ لَهُ أَلَا تُوصِي؟ فَقَالَ مَا أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم فَأُوصِي؟ وَلَكِنْ إِنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا اسْتَجْمَعَهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلَى خَيْرِهِمْ۔

ترجمہ: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا آپ (اپنے بعد خلافت کے متعلق) وصیت نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی وصیت کی تھی کہ مجھے وصیت کی ضرورت محسوس ہو؟ لیکن اگر اللہ نے لوگوں کے لیے بھلائی چاہی تو انہیں کسی بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا جیسے اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہیں سب سے بہتر آدمی پر اکٹھا کر دیا تھا۔ لوگوں متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیق کو اپنا خلیفہ چن لیا تھا۔

پتہ چلا حضرت علی کے ارشاد کے مطابق ابوبکر صدیق کا انتخاب بظاہر امت کا فیصلہ تھا مگر بباطن خدائی فیصلہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری امت سے افضل ہیں

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ طوسی نے اسے ضعیف قرار دینے کے لیے کچھ بے تکی باتیں ہانکی ہیں جو عقل و دانش کے سراسر خلاف ہیں من جملہ یہ کہ حضرت علی کا یہ قول تقیہ پر مبنی ہے۔ یا للعجب دیکھیے حضرت علی کا وقت آخر ہے لوگ آپ سے سوال کر رہے ہیں کہ آپ اپنے بعد کس شخص کی خلافت کے متعلق وصیت کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے انہیں مذکورہ جواب ارشاد فرمایا جبکہ آپ حاکم وقت تھے، آپ کو وقتِ موت تقیہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کتنی بے ہودہ بات ہے، گویا شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی کی ساری زندگی بزدلی کی آئینہ دار ہے آپ تقیہ کرتے ہوئے خلفائے ثلاثہ کے پیچھے تقریباً عرصہ پچیس سال نمازیں پڑھتے رہے حتیٰ کہ انہیں وصال بھی آیا تو تقیہ کرتے ہوئے آیا لیکن ایسا کہنا حضرت علی مرتضیٰ کی سخت توہین ہے۔

اہل بیت کی بے ادبیاں گستاخیاں لعنت اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گا موقعہ دے گا۔

اسے فلعی نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

موسیٰ بن شداد کہتے ہیں۔ میں نے علی مرتضیٰ کو یہ فرماتے سنا۔ ہم سب صحابہ میں سے ابو بکر صدیق افضل ہیں۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۹

آپ دانشمندانِ عرب کے سردار ہیں

حدیث لہ

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں۔ مجھے یہ روایت ملی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی علیہ السلام کو دیکھ کر کہا اے سردار عرب آپ نے فرمایا۔ "میں جملہ اولادِ آدم کا سردار ہوں تمہارا باپ (ابو بکر) دانشمندانِ عرب کا اور علی نوجوانانِ عرب کا سردار ہے۔

اسے ابونعیم بصری اور غیلانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ "اپنے میں سے بہتر شخص کو امام بنایا کرو کیونکہ نبی کریم اپنے بعد ہم میں بہتر آدمی کو اپنا امام بنا کر گئے۔

اسے ابو عمر (ابن عبدالبر) نے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے ہیں ابو بکر نے حکومت سنبھالی تو بہترین خلیفہ واقع

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے وہ رعایا کے لیے بے حد مہربان اور نرم خو تھے۔
اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

حدیث

لیث بن سعد کہتے ہیں۔ ابو بکر سے بڑھ کر کسی نبیؑ کا کوئی صحابی بہتر نہیں۔
اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۰

آپ سب سے بڑھ کر شجاع ہیں

شجاعت صدیق بزبان شیر خدا

حدیث

محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے ایک بار بھری محفل میں فرمایا سب سے بڑا بہادر کون ہے؟ لوگ کہنے لگے امیرالمومنین! آپ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے جس شخص سے بھی پنجہ آزمائی کی اس سے حق وصول کر لیا مگر سب سے بڑے بہادر ابو بکرؓ ہیں۔ جنگ بدر میں ہم نے نبی علیہ السلام کے لیے چھپر (مٹی اور تنکوں سے بنا ہوا حجرہ) بنایا اور آواز دی کہ چھپر میں نبی علیہ السلام کے ساتھ کفار سے حفاظت کے لیے کون رہے گا؟ تو قسم بخدا کوئی شخص آگے نہ بڑھا مگر ابو بکرؓ آئے اور آپ کے سرانور پر تلوار لہرا کر کھڑے ہو گئے۔

یونہی ایک بار مکہ میں کفار نے نبی علیہ السلام کو نرغے میں لے لیا۔ ایک دھر کھینچ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا تھا تو دوسرا ادھر دھکیل رہا تھا۔ اور وہ کہہ رہے تھے تم نے کئی خداؤں کا ایک خدا بنا لیا ہے، تو قسم بخدا کوئی چھڑانے کو آگے نہ بڑھ سکا۔ ابوبکر دوڑے آئے کسی کو تھپڑ رسید کیا کسی کو دھکیلا اور آپ کو نرغے سے نکال کر فرمایا۔ ایسے شخص کو مارنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا خدا ایک ہے۔

اس کے بعد حضرت علی نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ آلِ فرعون میں سے ایمان والا شخص[1] (جو موسیٰ علیہ السلام کو بتلانے آیا تھا کہ فرعون آپ کو ہلاک کرنے کی سوچ رہا ہے آپ مصر سے نکل جائیں) بہتر تھا یا ابوبکر، قوم خاموش رہی تم نے فرمایا بولتے نہیں؟ یاد رکھو! ابوبکر کی ایک گھڑی کا عمل ایک طرف اور آلِ فرعون کے مومن شخص جیسے انسانوں سے اگر روئے زمین بھر جائے تو ان کی تمام زندگیاں ایک طرف اس مومن نے تو اپنا ایمان چھپا رکھا تھا اور ابوبکر نے آشکارا کر دکھایا۔

اسے ابن سمان نے موافقہ میں، اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

ابو شریحہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی مرتضیٰ کو سرِ منبر یہ فرماتے سنا کہ ابوبکر کا دل بہت مضبوط ہے۔

اسے صاحبِ "صفوہ" اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

---

[1] اللہ نے اس مومنِ آلِ فرعون کا تذکرہ یوں کیا ہے

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ ایمانه تَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۔

http://t.me/tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۱

بدر میں آپکی شجاعت اور ثابت قدمی کا منظر

حدیث ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے بدر میں اپنے چھپر میں دعا کی اے اللہ میں تجھے اپنا عہد اور وعدہ پیش کرتا ہوں اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو (تو تیری مرضی) ابو بکر صدیق نے یہ سن کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ بس کریں آپ نے رب سے مانگنے میں حد کر دی ہے (اتنے میں آسمان سے وعدہ نصرت آگیا) اور نبی علیہ السلام باہر نکلے تو زرہ پہنے خوشی سے اچھل رہے تھے اور فرمار ہے تھے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ۔ سورۃ القمر آیت ۴۶

ترجمہ: یہ جماعت ابھی بیٹھ دیکر بھاگ کھڑی ہوگی بلکہ روز محشر انکا یوم وعدہ ہے جو سخت کڑوا اور کڑوا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۲

ابن عباس رض ہی سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا روز بدر نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ مشرکین ایک ہزار اور مسلمان تین سو سترہ ہیں آپ نے رو بقبلہ ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے اور رب سے چیخ چیخ کر عرض کرنے لگے۔ اے اللہ! مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو زمین میں تا قیامت تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ آپ یونہی رو بقبلہ ہاتھ اٹھائے بڑی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیر دعا کرتے رہے تاآنکہ آپ کی چادر کندھے سے ڈھلک کر نیچے گر گئی ۔ ابوبکر صدیق آئے ۔ چادر کو اٹھا کر آپ کے کندھے پر رکھا اور آپ کا دامن پکڑ کر گویا ہوئے، یارسول اللہ! آپ بہت دعا کر چکے اللہ اپنا وعدہ ابھی پورا کریگا تو اس وقت یہ آیہ نازل ہو گئی ۔

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۔ سورہ انفال ایت ۹

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے مدد چاہتے تھے، تو اس نے تمہاری بات سن لی کیونکہ میں ہزار فرشتوں کی قطار سے تمہاری امداد کرنیوالا ہوں ۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۔ [1]

حدیث ۔

ابن اسحاق کہتے ہیں نبی علیہ السلام نے روز بدر صف بندی کی اور واپس چھپر میں آرہے اور اللہ سے مناجات کرنے اور اللہ کی بارگاہ میں اس کا وعدہ پیش کرنے لگے ۔ آپ کی دعا یہ تھی ۔ اے اللہ اگر یہ جماعت نہ رہی تو قیامت تک تیری پرستش نہ ہوگی ۔ جبکہ ابوبکر صدیق عرض کر رہے تھے یارسول اللہ! آپ مناجات ختم کیجئے اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا ۔

---

[1] ناسخ التواریخ کے مصنف مرزا احمد تقی شیعہ نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقع پر کثرت سے دعا کرتے ہوئے دیکھا تو اہل سنت کی روایت کے مطابق یوں کہا کہ اے پیغمبر! دعا کر کے خدا پر ظلم نہ کریں ۔ حضور نے غصے سے فرمایا اے پسر ابو قحافہ ہٹ جاؤ میں اپنے مناجات کر رہا ہوں ناسخ ص ۔

دیکھیے یہ کتنی بڑی جسارت ہے جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہے کیا کتب اہل سنت میں ابوبکر صدیق کا قول ایسے ہی لکھا ہے جیسے مرزا تقی نے بتایا ہے آپ بخاری اور مسلم کے حوالے سے اس حدیث کو بھی دیکھیں اور مرزا صاحب کی عبارت کو بھی پھر شیعوں کی انصاف پسندی کی داد دیجیے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اتنے میں آپ کو جھونکا آیا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمانے لگے۔ ابوبکر! تمہیں مبارک ہو اللہ کی مدد آگئی۔ یہ جبریل ہے جو اپنا گھوڑا کھینچے لا رہا ہے اور اس کے دانتوں پر غبار لگا ہے۔

حدیث

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر میں لڑائی شروع ہوئی تو نبی علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے سوال کیا وعدہ پیش کیا اور عرض کیا اے اللہ اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آ گئے تو پھر تیرا دین قائم نہ ہو گا۔ ابوبکر عرض کرنے لگے۔ اللہ آپ کی لازماً مدد کریگا۔ اور یقیناً آپ کا چہرہ کھل اٹھے گا۔ تو اسی وقت اللہ نے دشمن کی فوج کے گرد ایک ہزار فرشتہ کی قطار اتار دی اور آپ نے فرمایا ابوبکر! مبارک ہو تمہیں۔ دیکھو جبریل آسمان و زمین کے درمیان اپنے گھوڑے کو لگام سے پکڑے کھینچے لا رہا ہے۔ جبریل نے زرد رنگ کا پٹکا سر پر باندھ رکھا ہے۔ اب وہ آسمان سے اتر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اب وہ سامنے آ گیا اور کہہ رہا ہے "تمہارے پاس اللہ کی مدد آ پہنچی"۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۲

حدیبیہ میں آپ کی ثابت قدمی اور دلجمعی

حدیث

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے صلح حدیبیہ کی حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ عمر فاروق کہتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے کہا ہم حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا پھر ہم دین کے معاملہ میں اتنے پست کیوں ہو گئے[1] آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی مرضی کے خلاف نہیں چل سکتا وہ میرا مددگار رہے، میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ ہم عنقریب طواف کعبہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اسی سال کریں گے؟ میں نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا تو پھر یاد رکھو تم ضرور آؤ گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔ (یعنی آئندہ سال) عمر فاروق کہتے ہیں پھر میں ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور عرض کیا ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا کیا ہم حق پر اور کفار باطل پر نہیں؟ فرمایا یقیناً، میں نے کہا پھر ہم دین کے بارہ میں اتنا دباؤ کیوں تسلیم کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے مرد! وہ اللہ کے رسول ہیں اس کے

---

[1] یعنی ہم نے صلح میں کفار کی ظالمانہ شرائط کیوں تسلیم کر لیں اور آپ تو مدینہ طیبہ میں فرماتے تھے ہم عنقریب بیت اللہ کا طواف کریں گے۔ اور اب واپس کیوں جا رہے ہیں؟ آپکے یہ کلمات غیرت ایمان کے باعث تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نافرمان نہیں ہو سکتے وہ ان کا مدد گار رہے تم اپنی جگہ ثابت قدم رہو قسم بخدا وہ حق پر ہیں، میں نے کہا وہ یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم عنقریب طواف کعبہ کریں گے؟ ابوبکر صدیق فرمانے لگے کیا آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم اسی سال طواف کریں گے؟ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو یقین رکھو تم (اگلے سال) ضرور آؤ گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔ عمر کہتے ہیں پھر میں نے اس کے لیے (یعنی اس تردد کی خلش کو ختم کرنے کے لیے) کئی اعمال کیے[1]

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

[1] شیعوں کے بڑے امام ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰ پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے یہ تمام حدیث بجنسہٖ موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر کا دل سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے ساتھ دھڑکتا تھا کہ جو کچھ حضور نے فرمایا وہی کچھ صدیق اکبر نے فرما دیا۔ یاد رہے حضرت عمر فاروق کی اس موقع پر پریشانی اور تردد انکی غیرت ایمانی کے سبب سے تھا جس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ دیکھیے اسی میدانِ حدیبیہ میں حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم سامی مٹانے سے بوجہ غیرت ایمانی انکار کر دیا تھا دیکھیے بحار الانوار جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۳۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۲

نبی علیہ السلام کے وصال کے روز آپ کی ثابت قدمی اور دل جمعی

جب لوگوں کے دماغ ماؤف ہو گئے تھے صدیقؓ نے امت کی دستگیری کی

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق اپنے گھر سے جو علاقہ سنح میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ مسجد میں اترے۔ اور کسی سے کلام کیے بغیر سیدہ عائشہ کے گھر آ گئے جہاں نبی علیہ السلام کا جسم چادر میں لپٹے پڑا تھا۔ انہوں نے آپ کے چہرے سے چادر ہٹائی اور جھک کر چہرے کا بوسہ لیا اور رو پڑے پھر کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں نہیں اکٹھی کریگا۔ بس یہی موت ہے جو آپ پر آ چکی۔

حدیث

ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے ابن عباسؓ نے بتلایا کہ ابو بکر جس وقت آئے عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے آتے ہی فرمایا عمر! بیٹھ جاؤ مگر وہ نہ بیٹھے۔ آپ نے پھر کہا بیٹھو وہ نہ بیٹھے تو ابو بکر صدیق دوزانو بیٹھ گئے لوگ عمر فاروق کو چھوڑ کر آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا" اما بعد" تم میں سے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا تھا تو وہ سن لے کہ آپ دنیا سے چلے گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئیگی۔ اللہ فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الخ

سورہ آل عمران آیت ۱۴۴

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہی تو ہیں آپ سے پہلے بھی کئی رسول گزرے ہیں۔

سیدہ فرماتی ہیں قسم بخدا لوگوں کو ایسے لگا کہ ابو بکر کے پڑھنے سے قبل وہ اس آیہ کو جانتے ہی نہ تھے۔ اور آپ سے سن کر ہر شخص یہی آیت دھرانے لگا۔[1]

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] نبی علیہ السلام کا وصال اور ابو بکر صدیق کی دستگیری امت کا تذکرہ شیعہ کتب میں یوں ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق نے وما محمد الا رسول اور انک میت وانہم میتون۔ آیات پڑھ کر سنائیں تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا کرتے تھے۔ از ایں کلمات پائے من بلرزید و از پائے در افتادم و گمان بردم کہ ہرگز ایں آیت را نشنیدہ ام، و مردم ایں آیت را از ابو بکر فرا گرفتند۔

ترجمہ: ابو بکر کے ان کلمات سے میرے پاؤں لرزنے لگے اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے پہلے کبھی یہ آیت سنی ہی نہ تھی اور یہ کہ گویا لوگوں نے اس آیت کو ابو بکر صدیق ہی سے حاصل کیا، دیکھیے ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۴ ص ۱۶۵

یاد رہے اگر اس نازک موقع پر ابو بکر صدیق امت کو نہ سنبھالتے تو نہ جانے کیا کیا فتنے یکدم اٹھ کھڑے ہوتے، سچ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ما صب اللہ فی صدری صببتہ فی صدر ابی بکر۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

آپ ہی سے روایت ہے کہ جس وقت نبی علیہ السلام دنیا سے تشریف لے گئے ابو بکر اس وقت مدینہ طیبہ کے بالائی علاقہ سنخ میں تھے اس وقت عمر فاروق کہہ رہے تھے اللہ کی قسم نبی علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اتنے میں ابو بکر صدیق آگئے انہوں نے آکر آپ کے چہرہ انور سے پردہ ہٹایا بوسہ دیا اور کہا یا رسول اللہ! اللہ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا آپکی زندگی اور وصال دونوں عمدہ ہیں۔ پھر آپ باہر مسجد میں آئے اور فرمایا اے قسم اٹھانے والے (عمر فاروق) ٹھہر جا جب ابو بکر بولے تو عمر بیٹھ گئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا یاد رکھو جو نبی علیہ السلام کی پرستش کرتا تھا وہ جان جائے کہ آپ فوت ہو چکے ہیں اور اللہ کی عبادت کرنے والا یقین رکھے کہ وہ زندہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا اللہ فرماتا ہے۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ سورہ زمر آیت ۳۰

ترجمہ: اے نبیؐ آپ نے بھی دنیا سے جانا ہے اور لوگوں نے بھی۔ اور اللہ فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔

سورہ ال عمران آیت ۱۴۴

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاوگے؟ اور جو اس طرح پھر جائے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اور عنقریب اللہ شکر گزار بندوں کو جزا دیگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ سن کر لوگ گلوگیر ہو گئے اور رو پڑے۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو ابو بکر منبر پر بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے خدا تھے تو تمہارا خدا فوت ہو گیا اور اگر تمہارا خدا اللہ ہے تو وہ زندہ ہے کبھی فوت نہ ہوگا پھر یہ آیہ تلاوت کی۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔

زہری کہتے ہیں مجھے سعید بن مسیبؓ نے بتلایا کہ عمر فاروق نے کہا قسم بخدا جب ابو بکر نے یہ آیت پڑھی تو میں کھڑا کھڑا مبہوت ہو گیا اور زمین پر گر پڑا اور یقین ہو گیا کہ نبی علیہ السلام دنیا سے جا چکے ہیں۔

یہ حدیث بخاری نے زہری کے الفاظ سے لی ہے۔ جب کہ پہلی روایت کا معنی بھی روایت کیا ہے۔

حدیث۔

سالم بن عبدالرحمٰن اشجعی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت پر سب صحابہ سے زیادہ غمزدہ عمر فاروق تھے۔ انہوں نے تلوار ہاتھ میں پکڑ لی اور کہنے لگے میں نے جس شخص کو یہ کہتے سنا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دونگا۔ لوگ حیران تھے پھر انہوں نے مجھے ابو بکر کو بلانے کے لیے بھیجا میں ان کے پاس پہنچا اور رو پڑا تو وہ بولے کیا نبی علیہ السلام وصال فرما گئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں اور عمر بن خطاب کہہ رہے ہیں کہ جس شخص نے کہا آپ کا وصال ہو گیا ہے میں اسے قتل کر دونگا۔ تو ابو بکر صدیقؓ مسجد میں آئے، لوگوں نے انہیں دیکھ کر راستہ دیدیا وہ سیدھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ السلام کے پاس گھر میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کا جسم انور چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ ابو بکر صدیق نے آپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔ اور آپ کے لبوں پر لب رکھ دیئے اور آپ کے چہرہ انور کی خوشبو سونگھنے لگے۔ پھر چہرہ ڈھانپ دیا اور ہماری طرف (صحابہ کی طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا

انك میت وانھم میتون

جناب عمر فاروق کہتے ہیں قسم بخدا مجھے یوں لگا جیسے قبل ازیں یہ آیات مجھے معلوم ہی نہ تھیں۔ تب لوگوں نے (حیرانگی میں) آپ سے پوچھا کیا واقعی آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! لوگ کہنے لگے آپ کو غسل کون دے گا؟ فرمایا آپ کے قریبی رشتہ دار پھر ان کے بعد والے رشتہ دار۔ لوگوں نے پوچھا آپ کو دفن کہاں کیا جائے گا؟ فرمایا جہاں آپکا وصال ہوا ہے۔ کیونکہ اللہ نے پسندیدہ جگہ پر ہی آپ کو وصال دیا ہے[1]

اسے حافظ ابو احمد حمزہ بن محمد بن حارث نے اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں ترمذی نے کچھ مختلف الفاظ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

---

[1] بلکہ شیعہ کتب سے تو پتہ چلتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے خود ابو بکر صدیق کو مذکورہ تمام امور کی وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ کشف الغمہ جلد ۱ ص ۱ اور جلد ۱ العیون جلد ۱ ص ۱ پر لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت آخر سے کچھ دیر پہلے لوگ آپ کے پاس موجود تھے ابو بکر صدیق سوال کر رہے تھے یارسول اللہ آپ کو غسل کون دیگا۔ جنازہ کیسے پڑھا جائے گا۔ آپ کو لحد میں کون اتارے گا وغیرہ ذالک۔ یہ تمام امور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو بتلائے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ کا طریقہ صدیق اکبر رضی نے بتلایا

حدیث

ایک روایت میں ہے لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے سوال کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی! کیا آپ پر نماز پڑھی جائے گی؟ فرمایا ہاں! لوگوں نے پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا (جہاں آپ کا جسم انور پڑا ہوگا۔ اس (حجرہ میں لوگ جماعت در جماعت داخل ہونگے۔ اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ آپ پر درود شریف پڑھیں گے۔ اور نکلتے جائیں گے لوگوں نے پوچھا آپ دفن کہاں ہونگے؟ آگے مثل سابق حدیث ہے۔

لہ یہی نبی علیہ السلام کی نماز جنازہ تھی۔ اور لوگوں کی طرح آپ کی نماز جنازہ نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اس میں میت کے لیے استغفار کیا جاتا ہے جب کہ آپ معصوم تھے۔ اور زیر نظر حدیث میں مذکورہ طریقہ پر آپ کی نماز جنازہ کا ذکر شیعہ کتب میں بے صراحت کے ساتھ ملتا ہے۔ لہذا شیعوں کا یہ کہنا کہ صحابہ نے آپ کی نماز جنازہ نہ پڑھی بہت بڑی بددیانتی اور بہتان عظیم ہے۔ چنانچہ شیعہ کتب میں ہے کہ

ثُمَّ اَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةٌ فَدَارُوا حوله ثُمَّ وقف امیر المومنین وسطهم فقال ان الله وملائكته يصلون الخ فيقول القوم كما يقول حتى صلى عليه اهل المدينة واهل العوالى۔

ترجمہ: پھر حضرت علی رض اس حجرے میں جہاں نبی علیہ السلام کی چارپائی پڑی تھی دس دس افراد کو داخل کرتے پھر ان کے درمیان میں کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھتے ان اللہ وملائکتہ لوگ بھی آپ کے ساتھ ساتھ پڑھتے۔ تا آنکہ تمام اہل مدینہ اور آس پاس کے لوگوں نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث:۔

امام جعفر صادق اپنے والد امام باقر سے اور وہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام کا وصال ہوا ابو بکر صدیق غائب تھے اس وقت عمر اپنی تلوار لے کر آ گئے اور آپ کے وصال کا نام لینے والے کو دھمکانے لگے اور کہنے لگے کہ آپ بھی موسیٰ علیہ السلام کی طرح رسول ہیں وہ بھی چالیس دن غائب رہے تھے۔ اتنے میں ابو بکر علاقہ سنخ سے واپس پلٹ آئے اور سیدھے ام المومنین سیدہ عائشہ کے گھر داخل ہوئے اور نبی علیہ السلام کے چہرہ انور سے چادر ہٹایا اور بوسے لیتے ہوئے رونے لگے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں جان ہے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ آپ کا دنیا میں رہنا اور جانا دونوں ہی مبارک ہیں۔ اس کے فوراً بعد آپ مسجد میں آئے اور منبر پر چڑھ کر آواز دی لوگو! بیٹھ جاؤ سب لوگ خاموش بیٹھ گئے۔ آپ نے شہادتین کے ورد کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ وہ خود زندہ ہے اور تم سب کو بھی بلائے گا۔

آپ پر درود شریف پڑھا۔

(۱) اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۴۵۰ کتاب الحجۃ (۲) امالی شیخ طوسی جلد ۱ صفحہ ۲۹ (۳) احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۹۲ (۴) اخبار ماتم صفحہ ۶۵ (۵) اعلام الوریٰ صفحہ ۱۴۵ (مذکورہ الفاظ اصول کافی کے ہیں) بلکہ کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کے سوال پر کہ آپ کا جنازہ کیسے ہو گا ارشاد فرمایا پہلے میرا جنازہ میرا اللہ پڑھے گا پھر تمام فرشتے پڑھیں گے۔

ثُمَّ ادْخُلُوا عَلَيَّ زُمْرَةً زُمْرَةً فَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

پھر تم لوگ میرے پاس جماعت در جماعت آنا اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے جانا (یہی درود و سلام میری نماز جنازہ ہو گی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ موت اللہ کے سوا ہر ایک کو آئے گی۔ اللہ فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الخ سورہ آل عمران آیت ۱۴۴

(ترجمہ گزر چکا)

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ سورہ زمر آیت ۳۰

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔ سورہ قصص آیت ۸۸

ترجمہ: اللہ کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

سورہ الرحمان آیت ۲۷

ترجمہ: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے رب کی ذات جلال اور بزرگی والی)

اس کے بعد ابو بکر صدیق نے فرمایا اللہ نے نبی علیہ السلام کو ہمارے درمیان اب تک موجود رکھا۔ آپ نے اللہ کا دین قائم کیا اس کی حکومت غالب کی اس کی رسالت پہنچائی اور اس کے دشمنوں سے جہاد کیا تب اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اور تمہیں سیدھے راہ چلا دیا۔ تو کوئی شخص اس وقت ہی عذاب میں گرفتار ہو گا جب اسے ہدایت مل جائے گی نور آجائے گا۔ اور اس کے باوجود وہ صراط مستقیم پر نہیں چلے گا۔ لہذا جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے تو وہ زندہ ہے اور کبھی فوت نہ ہو گا۔ اور جس کا رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے وہ تو جان لے کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے۔ اے لوگو! حق قبول کرو۔ اپنے دین پر مضبوط ہو جاؤ اور رب تعالیٰ پر توکل رکھو! کیونکہ اس کا دین قائم اور اس کا کلمہ باقی ہے اللہ اپنے دین کا مددگار اور مسلمانوں کا نگہدار ہے۔ اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو نور اور شفا ہے۔ اسی کتاب سے نبی علیہ السلام کو علوم ملے اس میں حلال و حرام کا بیان ہے اور سن لو! ہمیں حملہ آوروں کی پرواہ نہیں۔ ہماری تلواریں نیام سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باہر ہیں۔ لہرا رہی ہیں جس نے ہماری مخالفت کی ہم اس سے آج بھی ویسے ہی جہاد کریں گے جیسے نبی علیہ السلام کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے۔ تو کوئی شخص اپنی جان کو ہلاکت کی دعوت نہ دے۔ یہ کہہ کر آپ لوٹ گئے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور غریب قرار دیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۴

نبی علیہ السلام کے وصال کے وقت آپکی غیر موجودگی نبی علیہ السلام کے حکم سے تھی

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو بیمار دیکھا تو میری طبیعت خراب ہو گئی اور میں نے اپنا سر باندھ لیا۔ نبی علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے کہا ہائے سر آپ نے فرمایا مجھے کہنا چاہیے ہائے سر، اس کے بعد آپ نے تمام ازواج مطہرات کو پیغام بھیج کر اجازت لی۔ کہ میں دوران مرض (ام المومنین سیدہ) عائشہ کے گھر رہنا چاہتا ہوں لے تو سب نے اجازت دے دی سیدہ فرماتی ہیں۔ تو میں نے چند روز آپ

لے معلوم ہوا نبی علیہ السلام تمام ازواج مطہرات میں سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت تھی اس لیے آپ چاہتے تھے کہ میرے آخری ایام انہی کے پاس گزریں اور ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۲ صفحہ ۱۱ پر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ میمونہ رض کے گھر بیمار ہوئے اور بار بار فرماتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تیمارداری کی۔ ایک دن ابوبکر صدیق آئے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ کی صحت اچھی لگتی ہے۔ کیا مجھے گھر جانے کی اجازت ہے؟ نبی علیہ السلام نے اجازت دے دی۔

سیدہ فرماتی ہیں میں نے آپ کو اپنے سینے کے سہارے بٹھا رکھا تھا۔ آپ نے یوں دیکھا جیسے کوئی شخص آپ کے گھر والوں سے کچھ مانگ رہا ہے۔ پھر میری طرف دیکھا اور میرے سینے سے نیچے ڈھلک گئے میں نے آپ کو لٹا کر اوپر چادر ڈال دی اور سمجھی کہ آپ کو غشی آئی ہے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق گھوڑے پر سوار سیدھے مکان میں آپہنچے اور فرمایا بیٹی آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا مجھے کچھ خبر نہیں، بس میں نے آپ کو سینے کے سہارے بٹھا رکھا تھا اور آپ نیچے ڈھلک گئے ہیں نہیں جانتی کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے یا غشی آئی ہے۔

اسے حافظ حمزہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نبی علیہ السلام کی رحلت کے بعد آئے اور آپ کی کنپٹیوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا۔ اوہ ...... میرے نبی، اوہ ...... میرے خلیل، اوہ ...... پاکباز نبی۔

اسے ابن عرفہ عبدی نے روایت کیا ہے۔

این انا غدًا میں کل کہاں ہونگا۔ تمام ازواج سمجھ گئیں کہ آپ ان ایام میں سیدہ عائشہ رض کے گھر رہنا چاہتے ہیں تو سب نے اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ اس بے پناہ باہمی محبت کے باوجود آج کوئی شخص سیدہ عائشہ رض کے متعلق نازیبا الفاظ کہے تو مقام افسوس ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

جیسے ہجرت والی احادیث بتلاتی ہیں کہ آپ نے خاموشی سے آکر نبی علیہ السلام کی پیشانی چومی تھی اور منہ سے کچھ نہ کہا تھا اور زیر بحث حدیث میں اس کا برعکس ہے۔ مگر دونوں میں کوئی تعارض نہیں (اس لیے کہ یہ واقعہ گھر میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ جہاں دیگر صحابہ نہ تھے اور زیر بحث حدیث ام المومنین سیدہ عائشہ سے مروی ہے جو گھر میں تھیں اس لیے انکا بیان زیادہ معتبر ہے اور سابق الذکر احادیث کے راوی صحابہ کو شاید حسن صورتحال کی اطلاع نہیں ہو سکی۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۵

وصال نبی کریم کے بعد قبائل عرب کے مرتد ہونے پر آپکی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی

میں زکوٰۃ کی ایک رسی کے لیے بھی جہاد کروں گا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث :

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو ابو بکر خلیفہ بنے اور بعض عرب لوگ مرتد ہو گئے۔ ایسے میں عمر فاروق نے ابو بکر سے کہا تم ان لوگوں سے جہاد کیسے کرو گے (جو کلمہ پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے) کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے، مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جب تک وہ یہ کہہ دیں جس نے یہ کہہ لیا۔ اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا سوائے حق اور حساب کے۔ ابو بکر نے فرمایا۔ قسم بخدا میں زکوٰۃ اور نماز کے درمیان فرق کرنیوالوں سے ضرور جہاد کرونگا۔ کیونکہ زکوٰۃ اللہ کا حق ہے۔

واللہ لو منعونی عقالاً کانوا یؤدونھا الی رسول اللہ صلی اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا۔

اقسم بخدا اگر وہ ایک رسی بھی روک لیں گے جو وہ نبی علیہ السلام کو ادا کرتے تھے تو میں اس پر ان سے جہاد کرونگا۔)

عمر فاروق کہتے ہیں مجھے یوں لگا جیسے اللہ نے ابو بکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور وہ سچ کہتے ہیں۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔۔

آپ ہی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو کچھ عرب مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے ابو بکر صدیق نے فرمایا اگر ایک رسی بھی روک لیں گے تو میں لڑائی کرونگا۔ میں نے کہا اے خلیفہ رسول لوگوں سے نرم برتاؤ کریں، فرمایا تم جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں ہمت کھو گئے ہو! وحی ختم اور دین مکمل ہے، تو کیا میرے ہوتے ہوئے دین کم ہو جائیگا۔

اسے نسائی نے ان الفاظ میں اور صحیحین نے اس کا معنیٰ روایت کیا ہے اور واقعہ ہجرت میں یہ حدیث بالتفصیل گزر چکی ہے۔

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ زکوٰۃ دینے سے رک گئے۔ ابو بکر صدیق نے صحابہ کرام کو مشورہ کے لیے جمع کیا۔ تو ان میں اختلاف بپا ہوا۔ آپ نے حضرت علی مرتضیٰ سے رائے لی اور کہا ابو الحسن! آپ کی رائے کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا۔ اگر تم ایک ادنیٰ چیز بھی چھوڑ دیں گے جو نبی علیہ السلام وصول کرتے تھے تو سنتِ نبی علیہ السلام کی مخالفت ہو گی۔ ابو بکرؓ نے کہا اگر آپکی یہ ہے تو میں ہر قیمت پر ان سے جہاد کروں گا۔ اگرچہ ایک رسی کا انکار کریں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ابنِ سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

حدیث

ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا تو دیکھا کہ ایک جگہ لوگ اکٹھے تھے اور ایک شخص دوسرے کا سر چوم رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا میں تم پر فدا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے تو ہم تباہ ہو جاتے۔ میں نے پوچھا یہ کون بوسے رہا ہے اور کس کا لے رہا ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ عمرؓ ہیں جو ابو بکرؓ کا بوسہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جہاد کیا ہے اور اب وہ ذلیل ہو کر خود زکوٰۃ لائے ہیں۔

اسے صاحب "صفوہ" نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اولاً ہم نے ابو بکر صدیق کے مذکورہ اعلان کو ناپسند کیا مگر بعد میں ہم آپ کی اصابت رائے پر آفرین کہہ اٹھے۔ اور حقیقت ہے کہ اگر ابو بکر یہ کام نہ کرتے تو تا قیامت ترک زکوٰۃ کے بارہ میں منکر ہو جاتے۔

اسے قلعی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب لوگ مرتد ہو گئے۔ تو ابو بکر صدیق خود گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار لہراتے ہوئے نکل آئے (کہ میں خود جہاد پر جاؤں گا۔) علی مرتضیٰ آئے اور آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا اے خلیفۂ رسول! میں تمہیں آج وہی بات کہوں گا جو میدان احد میں آپ کو نبی علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ تلوار نیام میں لاؤ ہمیں اپنی جان کے خطرے سے نڈر اور اور مدینہ کو واپس لوٹ چلو۔ اگر آپ شہید ہو گئے تو ہمارا سارا انتظام بگڑ کے رہ جائے گا، تو ابو بکر لوٹ آئے۔

اسے قلعی ابن سمان فضائلی اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لشکر اسامہ ضرور روانہ ہوگا، خواہ اس کے بعد مجھے درندے ہی اٹھا لے جائیں

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر ابوبکر صدیق خلیفۂ رسول نہ بنتے تو اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔ آپ نے بار بار یہی لفظ دہرایا۔ کسی نے کہا ابوہریرہ! بس کرو! آپ نے فرمایا نبی علیہ السلام نے اسامہ بن زید کا لشکر سات سو مجاہدین کی تعداد میں شام کو روانہ فرمایا۔ ابھی وہ ذی خشب میں تھے کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوگیا اور مدینے کے آس پاس قبائل مرتد ہونے لگے۔ اس وقت صحابہ کرام ابوبکر کے گرد اکٹھے ہوگئے اور کہا ابوبکر! یہ لشکر اسامہ واپس بلا لیں، کیونکہ عرب قبائل مرتد ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، قسم بخدا جو وحدہ لاشریک ہے۔ اگر کتے نبی علیہ السلام کی ازواج کو (معاذ اللہ) اٹھائے جائیں تو بھی میں نبی علیہ السلام کا بھیجا ہوا لشکر واپس نہ لٹاؤں گا۔ اور نہ وہ جھنڈا اتاروں گا جو آپ کھڑا کر گئے ہیں۔

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر مجھے علم ہو کہ درندے مجھے پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹ لے جائیں تو بھی نبی علیہ السلام کا فرستادہ لشکر واپس نہ کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت اسامہ سے فرمایا۔ ادھر کو چل پڑھو جدھر نبی علیہ السلام نے آپ کو بھیجا ہے [1]

---

[1] کچھ شیعہ کہتے ہیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق نے لشکر اسامہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور عمداً پیچھے رہ گئے تھے تاکہ خلافت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں حالانکہ یہ الزام سراسر حماقت اور جہالت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

عمر فاروق نے عرض کیا اے خلیفہ رسول! بعض عرب لوگ دوبارہ اپنے دین پر

ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ۸ھ میں ملک شام کے قریب ہونے والی جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ۱۱ھ ماہ صفر کے آخر میں یعنی اپنے وصال سے چند ایام پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کی شہادت کا بدلہ لینے کے لیے روم کی طرف حضرت زید کے بیٹے اسامہ کی سرپرستی میں لشکر روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق و دیگر جلیل صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے لشکر میں شرکت کی تیاری کر لی۔ بلکہ شیعوں کا شیخ الکل علامہ طبرسی اپنی کتاب الاحتجاج میں لکھتا ہے۔

وکان اول من سارع الیہ ابو بکر وعمر وابوعبیدۃ بن الجراح،

یعنی لشکر اسامہ میں شرکت کے لیے سب سے زیادہ تیزی ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم نے دکھلائی۔ دیکھیے احتجاج جلد ۱ صفحہ ۴۲،

ابھی یہ لشکر روانہ نہ ہوا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم فرمایا جیسا کہ شیعوں کی معتبر کتاب درہ نجفیہ شرح نہج البلاغہ صفحہ ۲۲۵ میں ہے کہ:

فلما اشتد بہ المرض امر ابابکر ان یصلی بالناس

یعنی جب آپ کا مرض سخت ہو گیا تو آپ نے ابوبکر صدیق کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔

بہرحال آپ کی علالت کے پیش نظر یہ لشکر مدینہ طیبہ سے باہر ٹھہرا رہا۔ جونہی آپ کا وصال ہوا لشکر مدینہ طیبہ میں واپس داخل ہوا، اور آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ پھر جب ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فوری طور پر سب سے پہلا حکم یہ صادر کیا کہ لشکر اسامہ روانہ کر دیا جائے حضرت اسامہ مدینہ طیبہ سے باہر لشکر کو اکٹھا کرنے لگے۔ ایسے میں بعض خبریں موصول ہونا شروع ہوئیں کہ حوالی مدینہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

چلے گئے ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ ادھر آپ لشکر اسامہ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ جس میں عرب کی جماعت اور بڑے بڑے شاہ سوار ہیں اگر یہ آپ کے پاس مدینہ منورہ میں رہیں تو عرب مرتدین پر آپ کو غلبہ رہے گا۔ ابوبکر صدیق نے جواب دیا۔ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ درندے مجھے مدینہ میں آ کر کھا جائیں گے تو بھی میں نبی علیہ السلام کے فرستادہ لشکر کو کبھی روک نہیں سکتا خود نبی علیہ السلام فرما گئے ہیں کہ "لشکر اسامہ کو جانے دو، ہمیں وہی کچھ حاصل ہو گا جو اللہ نے ہمارے لیے رکھا ہے"۔

آپ نے اسامہؓ کو روانہ کر دیا تو وہ جدھر بھی انہیں دیکھ کر مرتد ہونے والے یا ارادہ رکھنے والے قبائل سے کہتے، اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو یہ کبھی اپنا مرکز (مدینہ) چھوڑ کر باہر نہ نکلتے ضرور انا مزید لشکر مرکز میں ہوگا۔ لہذا اس لشکر کو رومیوں کے پاس جانے دیا جائے اگر یہ ان پر غالب ہو گئے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے تو اللہ کی مدد سے لشکر اسامہ روم پر غالب رہا اور سالم و غانم لوٹا جسے دیکھ کر کئی قبائل راہ راست پر آ گئے۔

میں بعض عرب قبائل مرتد ہو گئے ہیں اور مدینہ طیبہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں صحابہ نے ان حالات میں حضرت ابوبکر صدیق کو بڑا زور دے کر کہا کہ لشکر کو روک لیں، تاکہ مرکز اسلام جہاں خلیفۂ وقت موجود ہے محفوظ رہ سکے۔ آپ نے جو جواب دیا۔ مرزا تقی کی زبانی سنیئے کہ ابوبکر گفت من فرمان پیغمبر دیگر گون نکنم و خداوند خود را حافظ خویش دانم۔

یعنی آپ نے فرمایا میں حکم نبیؐ کو بدل نہیں سکتا۔ اور خدائے رحمان و رحیم کو اپنا محافظ سمجھتا ہوں۔

ناسخ التواریخ حالات خلفاء جلد ملا ص ۱۸۷، آخر کار یہ لشکر روانہ ہو گیا۔ اور سالم و غانم واپس لوٹا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ابن عبیدہ نے کتاب الاحداث میں ابوالحسن علی بن قرشی نے کتاب الردۃ و الفتوح میں فضائلی اور ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

حدیث

ابوالحسن علی بن محمد قرشی کہتے ہیں ابوبکرؓ اسامہ بن زید کو مدینہ منورہ سے باہر رخصت کرنے آئے اور کہا اللہ کا نام لے کر ادھر چل پڑھو جدھر نبی علیہ السلام نے آپ کو روانہ کیا ہے اور مت کہیں سستی کرو۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو عمر فاروق کو میں مدینہ میں ساتھ رکھ لوں کیونکہ میں ان کی رائے سے مدد لینا چاہتا ہوں اسامہؓ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد اسامہ نبی علیہ السلام کے حکم کے مطابق روانہ ہو گئے۔

حدیث:

ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسلم میں کچھ لوگ مرتد ہوئے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو وہاں بھیجا۔ انہوں نے وہاں کے مرتدین کو ایک باڑہ میں اکٹھا کیا اور انہیں باڑہ سمیت آگ سے جلوا دیا۔ یہ بات عمر فاروق کو پہنچی انہوں نے ابوبکر صدیق تک پہنچائی اور کہا ایسے شخص کو ہٹا دو جو اللہ تعالیٰ جیسا (آگ سے) عذاب دیتا ہے۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا، میں اس تلوار کو (خالد بن ولید کو) نیام میں نہیں ڈال سکتا جسے اللہ نے ظاہر کیا ہے۔ جب تک اللہ اسے واپس نہ کرے اس کے بعد خالد بن ولیدؓ کو آپ نے مسیلمہ کذاب کی طرف روانہ فرما دیا۔

اسے ابومعاویہ نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۶

بوقتِ وفات آپ کی دل جمعی اور مستقل مزاجی

حدیث ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو میں نے چاہا ان سے حضرت طلحہ بن عبیدہ (کی خلافت) کے متعلق کچھ بات کروں، میں ان کے پاس آئی۔ میں نے دیکھا کہ ان پر نزع کا عالم طاری ہے۔ میں نے (اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے) کہا جب ایک روز مجھ پر بھی نزع کا عالم طاری ہوگا الخ یہ کہتے ہوئے سیدہ رضی اللہ عنہا گلوگیر ہوگئیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منه تحید۔ سورہ قٓ آیت ۱۹

ترجمہ: موت کی سختی سچ ثابت ہوئی اسی سے تم بھاگتے ہو۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۷

آپ کی حدیث فہمی اور سب سے بڑھ کر علوم دینیہ سے واقفیت

حضور کی بات صرف صدیق نے سمجھی اور وہ رونے لگے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (اپنے وصال کے قریب)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ السلام برمنبر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے دنیا میں رہنے یا جنت ونعمت میں چلے آنے کا اختیار دیا ہے، مگر بندے نے اللہ کے ہاں موجود نعمتیں پسند کی ہیں۔ ابوبکر رو پڑے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان کیونکہ جس بندے کو اختیار دیا گیا خود نبی علیہ السلام تھے جسے ابوبکر کے سوا کوئی اور شخص نہ جان سکا۔[1]

اسے بخاری، مسلم، احمد بن حنبل اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔ اور بخاری میں یہ بھی ہے کہ جب ابوبکر رو پڑے تو ہم نے (صحابہ نے) تعجب کیا کہ نبی علیہ السلام تو نہ جانے کس بندے کی بات فرما رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے مراد خود آپ تھے۔ جسے ابوبکر ہی نے سمجھا۔

حدیث:

ابو معلی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے اختیار دیا کہ چاہے تو دنیا میں ہمیشہ رہے، کھائے، پیے اور چاہے تو اپنے رب سے آملے، تو اس شخص نے اللہ سے ملنا پسند کیا۔ یہ سن کر ابوبکرؓ رو پڑے صحابہ (تعجب سے) بولے یہ بوڑھا عجیب ہے، نبی علیہ السلام کسی شخص کے بارہ میں فرما رہے ہیں اور یہ رو رہا ہے، مگر حقیقت ہے کہ ابوبکر کے سوا کوئی شخص آپ

---

[1] یہ حدیث اپنے تمام الفاظ کے ساتھ فارسی عبارت میں ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد ۲ ص ۱۲۱ پر موجود ہے بلکہ ساتھ یہ بھی ہے کہ ابوبکر صدیق کی اس سخن فہمی اور گریہ زاری کو دیکھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان من امن الناس علیّ فی صحبتہ المالہ "کہ جس آدمی کے مال اور صحبت نے مجھ سے زیادہ فائدہ پہنچایا ابوبکر ہیں" جیسا کہ یہ الفاظ ہم پیچھے حدیث ۲/۱۱ کے تحت نقل کر آئے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا مقصد نہ سمجھ سکا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اپنے ماں باپ قربان کرتے ہیں۔

اسے ترمذی اور حافظ دمشقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ایام مرض وصال میں درد کی وجہ سے سر باندھے مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ اس وقت میں اپنے حوض اکوثر پر کھڑا ہوں۔ (کیونکہ آپ کا ارشاد ہے جہاں میرا منبر ہے یہی روز قیامت حوض کوثر ہوگا) پھر فرمایا ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی مگر اس نے آخرت پسند کی۔ یہ بات ابوبکر کے سوا کوئی نہ سمجھ پایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ آپ پر میرے والدین قربان! ہم آپ پر اپنے مال، جانیں اور اولاد قربان کرتے ہیں۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام منبر سے نیچے اتر آئے پھر کسی نے آپ کو منبر پر نہ دیکھا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کئی بار حاضر ہوا اور نبی علیہ السلام اور ابوبکر کو علم توحید میں محو گفتگو پایا۔ میں بڑی دیر دونوں کے درمیان عجمی شخص کی مانند بیٹھا رہا اور نہ جان سکا کہ دونوں کیا کہہ رہے ہیں۔

اسے ملا نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

http://t.me/tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۸

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنا پس خوردہ دودھ صدیق اکبر کو دیا۔

حدیث:

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا۔ مجھے دودھ سے بھرا کٹورا پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے اتنا پیا کہ پیٹ بھر گیا اور تمام رگوں میں دودھ دوڑنے لگا، جو بچ رہا میں نے ابو بکر کو دے دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے مراد علم ہوگا جو اللہ نے آپ کو دیا۔ اور آپ نے اپنا بچا ہوا ابو بکر کو دیدیا۔ آپ نے فرمایا تم درست سمجھے ہو اسے ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۹

آپ کے علم انساب عرب پر نبی علیہ السلام کی شہادت قبائل وانساب عرب کے متعلق ایک عرب نوجوان کا صدیق اکبر سے پر لطف مکالمہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا جلدی نہ کرو۔ ابو بکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے تمام انساب کو خوب جانتا ہے (کہ کون سا قبیلہ کس قبیلہ سے نکلا ہے اور کس کا نسب کس سے ملتا ہے) وہ تمہیں میرے نسب پر کیے گئے جملہ اعتراضات کا حل بتلائیے گا۔ اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا جب اللہ نے نبی علیہ السلام کو قبائل عرب کے پاس پہنچ کر انہیں اپنی رسالت کے پیش کرنے کا حکم دیا تو آپ مجھے اور ابو بکر صدیق کو ساتھ لے کر نکلے اور مختلف مجالس عرب کا دورہ کیا جہاں عربی لوگ ایام حج میں اپنے اپنے خیموں کے اندر بیٹھ کر سیاسی امور پر اظہار خیالات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کرتے تھے) ایک جگہ ہم پہنچے۔ ابوبکر صدیق آگے بڑھے اور وہ ہمیشہ نیکی میں آگے ہی رہنے والے تھے اور وہ علم انساب میں ماہر بھی تھے۔ آپ نے اہل مجلس کو سلام کہا اور ان سے پوچھا کہ تم لوگ کونسی قوم ہو؟ وہ بولے بنی ربیعہ سے۔ آپ نے فرمایا بنی ربیعہ کے کس قبیلہ سے۔ بنی ربیعہ میں کہیں نزدیک سے جا ملتے ہو یا دور سے؟ وہ کہنے لگے ہم ذہل اکبر کی اولاد ہیں[1] ابوبکر صدیق نے پوچھا (اگر تم واقعی ذہل اکبر سے ہو تو) عوف تمہی میں سے ہے جس کے بارہ میں مثل مشہور ہے کہ عوف کے صحراؤں میں گرمی نہیں۔ قوم نے کہا ایسا عوف ہم میں سے نہیں۔ آپ نے پوچھا جساس بن مرہ لڑائی کا دلدادہ اور پڑوسی کا دشمن تمہی میں سے ہے؟ وہ بولے نہیں، آپ نے پوچھا بادشاہوں کی جانیں لینے اور انہیں قتل کرنیوالا حوفزان تم میں سے ہے؟ وہ بولے نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دستار باندھنے والا مزدلف تمہارا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے کہا بنی کندہ کے بادشاہوں کے ننہیال تمہی میں سے ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ آپ نے پوچھا تم شاہان بنی لخم کے سسرال ہو؟ بولے نہیں۔ تو ابوبکر صدیق نے (فیصلہ کن لہجے میں) کہا پھر تم ذہل اکبر کی اولاد ہرگز نہیں ہو سکتے۔ تو یہ سن کر بنی شیبان میں سے دغفل نامی ایک نوخیز جوان جس کی داڑھی ابھی پھوٹ رہی تھی۔ بولا اور اس نے ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہو کر یہ شعر پڑھا۔

اِنَّ عَلٰی سَآئِلِنَا اَنْ نَّسْئَلَهٗ وَالعِبْأُ لَا تَعْرِفُهُ اَوْ تَحْمِلَهٗ

ترجمہ: ہمیں اپنے سائل سے پوچھنے کا حق ہے، گٹھڑی کو یا تو پہچانو ہی نہیں یا اسے اٹھا لو۔

---

[1] ذہل اکبر اور اصغر کو نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

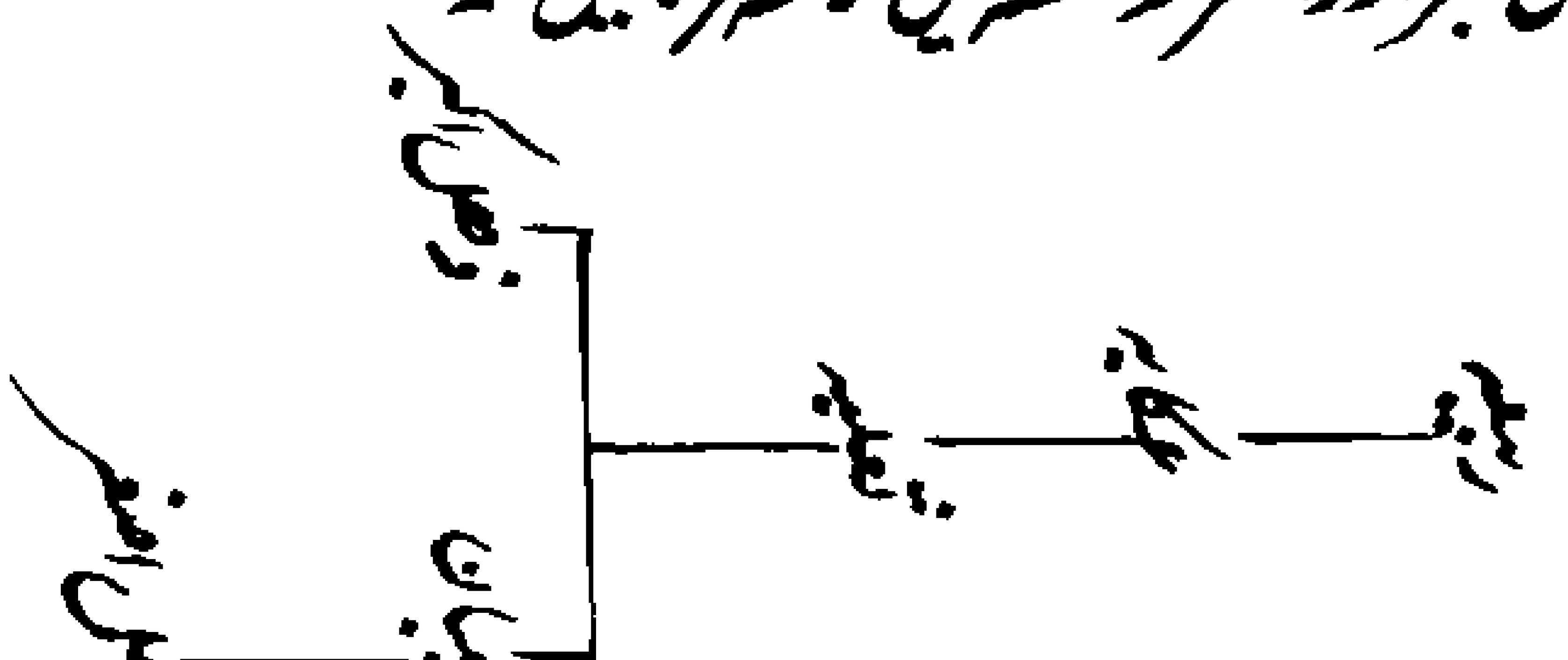

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے شخص! (یعنی اے ابوبکر!) تم نے سوال کیا تو ہم نے کچھ چھپائے بغیر سب کچھ بیان کر دیا۔ اب بتاؤ تم کون ہو!۔

ابوبکر! میں قریش سے ہوں اور مجھے ابوبکر کہتے ہیں۔

نوجوان! بہت خوب۔ بہت خوب: تم تو شرافت و امارت والے ٹھہرے مگر قریش کے کس قبیلہ سے ہو!

ابوبکر! تیم بن مرۃ کی اولاد سے۔

نوجوان! قسم بخدا تمہاری نسب بہت اچھی ہے مگر کیا قصی تمہی میں سے ہے! جس نے فہری قبائل اکٹھے کیے اور وہ قریش کی ایک بڑی جماعت کا سردار تھا۔

ابوبکر! نہیں۔

نوجوان! ہاشم تم سے تھا جس کے بارہ میں شاعر کہتا ہے۔

عَمْرُو الْعُلَا هَشَمَ الثَّرِيْدَ لِقَوْمِهٖ ۔ وَرِجَالُ مَكَّةَ مُسْنِتُوْنَ عِجَافُ

ترجمہ: بلند بخت عمرو جس نے اپنی قوم کے لیے ترید (کھانا) مہیا کیا جبکہ مکہ والے قحط سے دبے ہو گئے تھے۔

ابوبکر! نہیں۔ ہاشم ہم میں سے نہیں،

نوجوان! شیبۃ الحمد[1] عبدالمطلب آسمان کے پرندوں کو دانہ ڈالنے والا اندھیری رات میں چمکتے چہرے والا تم ہی میں سے ہو گا۔

ابوبکر! نہیں۔

---

[1] حضرت عبدالمطلب کو شیبۃ الحمد اس لیے کہتے ہیں کہ شیبہ بوڑھے کو کہتے ہیں اور آپ کے سر میں ولادت کے وقت سفید بال تھے اور چونکہ کثیر المحامد تھے لوگ اکثر ہر معاملہ میں آپ کی تعریف کرتے تھے اس لیے آپ شیبۃ الحمد مشہور ہو گئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نوجوان ! تم حاجبینِ کعبہ سے ہو ؟

ابو بکر ! نہیں ۔

نوجوان ! حاجیوں کو (دودھ اور ستو) پلانے والے قبیلہ سے ہو ؟

ابو بکر ! نہیں ۔

نوجوان ! اہل ندوہ سے ہو ؟

ابو بکر ! نہیں ۔

نوجوان ! اہل وفادہ سے ہو ؟

ابو بکر ! نہیں ۔

یہ کہہ کر ابو بکر صدیق نے اونٹنی کی لگام کھینچ لی (اور چلنے لگے) غلام کہنے لگا اگر تم کچھ دیر ٹھہرتے تو میں بتلا دیتا تم کس قریش قبیلہ سے ہو ۔ نبی علیہ السلام یہ سن کر مسکرا دیئے ۔ حضرت علی کہتے ہیں ۔ میں نے ابو بکر صدیق سے کہا ، اس بدو نوجوان سے بڑی تبلیغ گفتگو کرنا پڑی ہے آپ کو ۔ ابو بکر نے جواب دیا ۔ ابو الحسن بیٹھو ۔ ہر غالب آنے والے پر دوسرا غالب آنے والا موجود ہے اور گفتگو ہی سے مصائب ٹوٹا کرتے اور بنا کرتے ہیں ۔

حضرت علی کہتے ہیں پھر ہم ایک اور مجلس میں گئے وہ باوقار لوگ تھے ۔ تو ابو بکر آگے بڑھے اور انہیں سلام کہا اور پوچھا کہ کونسی قوم ہیں آپ لوگ ؟ وہ بولے شیبان بن ثعلبہ کی اولاد سے ۔ ابو بکر صدیق نے نبی علیہ السلام کی طرف دیکھ کر کہا آپ پر میرے والدین قربان ! یہ لوگوں کے سردار ہیں ۔ وہاں مجلس میں مفروق بن عمرو ، معانی بن قبیصہ ، مثنی بن حارثہ اور نعمان بن شریک بھی تھے ۔ اور مفروق حسن و جمال اور گفتگو میں ان پر غالب تھا سر کے لمبے بال پشت پر لٹک رہے تھے ۔ وہ ابو بکر صدیق کے قریب بیٹھا تھا تو ابو بکر رض نے پوچھا تمہاری تعداد ؟ مفروق بولا ۔ ہم ہزار سے زائد ہیں اور اتنی تعداد کبھی مغلوب نہیں ہوتی ۔ آپ نے پوچھا ۔ دفاع کیسے کرتے ہو ؟ تو وہ بولا ۔ ہماری کوشش ہی ہوتی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور ہر قوم کی ایک حد ہوتی ہے۔ آپ نے پوچھا۔ دشمنوں سے تمہاری لڑائی بھی ہوتی ہے؟ کہنے لگا جب ہمارا مقابلہ ہوتا ہے تو ہم سے بڑھ کر کوئی غضب آلود شخص دیکھا نہیں جا سکتا۔ ہم گھوڑوں کو اولاد پر اور اسلحہ اندوزی کو عیش و عشرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور مدد اللہ کی طرف سے ہوتی ہے جو کبھی ہمیں فتح دلاتی ہے اور کبھی ہمارے دشمنوں کو۔ (پھر وہ ابوبکر کو مخاطب کر کے خود ہی بولا) شاید آپ قریش سے ہیں۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا یہ اللہ کے رسول ہیں۔ جن کے بارہ میں آپ لوگ جان چکے ہونگے۔ وہ کہنے لگا ہاں ہمیں اطلاعات کو مل رہی ہیں۔ تو اے قریش کے بھائی آپ لوگوں کو کس بات کی دعوت دیتے ہیں۔ نبی علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اس امر کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ میری مدد کرو۔ کیونکہ قریش نے اللہ کی مرضی کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے رسول کو جھٹلایا اور حق کی بجائے باطل اختیار کیا ہے اور اللہ بے نیاز و صاحب ستائش ہے مفروق بن عمرو بولا۔ اس کے علاوہ آپ کی دعوت کس بات کے لیے ہے؟ ویسے آپ کی کلام کتنی عمدہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا سورہ انعام آیت ۱۵۲

ترجمہ: "اے نبی علیہ السلام آپ فرما دیں کہ آؤ میں تمہیں رب کی طرف سے حرام کردہ باتیں بتلا دوں یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کیا کرو"

مفروق بولا اس کے علاوہ آپ کی دعوت کیا ہے۔ نبی علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

سورہ نحل آیت ۹۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں انصاف، نیکی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی گناہ اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ یاد کرو۔

مفروق کہنے لگا قسم بخدا آپ نے بہترین اخلاق اور راز حد عمدہ اعمال کی دعوت دی ہے بلکہ آپ کو جھٹلانے اور مخالفت کرنے والی قوم نے صرف بہتان باندھا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مفروق نے چاہا کہ ہانی بن قبیصہ بھی کچھ کہے۔ تو وہ کہنے لگا یہ ہانی بن قبیصہ ہمارے شیخ اور صاحب دین ہیں۔ ہانی کہنے لگا۔ اے قریش کے بھائی! ہم نے آپ کی گفتگو سن لی ہے ہمیں تو یہی کرنا چاہیے کہ سابقہ دین کو چھوڑ کر آپ کی اتباع کریں اور ایسی مجلس آپ کو دیں جس کے کنارے نہیں ہیں۔ نہ ہم ایسا کرنے میں سوئے رائے اور نا عاقبت اندیشی کا احتمال بھی ہے۔ کیونکہ جلدی میں کیے جانے والے فیصلے غلط روی کا سبب بن جاتے ہیں۔ جب کہ ہمارے پیچھے ایک قوم ہے جس کی مرضی کے خلاف ہم کوئی عہد نہیں کر سکتے، لہذا آپ بھی تشریف لے جائیں، آپ بھی سوچیں اور ہم بھی فکر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس نے مثنیٰ بن حارثہ کو بولنے کا موقعہ دیا اور کہا یہ مثنیٰ ہمارے بزرگ اور سالار جنگ ہیں۔ تو مثنیٰ کہنے لگا۔ اے قریشی صاحب! ہم نے آپ کی بات سن لی اور جواب وہی ہانی والا ہے۔ کیونکہ ہم دو نہروں کے درمیان پھنسے ہیں۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا کیا مطلب؟ کہنے لگا ایک طرف کسریٰ کی نہریں ہیں، اور دوسری طرف عرب کے پانی۔ اگر ہم کسریٰ کی نہریں (دجلہ و فرات) عبور کریں (یعنی آپ کی اتباع کرکے کسریٰ کے خلاف اعلان جنگ کریں) تو وہ ہمارا یہ گناہ کبھی معاف نہیں کرے گا اور ہمارا اس سے معاہدہ امن ہے۔ جسے ہم توڑ نہیں سکتے اور اگر آپ عرب کے پانیوں (بحر قلزم بحر ابیض وغیرہ) کی بات کرتے ہیں تو ہمیں منظور ہے۔ (یعنی ہم رومی سلطنتوں سے ٹکرا سکتے ہیں، عجمی طاقتوں سے نہیں) نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نے بڑا اچھا جواب دیا ہے،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ صاف اور سچی بات کہی ہے ۔ مگر اللہ کے دین کا وہی مددگار ہو سکتا ہے جو مکمل طور پر اس میں داخل ہو۔ بتلاؤ تو! اگر کچھ عرصہ بعد (اسلام) ان رومی اور عجمی سلطنتوں پر غالب آجائے اور (وہ علاقے تمہارے قبضہ میں آجائیں تو کیا تم داخل اسلام ہو گے! نعمان کہنے لگا۔ قسم بخدا پھر ہم آپ کے ہونگے ۔ اس پر نبی علیہ السلام نے آیت تلاوت فرمائی۔

انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ

وسراجا منیرا سورہ احزاب آیت نمبر ۴۵

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو ن دے کر بھیجا ہے اور آپ خوشخبری دینے والے ڈرانے والے بحکم خدا اللہ کی طرف بلانے والے اور چمکا دینے والے آفتاب ہیں۔

یہ کہہ کر نبی علیہ السلام ابوبکر کا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا جاہلیت کا اخلاق بھی بہت اچھا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کفار کے ہاتھوں کفار سے ہمارا دفاع کرے گا۔

علی المرتضےٰ فرماتے ہیں پھر ہم اوس وخزرج کی مجلس میں پہنچے اور اس وقت لوٹے جب انہوں نے نبی علیہ السلام کی بیعت کر لی ۔ علی مرتضیٰ فرماتے ہیں۔ اس سفر میں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے مکالمات اور علم الانساب کی گفتگو سے محظوظ ہوتے ہیں۔

تشریح

ممکن ہے کوئی جاہل سمجھے کہ ابوبکر صدیق مذکورہ حدیث کے مطابق ایک دیہاتی جوان سے گفتگو میں عاجز آ گئے تھے تو ایسا سمجھنا غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ نوجوان بد کلام تھا اپنی باری پر تو خود کو ذھل اکبر سے بتلانے لگا اور ابوبکر صدیق کے متعلق علم رکھنے کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود کہ یہ بنی تیم سے ہیں پھر بھی اسنے دانستہ طور پہ بے جوڑ سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ اگر ابو بکر چاہتے تو اس سے جھگڑا کر سکتے تھے کہ جب میں نے کہہ دیا ہے میں بنی تیم سے ہوں پھر تمہارے یہ سوالات تمہاری بے علمی کی دلیل ہیں مگر آپ نے جاہل اناڑی شخص سے لڑنا غیر مناسب سمجھا۔

خصوصیت ابی بکر صدیقؓ ۳

نبی علیہ السّلام کے سامنے آپ فتویٰ دیتے اور نبی علیہ السّلام مہر صدیق ثبت کرتے تھے

https://t.me/Tehqiqat

حدیث

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کافر قتل کیا اسے مقتول سے ملنے والا مال و اسلحہ دے دیا جائے گا۔ جب کہ وہ قتل پر گواہی لائے۔ تو میں نے (ابو قتادہ نے) ایک مشرک مارا تھا میں نے اٹھ کر (دور سے) کہا کوئی ہے میری گواہی دینے والا؟ (جب کوئی نہ بولا) تو میں بیٹھ گیا تبی علیہ السلام نے دوبارہ پھر یہی ارشاد فرمایا میں نے پھر اٹھ کر کہا کوئی میری گواہی دینے والا؟ میں پھر بیٹھا تو آپ نے تیسری بار یہی الفاظ دہرائے تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ! اس شخص کی گواہی میں دیتا ہوں۔ اور اس کے مقتول کا مال مسروبہ میرے پاس ہے آپ مجھے اس سے یہ مال بخشوا دیجئے۔ ابو بکر نے کہا نہیں قسم بخدا ہرگز نہیں۔ کیا میں کسی شیر دل مجاہد پہ یہ ظلم کر سکتا ہوں کہ اس کا مال غنیمت اس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے چھین کر تمہیں دے دوں ، نبی علیہ السلام نے فرمایا ۔ ابو بکر سچ کہتا ہے لہذا تم یہ مال ابو قتادہ کے حوالے کر دو ۔ چنانچہ میں نے (ابو قتادہ نے) یہ مال بیچ کر بنی سلمہ میں ایک باغ خرید لیا اور اسلام میں سب سے پہلا مال غنیمت مجھے ہی ملا ۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۔

تشریح :

بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں ابو بکر صدیق کا فتویٰ دینا اور اس پر قسم اٹھانا اور نبی علیہ السلام کا اس پر اظہار پسندیدگی اور مہر صدیق کی فراہمی صرف ابو بکر صدیق کی خصوصیت ہے ۔

یاد رہے نبی علیہ السلام کی حیات ظاہرہ میں چودہ (۱۴) صحابہ فتویٰ دیا کرتے تھے ۱۔ ابو بکر، ۲۔ عمر، ۳۔ عثمان، ۴۔ علی، ۵۔ عبد الرحمٰن بن عوف، ۶۔ ابن مسعود، ۷۔ عمار بن یاسر، ۸۔ ابی بن کعب، ۹۔ معاذ بن جبل، ۱۰۔ حذیفہ بن یمان، ۱۱۔ زید بن ثابت، ۱۲۔ ابو درداء، ۱۳۔ سلمان فارسی اور ۱۴۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کے بیٹے نے زنا کیا تو وہ کہتا ہے مجھے صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فتوای دیا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے مگر حقیقتاً یہ ان کا ذاتی فتویٰ نہیں ۔ نبی علیہ السلام سے سنی ہوئی بات تھی ۔ اپنے طور سے دربار رسالت میں نئی بات کہنا اور نبی علیہ السلام کی تصدیق کرنا صرف ابو بکر کی خصوصیت ہے ۔

حدیث :

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ابو طالب (نبی علیہ السلام کا چچا) مرض مدت میں مبتلا ہوا تو قریش نے کہا ابو طالب ! اپنے بھتیجے کو کہلا بھیجو جس جنت کا وہ ذکر کرتا ہے اس کی کوئی تمہیں بھیج دے جو تمہارے لیے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باعث شفا ہے۔ تو قریش کا فرستادہ آدمی آیا نبی علیہ السلام اور ابو بکر اکٹھے بیٹھے تھے۔ وہ کہنے لگا یا محمدؐ! آپ کا چچا کہتا ہے میں ضعیف العمر ناتواں اور بیمار ہوں اس لیے اپنی جنت کی کوئی چیز مجھے بھیجیں جو مجھے شفا دے۔ ابو بکرؓ نے کہا اللہ نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ تو وہ فرستادہ واپس ہو گیا۔ اور جا کر قریش کو ابو بکر کا جواب پہنچایا۔ جو انہیں ناگوار گزرا۔ ابو طالب نے دوبارہ پیغام بھجوا، اب کے بار ابو بکر والا جواب نبی علیہ السلام نے دیا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳۱

آپ نبی علیہ السلام کی موجودگی میں خواب کی تعبیر بیان کیا کرتے اور زبان نبوت اس کی تصدیق کیا کرتی

حدیث:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ احد سے نبی علیہ السلام کے پلٹنے پر ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض پرداز ہوا یا رسول! میں نے خواب میں ایک سایہ دار درخت دیکھا ہے جس سے شہد اور مکھن ٹپکتا ہے۔ اور لوگ اس پر ٹوٹے پڑے تھے کسی کے حصہ میں زیادہ آ رہا تھا۔ اور کسی کے کم۔ پھر میں نے دیکھا آسمان سے ایک رسی لٹک آئی آپ نے (یعنی نبی علیہ السلام نے) اسے پکڑ لیا اور اوپر چڑھ گئے۔ آپ کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد ایک اور شخص آیا اور یونہی چڑھ گیا پھر ایک اور نے چڑھنا چاہا تو رسی ٹوٹ گئی جسے اس نے جوڑا اور چڑھ گیا۔

ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مجھے تعبیر بیان کرنے کی اجازت ہے فرمایا کہو۔ وہ کہنے لگے کہ سایہ دار درخت اسلام ہے۔ مکھن اور شہد سے مراد قرآن اور اس کی تلاوت اور لطافت ہے۔ لوگ اس پر پل پڑے ہیں کسی کو زیادہ حصہ اسلام ملا ہے اور کسی کو کم۔ دوسرا آسمان سے لٹکی رسی سے مراد راہ حق ہے۔ آپ اس پر چلے تو بلندیوں کو پہنچ گئے۔ آپ کے بعد والے بھی کامیاب ہوئے اس کے بعد والوں کو کچھ پریشانی ہوئی مگر بالآخر کامیاب ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے درست کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ تم نے درست کہا ہے اور کچھ غلط ابو بکر نے عرض کیا مجھے قسم ہے کہ آپ ضرور میری غلطی بیان کریں گے۔ آپ نے فرمایا قسم نہ اٹھاؤ۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tahqiqat

حدیث: عمر بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ کالی بکریوں میں ہوں جن کے پیچھے سفید بکریاں چلی آئی ہیں اور وہ اتنی ہو گئیں کہ کالی گویا نظر سے اوجھل ہو گئیں ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ عرب ہیں جن میں آپ پیدا ہوئے پھر عجم ان سے آملے جو اتنے تھے کہ عرب نظر سے اوجھل ہونے لگے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتہ سحر نے بھی اس کی تعبیر یہی کی ہے۔

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ حاکم کے ہیں۔

حدیث:

عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ابن بدیل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مے اور فرمایا مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ تم قتل ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر ابو بکر نے تمہیں یہی بتلائی ہو۔ (اس نے کہا ہاں تو) آپ نے فرمایا اگر تمہاری خواب سچی ہے تو تم ضرور قتل ہو گے۔ تو وہ صفین میں قتل ہو گیا۔ اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے

حدیث: حضرت عطا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی علیہ السلام کے پاس آئی کہنے لگی میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میرے گھر کا شہتیر ٹوٹ گیا ہے۔ جبکہ عورت کا خاوند باہر گیا ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ (تیری تعبیر یہ ہے کہ تیرا شوہر لوٹ آئے گا۔ تو واقعی اس کا شوہر لوٹ آیا۔ (اور دوبارہ چلا گیا) وہ پھر آئی اور یہ خواب کہہ سنایا آپ نے پہلے والی تعبیر بیان فرمائی۔ وہ تیسری بار آئی اور نبی علیہ السلام کو نہ پایا تو اس نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے تعبیر پوچھ لی۔ انہوں نے کہا تیرا شوہر مر جائیگا۔ پھر وہ نبی علیہ السلام کے پاس آئی اور خواب بیان کی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے کسی اور سے پوچھ چکی ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو ویسے ہو گا جیسے اس نے کہا۔

حدیث

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ تین چاند اُن کے گھر میں گرے ہیں آپ نے ابو بکر صدیق پر یہ خواب پیش کی۔ انہوں نے فرمایا اگر یہ خواب سچی ہے تو تمہارے گھر روئے زمین کے انسانوں میں سے تین بہترین آدمی دفن ہونگے۔ جب نبی علیہ السلام کو بیتِ عائشہ صدیقہؓ میں سپرد خاک کیا گیا تو ابو بکر صدیق نے فرمایا یہ ان تین میں سے بہترین چاند ہیں [1]

---

[1] یاد رہے تعبیر بھی میراث انبیاء میں سے ہے حضرت یوسف ؑ کو یہ علم بطور معجزہ عطا فرمایا۔ کیا ابو بکر صدیقؓ کو اس علم میں کمال حاصل تھا۔ شیعہ کتب میں بھی اس کا پتہ ملتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ دونوں احادیث سعید بن منصور نے روایت کی ہیں

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳۲

آپ دربار نبوت میں مشورہ پیش کرتے اور نبی علیہ السلام قبول فرماتے تھے

حدیث

مسور بن مخرمہ رضؓ اور مروان بن حکم سے قصہ حدیبیہ کے ضمن میں مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے جاسوس نے آکر بتلایا کہ قریش نے اجتماع کر لیا ہے اور بیت اللہ میں آپ کو داخلہ کی اجازت نہ دینے پر تہیہ کر رکھا ہے۔ بصورت دیگر جنگ کی تیاری کی ہوئی ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ساتھیو! تمہارا مشورہ کیا ہے؟ کیا میں ان کفار کے عیال پر حملہ کردوں جنہوں نے ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہا ہے، اگر وہ ہمارے مقابلے میں آئے تو کوئی بات نہیں جس خدا نے ہمارے جاسوس کو ان سے محفوظ رکھا ہے وہ ہمیں بھی غالب کرے گا کم از کم انہیں اپنے عمل بد کی سزا تو ملے گی۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسی سے لڑنے نہیں بیت اللہ کا طواف کرنے آئے ہیں۔ اس

چنانچہ محاصرہ طائف کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ کے سامنے دودھ پیش کیا گیا مگر قبل ازیں کہ آپ اسے تناول فرماتے ایک مرغ نے آکر چونچ ماری اور دودھ گرا دیا (چوں ابوبکر در تعبیر خواب قوتے بکمال داشت صبحگاہ پیغمبر صورت خواب را با او باز نمود) چونکہ ابو بکر علم تعبیر میں کامل دسترس رکھتے تھے اس لیے آپ نے صبح ہوتے ہی ان سے اپنی خواب کہی انہوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس سال فتح طائف حاصل نہ ہو گی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے چنانچہ اسی طرح ہوا۔ ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد سوم ص ۱۲۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے آپ بیت اللہ چلیں۔ جو ہمیں روکے گا۔ ہم اس سے نمٹ لیں گے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اللہ کا نام لے کر چلو۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳۳

اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو آپ سے مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے

حدیث

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا، کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ ابو بکر سے مشورہ کیا کریں۔

اسے تمام نے فوائد میں اور ابو سعید نقاش نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۳۴

آپ مصالح اہل اسلام کے متعلق نبی علیہ السلام سے ہمیشہ محو گفتگو رہتے تھے

حدیث:۔

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ابو بکر کے ساتھ رات گئے تک مسلمانوں کے معاملات پر محو گفتگو رہتے تھے ایک دن حسب معمول ابو بکر صدیق آپ سے مصروف کلام رہے۔ میں بھی ساتھ تھا نبی علیہ السلام مسجد سے باہر تشریف لے چلے ہم بھی ساتھ ہو لیے ہم نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں مصروف نماز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے آپ اس کی تلاوت قرآن سننے کو کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ قرآن اسی تیزی سے پڑھے جیسے وہ اترا ہے تو وہ ابن ام عبد (صحابی) سے قرآن پڑھے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۳۵

آپ کا غلطی کرنا اللہ کو منظور ہی نہیں

حدیث

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ بات ناپسند رکھتا ہے کہ ابو بکر زمین پر کوئی غلطی کرے آپ ہی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھے یمن کی طرف بھیجنے سے قبل صحابہ سے مشورہ فرمایا جن میں ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی علی مرتضیٰ، طلحہ و زبیر اور سعد بن حضیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ابو بکر رضی نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ نے مشورہ طلب نہ کیا ہوتا تو ہم کبھی لب کشائی نہ کرتے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا جن معاملات پر وحی نہ ہو میں ان میں تمہاری ہی طرح ہوں چنانچہ ہر شخص نے دانست کے مطابق رائے دی، نبی علیہ السلام نے فرمایا معاذ! تم کیا سوچتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا مجھے ابو بکر صدیق کی رائے پسند آئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر یہ پسند نہیں رکھتا کہ ابو بکر غلطی کرے۔

اسے اسماعیلی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳۶

آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن پاک جمع کیا ہے

حدیث

عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضؓ کو فرماتے سنا ہے۔ اللہ ابو بکر پر رحمت نازل فرمائے قرآن جمع کرنے کے سبب اللہ کے ہاں ان کا اجر سب مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ کیونکہ آپ نے ہی سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے مابین یکجا کیا ہے۔

اسے ابن حرب طائی اور صاحب صفوہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے جنگ یمامہ کے دنوں میں مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو عمر فاروق کو وہاں موجود پایا۔ ابو بکر بولے عمر نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یمامہ میں قرآن کریم کے قراء کثرت سے شہید ہوئے ہیں چونکہ کفار سے جنگوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لیے مجھے ڈر ہے کہ قراء کے کثیر تعداد میں شہید ہونے سے قرآن کا کچھ حصہ جاتا نہ رہے۔ اس لیے میرا مشورہ ہے کہ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیجئے ابو بکر فرماتے ہیں میں نے عمرؓ سے کہا جو کام نبی علیہ السلام نے نہیں کیا میں کیسے کروں؟ عمر فاروق نے جواب دیا بہر حال قسم بخدا میرا مشورہ بہتری میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے"، پھر وہ برابر اصرار کرتے رہے تاآنکہ اللہ نے میرا سینہ اس بات کے لیے کھول دیا جس کے لیے عمر کا کھولا تھا اور میں نے ان کا مشورہ بہت مفید محسوس کیا۔

زید کہتے ہیں ابوبکرؓ نے مجھے کہا آپ عقل مند نوجوان ہیں۔ ہمیں آپ میں کوئی عیب نظر نہیں آتا۔ آپ نبی علیہ السلام کے پاس وحی لکھا کرتے تھے۔ اس لیے قرآنی آیات مہیا کر کے یکجا جمع کیجیے! زید کہتے ہیں اگر مجھے پہاڑ اکھیڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا حکم کرتے تو وہ جمع قرآن سے کہیں آسان نہ ہوتا۔ اس لیے میں نے (ابوبکر و عمرؓ) دونوں سے کہا جو کام نبی علیہ السلام نے نہیں کیا۔ آپ لوگ کیوں کر رہے ہیں؟ اس کے بعد ابوبکر اور بروایت دیگر عمر فاروق مجھ سے اصرار کرتے رہے تاآنکہ میرے دل میں وہ بات آگئی جو ان کے دل میں پہلے سے سما چکی تھی۔ چنانچہ میں نے پوری کوشش سے کاغذ کے صفحات، کھجور کے پتوں، سفید پتھروں پر قرآن تحریر اور لوگوں کے سینوں میں موجود قرآن کو جمع کرنا شروع کر دیا تاآنکہ سے آخر سورہ تک سورہ توبہ کی آخری آیات مجھے خزیمہ انصاری کے علاوہ کسی سے نہ ملیں (اور یوں سارا قرآن یکجا تحریر ہو گیا) اس کے بعد یہ اوراق (جو زیدؓ نے جمع کیے تھے) ابوبکر صدیق کے پاس رہے، پھر عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے ام المومنین سیدہ حفصہؓ نے لے لیے۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔[1]

---

[1] جمع قرآن پر لاتعداد کتب اہل تسنن و تشیع کے تفصح کے بعد یہ غلام ہیتی خدمت ہے۔ اگرچہ حفاظت قرآن کا معاملہ اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ تاہم اللہ چونکہ اپنے کام بندوں کے ذریعے کرواتا ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی نازل ہونے پر بحکم الٰہی اسے صحابہ سے لکھوا دیتے تھے۔ کوئی پتھر پر لکھ لیتے تو کوئی کسی کپڑے پر۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن اپنے سامنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۳

سب سے پہلے آپ نے اسلام میں مسلمانوں کی امارت حج کی ہے

حدیث

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنایا اور اسلام میں آپ ہی سب سے پہلے امیر الحاج بنے ہیں۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اگلے سال لوگوں کو حج کروایا[1]

اسے ابوالحسن حافظ علی بن نعیم بصری نے روایت کیا اور حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[1] حضرت ابو بکر صدیق کا امیر الحاج بنا خود کتب تشیع میں بڑی صراحت کے ساتھ مذکور ہے جس کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

متفرق مقامات پر لکھوا دیا تھا، پھر عہد صدیقی میں ان تمام کپڑوں، پتھروں اور پتوں کو جمع کیا گیا یوں سارے قرآن کی تحریر ایک جگہ جمع ہوگئی، جسے ایک لفافے میں بند کر کے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں دور عثمانی میں سیدہ حفصہ سے اس لفافے کو منگوایا گیا جس میں قرآن کی مذکورہ تحریرات تھیں۔ سیدنا عثمان غنی نے ان پتوں اور پتھروں سے اتار کر قرآن کو صفحات میں لکھنا شروع کیا اور یوں قرآن کتابی شکل میں آگیا۔ یاد رہے عثمان غنی نے قرآن کو اسی ترتیب سے لکھا جس پر دور نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو قرآن حفظ کروایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مرتب کردہ قرآن سے نقلیں تیار کروا کر تمام عالم اسلام میں بھیج دیں جن سے آگے نقلیں تیار ہونا شروع ہوگئیں اور آج قرآن کریم اسی طرح پڑھا جا رہا ہے جس طرح دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ السلام میں پڑھا جاتا تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۸

نبی علیہ السلام کے بعد ساری نسل انسانیت سے پہلے آپ روز قیامت قبر سے باہر آئیں گے

حدیث ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، پھر ابو بکر کی اور پھر عمر کی ۔ اس کے بعد میں جنت البقیع میں آؤں گا وہاں کے لوگ قبروں سے اٹھیں گے ، پھر ہم اہل مکہ کا انتظار کریں گے ، تا آنکہ دونوں حرموں کے مابین لوگ جمع ہو جائیں گے ۔ اسے ابو حاتم نے فضائل عمر فاروق میں روایت کیا ہے ۔

https://t.me/Tehqiqat

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۲۹

امت محمدیہ کا سب سے پہلا جنت میں جانے والا فرد آپ ہیں

حدیث ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا (شب معراج) جبریل علیہ السلام مجھے اپنے ساتھ لے گئے مجھے جنت کے تمام دروازے دکھلائے گئے اور جس دروازہ سے میں نے اور میری امت نے گزرنا ہے وہ بھی مجھے دکھلایا گیا ۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ پر میرے والدین قربان ۔ اے کاش ! میں آپ کے ساتھ ہو سکتا ۔ آپ نے فرمایا ابو بکر ! تم تو میری ساری امت سے قبل جنت میں جاؤ گے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے بغوی نے "مصابیح الحسان" میں اور ملاں نے اپنی سیرت میں اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۰

سب سے پہلے آپ ہی حوض کوثر پر آئیں گے

حدیث

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے (حوض پر) میرے پاس آئے گا ابوبکر صدیق ہوگا۔

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۱

حوض کوثر پر آپ نبی علیہ السلام کے ساتھی ہونگے

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا:

انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار

تم غار میں میرے ساتھی تھے حوض پر بھی میرے ساتھی ہو گے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حدیث حسن صحیح قرار دیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۲

آپ جنت میں نبی علیہ السلام کے رفیق ہوں گے

حدیث

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ ابوبکر

ہر نبی کا ایک ساتھی تھا، اور میرا ساتھی جنت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اسے ابن غطریف نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میں نے غار میں صدیق کو اپنا رفیق بنایا تھا تو اسے جنت میں میرا رفیق بنا دے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۳

روز قیامت آپ خلیل وحبیب کے درمیان ہوں گے

حدیث

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا روز قیامت عرش اعظم کے سامنے ایک منبر میرے لیے بنا ہوگا۔ اور ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے۔ دونوں کے درمیان ایک کرسی ہو گی جس پر ابو بکر صدیق بیٹھیں گے۔ تو اللہ کی طرف سے) ایک دینے والا بولے گا۔

یالک من صدیق بین خلیل وحبیب

صدیق تیری کیا عظمت ہے تم خلیل اور حبیب کے درمیان بیٹھے ہو۔

(جب کہ تینوں لفظوں کا معنی بھی تقریباً ایک جیسا ہے۔)

اسے خطیب بغدادی نے اور ملاں نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۴۴

روز قیامت آپ کا حساب نہیں ہو گا

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے شب معراج جبریل سے پوچھا کیا میری امت کا حساب ہو گا۔ جبریل نے کہا ابو بکر کے علاوہ تمام کا حساب ہو گا۔ روز قیامت ابو بکر سے کہا جائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہوں! وہ کہیں گے میں اس وقت داخل ہونگا جب تک ہر وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جو دنیا میں مجھ سے محبت رکھتا تھا۔

اسے ابوالحسن عتیقی اور صاحب دیباج اور صاحب الفضائل نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث غریب قرار دیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۴۵

اللہ تعالیٰ روز قیامت آپ پر خصوصی تجلی ڈالے گا۔

حدیث

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ (روز قیامت) لوگوں پر عام تجلی ڈالے گا۔ اور تجھ پر خصوصی تجلی پڑے گی۔

اسے ملا نے اپنی سیرت میں اور صاحب "الفضائل" نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز قیامت) منادی ندا کرے گا السابقون الاولون کہاں ہیں؟ پوچھا جائے گا وہ کون ہیں۔ ندا کرنے والا کہے گا ابوبکر کہاں ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں پر عام اور ابوبکر کے لیے خصوصی نظر کرم فرمائے گا۔

اسے ابن بشران اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور حسن کہا ہے۔

حدیث

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ بنی عبد القیس کا وفد آیا۔ ان میں سے ایک شخص نے یاوہ گوئی شروع کر دی۔ نبی علیہ السلام ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا ابوبکر! سنتے ہو جو یہ کہہ رہے ہیں؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا انہیں جواب دو! تو ابو بکر صدیق نے خوب جواب دیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر! اللہ تمہیں رضوان اکبر (بڑی رضا) دیگا، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں پر عام توجہ کریگا۔ اور تیرے لیے خصوصی توجہ ہوگی۔

اسے ملاں نے اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام غار سے نکلے تو ابو بکر نے رکاب تھام لی اور اونٹنی کی لگام بھی ہاتھ میں لے لی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تمہیں رضوان اکبر دیگا۔ آگے مثل سابق۔

اسے ملاں نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام غار ثور کی طرف چلے، ابو بکر نے اونٹنی حاضر خدمت کر دی اور عرض کیا یارسول اللہ! اس پر سوار ہوں! آپ سوار ہو گئے۔ پھر آپ نے ابو بکر رض کی طرف توجہ کی اور فرمایا ابو بکر! اللہ تمہیں رضوان اکبر دیگا عرض کیا وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام بندوں پر عام تجلی ڈالیگا اور تجھ پر خصوصی تجلی ڈالی جائے گی۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

پیچھے گزر چکا ہے کہ سفر ہجرت میں نبی علیہ لسلام کے پاؤں پر زخم آ گئے تھے اور یہاں اونٹنی پر سفر کرنا لکھا ہے ممکن ہو سکتا ہے کہ پہلے آپ نے اونٹنی پر سفر کیا ہو اور جب پہاڑ کے اوپر پیدل جانے لگے تو پاؤں زخمی ہو گئے ہوں۔

https://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۴۶

جبریل کے قدموں کی کھڑکھڑاہٹ کو آپ سن لیتے تھے

حدیث

مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام پر جب جبریل وحی لاتا تو اس کی کھڑکھڑاہٹ کو صرف ابوبکر ہی معلوم کرتے تھے۔

اسے ابن نجزی نے روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۴۷

ہر آسمان پر نبی علیہ السلام کے نام کے پیچھے آپ کا نام لکھا ہے

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جب مجھے معراج کرایا گیا تو میں جس آسمان پر گیا وہاں لکھا دیکھا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ ابوبکر الصدیق من خلفی

اسے ابن عرفہ عبدی اور حافظ ثقفی نے روایت کیا ہے جبکہ صاحب "النفائل" نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۸

حدیث

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد سبز جواہر پر نورانی قلم سے لکھا دیکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق

خصوصیت ابی بکر صدیق ۴۹

نورانی جھنڈے پر نبی علیہ السلام کے نام کیساتھ آپ کا نام ہے

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک نورانی جھنڈا ہے جس پر لکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق۔

یہ دونوں احادیث صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کی ہیں۔

تشریح:

بظاہر مذکورہ تینوں احادیث باہم متعارض ہیں مگر حقیقتاً ان میں کوئی تعارض نہیں ممکن ہے نبی علیہ السلام کے نام کے ساتھ ابوبکر صدیق کا نام ہر آسمان پر بھی ہو اور عرش اعظم کے گرد جواہر اور نورانی جھنڈے پر بھی ہو کیونکہ پیچھے گزر چکا ہے کہ جنت کے ہر پتے پر ان کے نام لکھے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵۰

نبی علیہ السلام نے آپ کو حیاتِ ظاہرہ میں امیر حج بنایا

حدیث ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام مدینہ عمرہ جعرانہ سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے تو ابو بکر کو امیر الحاج بنا کر روانہ فرمایا ۔

اسے ابو حاتم نے خصائص علیؓ پر مشتمل طویل حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے ۔

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حج میں ابو بکر صدیقؓ نے میرے سمیت نداکرنے کو نوجوان یوم عید بھیجے جو منا میں آواز لگا رہے تھے ۔ "خبردار آج کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور نہ کسی کو برہنہ طواف کی اجازت

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵۱

بعض اوقات نبی علیہ السلام کسی کام کو غیر حاضر تھے ۔ تو آپ نے نماز پڑھائی

حدیث :

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہمی جنگ و جدال رہتا تھا ۔ نبی علیہ السلام تک یہ بات پہنچی ۔ آپ نماز ظہر کے بعد ان کے ہاں صلح کروانے کو تشریف لے گئے ۔ اور فرما گئے کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یا بلال اذا حضرت الصلوۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس۔

(اے بلال! اگر میں نماز کے وقت تک نہ آؤں تو ابوبکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے)

عصر کا وقت آیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان کہی اور ابوبکر صدیق کو مصلائے امامت پر کھڑا کیا۔ انہوں نے نماز پڑھائی۔ دورانِ نماز نبی علیہ السلام تشریف لے آئے صحابہ نے دیکھ کر تصفیق شروع کی۔ (بائیں ہاتھ کی پشت پر دایاں ہاتھ زور زور سے مارا) نبی علیہ السلام صفوں میں نکلتے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کھڑے ہوئے۔ اور ابوبکر نماز میں بڑے منہمک ہوتے تھے آس پاس کی خبر نہیں رہتی تھی۔ مگر جب انہوں نے پیچھے سے تصفیق کی نہ رکنے والی مسلسل آواز سنی تو پیچھے دھیان کیا دیکھا تو نبی علیہ السلام کھڑے ہیں۔ آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا اپنی جگہ کھڑے رہو۔ تو انہوں نے اللہ کی حمد کی اور اپنی حالت پر کھڑے کھڑے الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ نبی علیہ السلام آگے گئے اور نماز مکمل کروائی۔

نماز سے فارغ ہو کر نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر! میرا اشارہ پا لینے کے بعد تم نے اپنی جگہ کھڑے کیوں نہ رہے؟ عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے میں رسول خدا کا امام بننے کی جرأت کہاں! چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگو! جب تمہیں دورانِ نماز میں کوئی امر شک میں ڈالے تو مرد تسبیح کہے اور عورت تصفیق کرے۔

اسے احمد بن حنبل، ابو حاتم نے تقاسیم والانواع میں ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق ۵۲

فرمانِ نبیؐ۔ ابوبکرؓ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو امامت کا حق نہیں

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ

جس قوم میں ابوبکر ہو وہاں کسی اور کو امامت کا حق ہی نہیں۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور غریب قرار دیا ہے۔

حدیث

یہی حدیث تمرقندی نے سیدہ سے یوں روایت کی ہے کہ (قریب الوصال) نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر کسی اور کو یہ حکم فرماتے (تو شاید بہتر رہتا) آپ نے فرمایا جب تک ابوبکر ہے میرے کسی امتی کو امامت کا حق نہیں۔

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام انصار کے ایک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

قبیلہ میں صلح کروانے تشریف لے گئے تھے۔ نماز کا وقت آیا حضرت بلال ؓ نے ابو بکر ؓ سے کہا نماز کا وقت ہو چکا ہے اور نبی علیہ السلام غیر موجود ہیں۔ میں اذان و اقامت کہتا ہوں کیا آپ نماز پڑھائیں گے؟ فرمایا جیسے تمہاری مرضی۔ تو بلال نے اذان دی اقامت کہی ابو بکر نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی۔ فارغ ہوئے تو نبی علیہ السلام تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا تم نماز پڑھ چکے؟ کہا گیا ہاں! آپ نے فرمایا نماز کس نے پڑھائی؟ عرض کیا گیا۔ "ابو بکر نے" آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا جس بھی قوم میں ابو بکر موجود وہاں کسی اور کو امامت کا حق رہتا ہی نہیں۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور حسن غریب قرار دیا ہے۔

تشریح:

ایسا ہی واقعہ ماقبل والے عنوان میں بھی گزر چکا ہے۔ مگر یہ دو علیحدہ علیحدہ واقعات ہیں۔ کیونکہ پہلے واقعہ میں خود نبی علیہ السلام جاتے ہوئے ابو بکر کی امامت کو تاکید کر گئے تھے جب کہ دوسرے میں یہ بات نہیں اور پہلے میں نبی علیہ السلام دوران نماز تشریف لے آئے تھے۔ جبکہ دوسرے میں فراغت کے بعد۔

یونہی بخاری و مسلم میں ایسا ہی واقعہ متعدد طرق سے مروی ہے جس میں نبی علیہ السلام کی تاکید کا ذکر نہیں ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق ۵۲

ایام مرض وفات میں نبی علیہ السلام نے اعلانِ خلافت کے لیے آپ کو امام بنایا

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کی تکلیف بڑھ گئی۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ ابو بکر کو میرا حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے (ام المومنین سیدہ عائشہ رض) نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رقیق القلب ہیں۔ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت غم سے رو پڑیں گے اور لوگوں کو کچھ سنائی نہ دے گا۔ آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھائے، سیدہ نے اپنا کلمہ پھر کہا۔ آپ نے فرمایا۔

انکن صوحبات یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس

تم بھی یوسف والی عورتیں ہو (یعنی یوسف علیہ السلام پر جب حضرت زلیخا فریفتہ ہو گئیں تو مصر کی عورتوں نے ان پر طعنہ زنی کی کہ زلیخا کا دماغ چل گیا ہے۔ بظاہر تو وہ زلیخا پر اعتراض کر رہی تھیں۔ مگر حقیقت میں اس سے ان کا مقصد دیدار یوسف حاصل کرنا تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سیدہ عائشہ رض سے فرما رہے ہیں کہ تم بھی حضرت ابو بکر کی امامت کے حکم کی بظاہر مخالفت کر رہی ہو مگر حقیقت میں تم چاہتی ہو کہ انکی امامت کے لیے مزید تاکیدی حکم آجائے تاکہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے) ابو بکر رض سے کہو کہ لوگوں کو نماز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھائیں۔

اسے بخاری و مسلم اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔[1]

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ تو حضرت بلال نماز کی اطلاع کرنے آئے آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھائے سیدہ کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ابو بکر بڑے دلگیر آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی گلوگیر ہو جائیں گے۔ اور کچھ سنائی نہ دے گا۔ بہتر ہے کہ عمرؓ کو یہ حکم فرمائیں۔ آپ نے پھر فرمایا۔ ابو بکر سے کہو نماز پڑھائے۔ سیدہ کہتی ہیں میں نے حفصہؓ سے کہا آپ یہ گزارش کریں تو ام المومنین سیدہ حفصہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ابو بکر

---

[1] شیعہ کتب میں بھی یہ معرکۃ الآراء حدیث موجود ہے۔ چنانچہ شیخ ابراہیم بن حسین شیعہ اپنی کتاب درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ تہران ص۲۲۵ میں لکھتا ہے۔

فلما اشتد به المرض امر ابا بکر ان یصلی بالناس..... فالشیعة تزعم انه لم یصل بهم الا صلوٰة واحدة............ والصحیح عندی وهو الاکثر الاشهر انها لم تکن آخر الصلوٰة فی حیاته صلی الله علیه وسلم بالناس جماعة وان ابا بکر صلی بالناس بعد ذالك یومین ثم مات۔

ترجمہ: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض بڑھ گئی تو آپ نے ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ تو شیعہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو صرف ایک نماز پڑھائی ہے مگر میرے نزدیک صحیح یہ ہے اور یہی زیادہ مشہور بھی ہے کہ یہ نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی آخری نماز نہ تھی اور ابو بکر اس کے بعد بھی لوگوں کو دو دن تک نماز پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

غمناک آدمی ہیں۔ آپ کی جگہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا تم بھی یوسف والی عورتیں ہو۔ جاؤ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔

اسے ابوحاتم اور شیخین نے روایت کیا ہے ترمذی نے بھی روایت کیا ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں سیدہ حفصہؓ نے سیدہ عائشہؓ سے کہا مجھے تمہاری طرف سے بھلائی نہیں ملی۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

تشریح:

بخاری و مسلم کے بعض طرق میں یوں بھی مروی ہے کہ ابوبکر کو جب یہ حکم موصول ہوا تو انہوں نے عمرؓ سے کہا آپ نماز پڑھائیں۔ عمرؓ نے کہا آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ ایام مرض نبی میں آپ ہی نمازیں پڑھاتے رہے۔

حدیث

عبداللہ بن حضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرض شدت اختیار کر گئی۔ ایک روز میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ کے حضور بیٹھا تھا کہ بلال آ گئے اور نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کسی کو نماز پڑھانے کا کہہ دو۔ عبداللہ بن ذمعہ کہتے ہیں میں باہر آیا حضرت عمر سامنے بیٹھے تھے اور ابوبکر غیر حاضر تھے۔ میں نے کہا عمر! نماز پڑھائیں! عمرؓ آگے بڑھے اور تکبیر کہی نبی علیہ السلام نے ان کی آواز سنی تو فرمایا ابوبکر کہاں ہے؟ (اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی امامت کا) یہ امر نہ اللہ کو پسند ہے نہ مسلمانوں کو۔ آپ نے ابوبکر کو بلا بھیجا۔ جب کہ نماز مذکورہ عمر فاروق نے ہی پڑھائی تھی۔

دوسری روایت میں ہے جب آپ نے عمر فاروق کی آواز سنی تو اپنے حجرے سے سر باہر نکالا اور فرمایا نہیں! نہیں! نہیں! نماز ابوبکر ہی پڑھائے گا۔ یہ کہتے ہوئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ غضب میں تھے۔

یہ دونوں روائتیں ابوداؤد میں مروی ہیں اور احمد بن حنبل نے اس حدیث کو معنی روایت کیا ہے۔

حدیث

عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرض بڑھ گئی میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ پاس [illegible] تھا بلال حبشی نماز کی اطلاع کرنے کے لیے آئے آپ نے کہا کسی سے کہو نماز پڑھا دے عبداللہ کہتے ہیں میں باہر آیا۔ عمرؓ لوگوں میں موجود اور ابوبکرؓ غیر موجود تھے میں نے عمرؓ سے کہا اٹھیے اور نماز پڑھائیے! وہ اٹھے تکبیر کہی نبی علیہ السلام نے آواز سنی کیونکہ ان کی آواز طبعی بلند تھی، تو فرمایا ابوبکر کہاں ہیں؟ یہ بات نہ اللہ کو منظور ہے نہ مومنوں کو چنانچہ آپ نے ابوبکر کو بلا بھیجا وہ آئے جب نماز پڑھائی جا چکی تھی۔ تو بعد انہوں نے ہی نماز پڑھوائی۔ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں مجھے عمرؓ نے کہا افسوس ہے تم پر میرے ساتھ تم نے کیا کر دیا۔ اے عبداللہ! قسم بخدا جب تم نے مجھے نماز کا کہا تو میں سمجھا نبی علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے۔ ورنہ میں کبھی نہ نماز پڑھاتا میں نے کہا قسم بخدا مجھے نبی علیہ السلام نے کسی خاص آدمی کے لیے حکم نہیں دیا تھا میں نے ابوبکر کی غیر موجودگی میں آپ کو زیادہ حقدار سمجھ کر امامت کرنے کو کہہ دیا۔

تشریح:

مذکورہ احادیث نصف النہار سے زیادہ واضح ہیں اور خلافت ابی بکر کے ڈنکے بجا رہی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر کو چاہیے لوگوں کو نماز پڑھائے سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر دلگیر آدمی ہیں آپ عمرؓ کو یہ بات کہیں عمرؓ نے کہا جب تک ابوبکر ہیں میں کیسے آگے ہو سکتا ہوں چنانچہ ابوبکر نے نماز پڑھائی۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکر کو نماز صبح پڑھانے کا حکم دیا انہوں نے نماز شروع کی نبی علیہ السلام کو کچھ افاقہ محسوس ہوا آپ صفوں کو پھاڑتے ہوئے آگے آ گئے ابوبکر نے محسوس کر لیا اور جان گئے کہ اسطرح صرف نبی علیہ السلام ہی آ سکتے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے انہیں وہیں کھڑا کر دیا اور خود ابوبکر کی دائیں طرف (مصلا پر) بیٹھ گئے۔

اسے امام شافعی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور اسے ابن اسحاق نے بھی روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام تین دن مسجد میں تشریف نہ لائے (پہلے دن) نماز کھڑی ہوئی ابوبکر صدیق آگے بڑھنے والے تھے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے دروازے کا حجاب اٹھوایا (یہ دروازہ مسجد کے اندر کھلتا تھا) صحابہ کہتے ہیں جب ہم نے آپ کا چہرہ انور دیکھا تو وہ ایسا پر کیف منظر تھا جو ہمیں پھر کبھی حاصل نہ ہو سکا۔ آپ نے اشارہ کیا کہ ابوبکر آگے بڑھے اور نماز پڑھائے یہ کہہ کر آپ نے پردہ گرا دیا اس کے بعد آپ ایسا نہ کر سکے اور دنیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پردہ فرما گئے۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام مرض میں ابو بکر صدیق ہی نمازیں پڑھایا کرتے تھے جب پیر کا روز آیا لوگ صف بستہ محو نماز تھے تو نبی علیہ السلام نے پردہ اٹھایا ہم نے آپ کو ایک نظر دروازے میں کھڑے دیکھا آپ کا چہرہ ایسے تھا جیسے قرآن کا ورق، نبی علیہ السلام مسکرا اٹھے، الحدیث۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے

خصوصیت ابی بکر صدیق ۵۴

نبی علیہ السلام کے حکم سے آپ نے نماز پڑھائی اور نبی علیہ السلام نے پیچھے پڑھی

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی آخری نماز وہ تھی۔ جو آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑھی۔

اسے نسائی اور طبرانی نے معجم میں روایت کیا ہے۔

تشریح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے سہل بن سعید اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح کی روایات ہیں جو ابن حبان نے روایت کی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر کہتی ہیں میرے والد ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ مزید کپڑے بھی آپ کے تھے میں نے عرض کیا ابا جان آپ کے اور کپڑے بھی ہیں (پھر ایک میں نماز کیوں؟) آپ نے فرمایا۔ اے پیاری بیٹی! نبی علیہ السلام نے اپنی آخری نماز جو آپ نے میرے پیچھے پڑی تھی ایک ہی کپڑے میں ادا فرمائی تھی۔

حدیث

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۵۵

نبی علیہ السلام نے اپنی رحلت کے بعد والے معاملات خود ابو بکر کے حوالے کر دیئے تھے تاکہ ان کی خلافت لوگوں پہ واضح ہو جائے

حدیث

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یک عورت نبی علیہ السلام کے پاس آئی اُسے کوئی چیز چاہیے تھی آپ نے فرمایا دوبارہ آنا۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ نہ ہوں یعنی وصال ہو چکا ہو یا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آجانا۔[1]

---

[1] یہ حدیث تلخیص الشافی جلد ۲ صفحہ ۳۹ میں شیعوں کے شیخ الطائفہ علامہ طوسی نے انہی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے. ترمذی اور ابو حاتم بھی راوی ہیں۔

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی علیہ السلام کے پاس کچھ مانگ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا پھر آنا! بولی یا رسول اللہ! اگر میں لوٹ کر آؤں اور تجھ کو نہ پاؤں تو؟ آپ نے فرمایا۔

اِنْ جِئْتِ فَلَمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِ اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّہُ الخلیفۃ من بعدی.

(اگر تم آؤ اور مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔ وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا)

روی عن جبیر بن مطعم ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فی شیء فامرہا ان ترجع الیہ. فقالت یا رسول اللہ ارأیت ان رجعت فلم اجدک؟ (تعنی الموت) قال فان لم تجدینی فأتی ابابکر،

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے اپنے کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو فرمائی آپ نے فرمایا تم دوبارہ آنا وہ کہنے لگی اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ (اسکا مطلب یہ تھا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہو تو) آپ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔

اسی طرح علامہ طوسی نے اسی مذکورہ صفحہ پر ابو مالک اشجعی کی روایت سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سالانہ سو اونٹ کھجوروں کے لدوا کر دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے اسے اس کا وظیفہ دیا تو وہ کہنے لگا مجھے ڈر ہے کہ آپ کے بعد مجھے یہ وظیفہ نہیں ملے گا آپ نے فرمایا کہ ڈرو نہیں ملتا رہے گا وہ آدمی کہتا ہے اس کے بعد حضرت علی کے پاس میرا گذر ہوا میں نے انہیں ساری سنائی، وہ کہنے لگے تم جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ آپ کے بعد وظیفہ کون دے گا؟ تو میں واپس گیا اور آپ سے یہی سوال کیا آپ نے فرمایا: "ابو بکر دے گا"۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور غریب قرار دیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۵۶

نبی علیہ السلام نے آپ کی خلافت کی تحریر لکھنا چاہی تھی پھر اس خیال سے کہ انہی کی خلافت اللہ اور مسلمانوں کو منظور ہے آپ نے یہ ارادہ چھوڑ دیا

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنی مرض

علامہ طوسی نے یہ ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے کہ قبیلہ بنی مصطلق نے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ سے یہ پوچھے کہ آپ کے بعد ہمارے اموال زکواۃ و عشر کون وصول کرے گا۔ وہ آدمی مدینہ طیبہ میں آیا اور حضرت علی سے ملا اور یہی سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا تم خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ سکتے ہو اور پوچھ کر مجھے بھی بتلانا فَسَأَلَہٗ فقال اَبُوْبَکْرٍ اس نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا "ابو بکر"۔

ان تمام احادیث کو نقل کر کے علامہ طوسی نے تاویلات و شبہات کا بازار گرم کر دیا منجملہ یہ کہ مذکورہ احادیث اخبار احاد ہیں اس لیے حجت نہیں ہیں مگر وہ یہ بھول گیا کہ خبر واحد صحیح قابل حجت ہے خصوصاً جب دیگر صحیح احادیث سے اسے تائید مل جائے تو اس کی حجت مزید قوی ہو جاتی ہے۔ یہی علامہ طوسی اپنی اسی کتاب تلخیص الشافی جلد نمبر ۳ صفحہ ۸۰ میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ حضرت علی کا دست ابو بکر پر مجبوراً بیعت کرنا اخبار احاد میں آیا ہے اور یہ تو قابل حجت نہیں ہوتی لکھتا ہے۔ کل خبر ممازکرناہ وان کان واردًا من طریق الاحاد فان معناہ الذی تضمنہ متواتر بہ:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مجھے فرمایا ۔ ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان تیمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر۔

"ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا لاؤ" تاکہ میں انہیں پروانہ لکھ دوں اور کچھ کسی کے دل میں ایسی تمنا رہ نہ جائے اور کوئی اس بارہ میں جھگڑا کرنے والا باقی نہ رہے۔ جب کہ ابوبکر کے علاوہ یہ کام نہ اللہ کسی کو دیگا نہ اہل السلام۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث

سیدہ رض سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے (سیدہ نے) کہا ہائے میرا سر، نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ بات (تمہاری موت) ہو گئی اور میں زندہ ہوا تو تمہارے لیے دعا و استغفار کروں گا۔ سیدہ عائشہ رض نے کہا ہائے ہلاکت۔ قسم بخدا مجھے یوں لگتا ہے۔ جیسے آپ چاہتے ہیں کہ میں مر جاؤں اور آپ اسی دن دوسری شادی کریں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں میرا اپنا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ میں نے تو ارادہ کیا ہے کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا لوں اور عہد دے دوں تاکہ بعد میں کوئی اس (حکومت کی) نہ آرزو کر سکے نہ جھگڑا۔ پھر میں نے سوچا (مجھے کہنے کی کیا ضرورت ہے) اللہ اور اہل اسلام اس کے علاوہ کچھ چاہتے ہی نہیں[1] اسے صرف بخاری نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ہماری ذکر کردہ اخبار اگرچہ بطریق احاد مذکور ہیں مگر جس معنی پر وہ مشتمل ہیں وہ متواتر ہے تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشادات و تلمیحات فرمائی ہیں ان پر مشتمل احادیث بھی معناً متواتر ہیں اور یقین کامل کا فائدہ دیتی ہیں

[1] کیونکہ شیعہ کتب میں تصریح ہے کہ اللہ نے حضرت علی کو نبی علیہ السلام کے بعد خلیفہ بنانے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ تفسیر فرات الکوفی مطبوعہ نجف اشرف صفحہ ۱۹ میں ہے کہ ایک بلند شیعہ راوی جابر نے حضرت امام جعفر سے آیہ قرآنیہ ۔ لیس لک من الامر شیئ ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث :۔

سیدہ ہی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرض زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہا۔ میرے پاس لوہے یا لکڑی کا کوئی تختہ لاؤ تاکہ میں ابوبکر کے لیے پروانہ (حکومت) لکھ دوں تاکہ اس بارہ میں کوئی اختلاف نہ رہے جب عبدالرحمٰن جانے لگے تو آپ نے فرمایا (رہنے دو) اللہ اور مسلمانوں کو ابوبکر کے علاوہ کوئی منظور ہی نہیں۔

اسے احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث :۔

سیدہ ہی سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کو مرض کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو فرمایا ابوبکر کو بلاؤ تاکہ میں اسے تحریر دے دوں اور اس امر (حکومت) میں کسی دوسرے کو طمع باقی نہ رہ جائے[1] پھر آپ نے فرمایا اللہ اور ایمان والے اس کے

(اے نبی تجھے اس معاملہ میں کچھ اختیار نہیں) کا مطلب پوچھا، آپ نے فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرص ان یکون الامر لامیرالمؤمنین (ع) من بعدی فابی اللہ الخ

ترجمہ: بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بڑی حرص کی کہ آپ کے بعد یہ حکومت علی رضی اللہ عنہ کیلیے ہوجائے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

وجہ صرف وہی تھی جو اوپر بیان ہوچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قیمت پر ابوبکر کو ہی خلافت دینا چاہتا تھا۔

[1] یہی مطالبہ حضرت علی اور حضرت عباس نے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایام مرض میں پیش کیا تھا کہ اگر یہ حکومت آپ کے بعد ہمیں ملنی ہے تو ارشاد فرما دیجئے، تو آپ نے کیا فرمایا۔

چنانچہ شیعہ کتب میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے قریب ایک بار صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے تھے، جب سارے لوگ چلے گئے اور آپ کے پاس حضرت عباس فضل بن عباس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سوا کچھ چاہتے ہی نہیں رسیدہ فرماتی ہیں پھر واقعی اللہ نے اور اہل اسلام نے میرے والد کے علاوہ کسی کو حکومت کے لیے پسند نہ کیا اور وہی حاکم بنے اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور صحیح علی شرط الشیخین قرار دیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنی مرض وفات حضرت علی اور دیگر افراد خاندان رہ گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یوں عرض کیا۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ان يكن هٰذَا الامر فينا مستقرا مِنْ بَعْدِكَ فَبَشِّرْنَا وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّا نغلب عَلَيْهِ فاقض بنا فَقَالَ انتم المستضعفون مِنْ بَعْدِي داصمت، فنهض القوم وَهُمْ يبكون قَدْ يئسوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: یارسول اللہ اگر آپ کے بعد یہ حکومت ہمیں حاصل ہونے والی ہے تو ہمیں بشارت عطا فرمائیں اور اگر آپ جانتے ہیں کہ ہم مغلوب ہو جائیں گے تو ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیں، آپ نے فرمایا میرے بعد تم بے بس کر دیئے جاؤ گے، یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے، تو یہ لوگ (بنی ہاشم) روتے ہوئے کھڑے ہو گئے یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مایوس ہو چکے تھے۔

۱۔ اعلام الوریٰ ابوالفضل بن حسن طبرسی ص۱۴۲ مطبوعہ بیروت جدید

۲۔ ارشاد شیخ مفید ص۹۹ مطبوعہ قم ایران

۳۔ تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین مطبوعہ یوسفی دہلی ص۲۳۶

جب گھر میں آپ کے پاس افراد خانہ کے سوا کوئی دوسرا صحابی نہ تھا ایسے میں گھر والوں کے اصرار کے باوجود آپکا انکار فرمانا اور ان کا روتے ہوئے کھڑے ہو جانا اس امر کی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے متعلق اپنی رائے بحکم الٰہی قائم کر چکے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں فرمایا اے عائشہ رض! عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلا لاؤ تا کہ میں ابوبکر رض کے لیے پروانہ لکھ دوں تا کہ کسی کو اختلاف کی گنجائش نہ رہے۔ اور پناہ ہے اللہ کی اس بات سے کہ اہلِ اسلام میں سے کوئی ابوبکر کی مخالفت کرے۔

اسے صاحب "فضائل" نے روایت کیا اور غریب قرار دیا۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵۷
آپ ایک ہی دن میں کئی قسم کی نیکیوں میں پہل کر گئے

حدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کسی نے روزے کے ساتھ صبح کی ہے؟ ابوبکر رض نے عرض کیا "میں نے"، آپ نے فرمایا آج کسی نے کسی کے جنازہ میں شرکت کی ہے؟ ابوبکر بولے "میں نے" آپ نے فرمایا، کسی مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا "میں نے کی ہے"، یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

"جس شخص میں یہ نیک اعمال (ایک دن میں) اکٹھے ہو گئے وہ جنتی ہو گیا۔"

اسے احمد بن حنبل رض اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کسی نے روزہ رکھ کر صبح کی ہے؟ لوگ خاموش تھے ابوبکر بولے یا رسول اللہ! "میں نے"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی علیہ السلام نے پھر فرمایا۔ آج کسی نے مسکین پر صدقہ کیا ہے ؟ صحابہ خاموش رہے۔ ابو بکر نے عرض کیا، "میں نے" فرمایا کسی نے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ ابو بکر نے کہا یارسول اللہ! میں نے کی ہے" دوسری روایت میں ہے کہ آخری بار آپ نے فرمایا، مریض کی عیادت کس نے کی ہے ! ابو بکر بولے "یا رسول اللہ میں نے" تو نبی علیہ السلام مسکرا اٹھے اور فرمایا اس خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا جس شخص نے ایک دن میں یہ سارے کام کیے اس کے لیے جنت ضروری ہو گئی۔

اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے فرمایا کسی نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ ابو بکر نے کہا۔ میں نے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی نے مریض کی مزاج پرسی کی ہے ؟ ابو بکر نے کہا میں نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی جنازہ کے ساتھ چلا ہے ؟ ابو بکر نے کہا میں چلا ہوں۔ سیدہ فرماتی ہیں چوتھی بات جو نبی علیہ السلام نے پوچھی تھی مجھے معلوم نہیں رہی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا جس شخص کے لیے یہ چاروں کام (ایک دن میں) یکجا ہو گئے۔ اللہ اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابی جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کوئی ہے جس نے جنازہ کی پیروی کی ہو۔ ابو بکر نے کہا میں نے کی ہے۔ فرمایا کسی نے مسکین پر صدقہ کیا ہے ؟ ابو بکر نے کہا میں نے کیا ہے۔ فرمایا آج کسی کا روزہ ہے ؟ ابو بکر نے کہا ہاں میرا ہے۔ تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر ! آپ جنت میں دوسروں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے چالیس برس پہلے جائیں گے۔

حدیث

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی سے روایت ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام نے نماز فجر سے فارغ ہو کر فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ عمر فاروق نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے روزہ کی نیت نہیں کی اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے۔ ابو بکر صدیق بولے یارسول اللہ! رات کو میرا ارادہ تھا اور صبح میں روزے سے تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا آج کسی نے مریض کی عبادت کی ہے؟ عمر فاروق بولے یارسول اللہ! ابھی تو ہم نماز سے فارغ ہوئے ہیں۔ اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلے۔ مریض کی عیادت کیسے کرتے۔ ابو بکر صدیق گویا ہوئے یا نبی اللہ! میرا بھائی عبدالرحمٰن بن عوف بیمار ہے میں گھر سے اٹھ کر انکی طرف گیا مزاج پرسی کی اور مسجد میں آپہنچا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا آج کسی نے راہ خدا میں صدقہ بھی دیا ہے؟ عمر رضی عرض پرداز ہوئے، رسول خدا! نماز پڑھ کر ابھی ہم آپ کے ہاں سے غائب نہیں ہوئے صدقہ کیونکر ممکن ہے؟ ابو بکر نے لب کشائی کی یارسول میں عبدالرحمٰن بن عوف کی عیادت کر کے مسجد کو آیا دیکھا کہ دروازہ پر ایک سائل ہے میرے ساتھ میرا پوتا بھی تھا۔ جس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا میں نے بچے سے لے کر وہ سائل کی جھولی میں ڈال دیا۔

یہ سن کر نبی علیہ السلام نے ابو بکر سے دوبارہ فرمایا۔ تمہیں جنت کی بشارت ہو" عمر فاروق نے آہ بھری (کہ افسوس میں یہ اعمال نہ کر سکا) نبی علیہ السلام نے ان کی حسرت کو دیکھ فرمایا اے اللہ! عمر پر رحمت نازل فرما۔ عمر خوش ہو گئے اور کہا میں نے جب کبھی کسی بھلائی میں ابو بکر سے بڑھنا چاہا تو وہ مجھ سے آگے نکل گئے۔

ان الفاظ سے اسے غلعی نے روایت کیا ہے جب کہ ابو داؤد نے بھی دروازہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد پر پارہ نان صدقہ کرنے کے عنوان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

تشریح :

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بھی اسی مضمون کی حدیث مروی ہے جو ہم انکے خصائص میں بیان کریں گے۔ تو ممکن ہے یہ واقعہ دوبار ہوا ہو ایک بار مذکورہ اعمال صالحہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میں پائے گئے ہوں اور دوسری بار عمر فاروق میں۔

حدیث

صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے جب ابو بکر صدیق کا ذکر چھیڑتا تو وہ فرماتے ابو بکر سَبّاق تھے (یعنی نیکیوں میں سب سے آگے نکل جانے والے) قسم بخدا کسی نیک کام میں جب بھی ہمارا مقابلہ ہوا ابو بکر آگے نکل گئے۔

اسے ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵۸

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ آپ ہی نے پڑھایا

قسم بخدا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ ابو بکر ہی پڑھائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدیث

مالک امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے وہ امام باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی رحلت مغرب اور عشاء کے درمیان ہوئی۔ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف موجود تھے۔ جب جنازہ لاکر رکھا گیا تو علی مرتضیٰ نے فرمایا۔ ابو بکر آگے بڑھو! انہوں نے فرمایا جناب علی! آپ موجود ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے مگر آپ آگے آئیں قسم بخدا آپ کے سوا کوئی دوسرا شخص جنازہ نہیں پڑھائے گا۔ چنانچہ ابو بکر صدیق نے نماز پڑھائی اور انہیں رات ہی میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دفن کر دیا گیا۔[1] اسے بصری نے اور ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

تشریح :

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ اس جنازہ میں ابو بکرؓ نے چار تکبیریں کہیں مگر یہ بات صحیح بخاری کی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ بخاری میں ہے۔ علی مرتضیٰ رضؓ نے

---

[1] شیعہ کتب میں صراحتاً نہیں اشارۃً اور اصولاً ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ ابو بکر صدیقؓ نے پڑھایا۔ اور یہ دلیل ہے اسبات کی کہ اہل بیت اور صحابہ کرام خصوصاً سیدہ فاطمہ اور ابو بکرؓ کے مابین کسی قسم کی عداوت نہ تھی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

شیعہ کتب میں موجود ہے کہ جب امام حسنؓ فوت ہوئے تو امام حسینؓ ولی میت ہونے کے باوجود گورنر مدینہ سعید بن العاصؓ سے ان کا جنازہ پڑھوایا اور ساتھ یہ فرمایا۔

تَقَدَّمْ فَلَوْلَا اَنَّهَا سُنَّةٌ مَا قَدَّمْتُكَ۔

ترجمہ : آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ اگر یہ سنت پہلے سے جاری نہ ہوتی تو میں تمہیں کبھی آگے نہ بڑھاتا نماز پڑھانے کے لیے

۱۔ مقاتل الطالبیین (ابو الفرج اصفہانی شیعہ) ص۶۱

۲۔ ابن ابی حدید شرح نہج البلاغہ ص۱۸

امام حسین کے اس ارشاد کا مطلب صاف طور پر یہی ہے کہ چونکہ پہلے سے اسلام میں یہ طریقہ جاری ہے کہ حاکم وقت ہی نماز جنازہ پڑھاتا ہے خواہ ولی میت موجود بھی ہو اس لیے اے سعید تم ہی جنازہ پڑھاؤ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے وقت حضرت ابو بکر صدیق حاکم وقت تھے معلوم ہوا انکی نماز حضرت صدیق اکبر نے پڑھائی تھی۔ جب کہ کتب اہل سنت میں ابو بکر صدیق کا سیدہ کا جنازہ پڑھنا صراحتاً مذکور ہے دیکھیے طبقات ابن سعد ص۲۹ ذکر بنات رسول، کنز العمال ص۳۶۶ اور سنن بیہقی۔

---

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدہ فاطمہ کی وفات کے بعد ابو بکر کی بیعت کی ہے۔ اور بیعت نہ ہونے کے باوجود مذکورہ بات کہنا علی مرتضیٰ کے مناسب حال نہیں مگر ممکن ہے۔ سیدہ کے وصال پر ابو بکر صدیق وغیرہم صحابہ کے آنے پر علی مرتضیٰ ان سے متفق ہو گئے ہوں اور بیعت کر لی ہو اور بعد میں ان سے نماز پڑھوائی ہو۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۵۹

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق سے راضی خوشی دنیا سے گئی ہیں

حدیث:

عامر سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق سیدہ فاطمہ کے پاس آئے جب کہ ان کی مرض شدت اختیار کر چکی تھی۔ اندر کرنے کی اجازت چاہی، علی مرتضیٰ نے کہا۔ بنتِ رسول! دروازہ پر ابو بکر کھڑے ہیں۔ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ستر تاج! آپ کو منظور ہے؟ حضرت علی نے فرمایا بالکل، تو ابو بکر اندر آئے کچھ معذرت کی باتیں ہوئیں۔ تو سیدہ فاطمہ ان سے راضی ہو گئیں۔

حدیث۔

اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر پر ناراض تھیں۔ ابو بکر آئے سیدہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ جبکہ کڑکتی دھوپ پڑ رہی تھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کہا جب تک اللہ کے رسول کی لختِ جگر مجھ سے راضی نہ ہو گی میں یہاں سے نہیں ہلونگا۔ چنانچہ ابو بکر اندر آئے اور راضی ہونے کی قسم دی تو وہ راضی ہو گئیں لے
اسے ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

https://t.me/Tehqiqat

لے شیعہ فرقہ ہمیشہ سے ایسی روایات کو دلیل بنا کر کہتا ہے کہ ثابت ہوا ابو بکر نے سیدہ فاطمہ کا باغ فدک چھین کر ان پر ظلم کیا تھا جب ہی وہ ناراض تھیں مگر ان کی یہ بات قطعی غلط ہے اور مذکورہ روایات سیدہ فاطمہ کی شان پاک کے اسر خلاف اور ناقابل اعتبار ہیں۔
انھی دو مذکورہ حدیث ۱۲۷ اور ۱۲۸ کو لے لیں ان میں کچھ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ کس صحابی سے مروی ہیں، آگے صحابی سے کس تابعی نے حاصل کیں پھر امر واقعہ ہے کہ فدک کے متعلق جو شبہ سیدہ فاطمہ رض کے ذہن میں تھا کہ یہ باغ مجھے بطور میراث ملنا چاہیے حضرت ابو بکر صدیق نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا کر کہ انبیاء کی مالی میراث نہیں ہوتی وہ شبہ دور کر کے انہیں مطمئن کر دیا تھا اور اس فیصلے سے راضی ہو گئیں تھیں خود شیعوں کی معتبر ترین کتاب ابن میثم شرح نہج البلاغہ جلد ۵ ص ۱۰۷ میں ہے۔ فرضیت فاطمة واخذت علیه العهد
کہ سیدہ فاطمہ ابو بکر صدیق کے فیصلے سے راضی ہو گئیں اور اس عہد میں لے لیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۶۰

خلیفۃ الرسول صرف آپکا مشہور زمانہ لقب ہے

حدیث۔

ابن ابی ملیکہؓ کہتے ہیں میں نے ایک بار صدیق اکبر کو اے خلیفۂ خدا کہہ کر پکارا۔ آپ نے پلٹ کر مجھے فرمایا میں خلیفۂ خدا نہیں خلیفۂ رسولِ خدا ہوں۔ اور مجھے اسی پر فخر ہے۔ اسے احمد بن حنبل اور ابو عمر نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے یزید بن ابی سفیان (امیر معاویہ کے بھائی) کو شام کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا اور الوداع کہنے کو دو میل تک ساتھ چلے تو کہا گیا۔ اے خلیفۂ رسول خدا! اب واپس ہو جائیے! آپ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جس کے قدم راہِ خدا میں غبار آلودہ ہو جائیں اللہ اس پر نار جہنم حرام کر دیتا ہے[1] اسے صاحب ''فضائل ابی بکر'' نے روایت کیا ہے۔

---

[1] سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی دین کے ساتھ یہ وابستگی وارفتگی کا اعتراف اہل تشیع کو بھی کرنا پڑا ہے چنانچہ مرزا محمد تقی شیعہ ناسخ التواریخ حالات خلفا جلد اول ص ۱۸۷ میں لکھتا ہے کہ جب حضرت ابو بکر نے لشکرِ اسامہ کو شام کی طرف بھیجا تو دور تک لشکر کے ساتھ پیدل چلتے رہے عبد الرحمان بن عوفؓ نے گھوڑا پیش کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ! بر نشیں اسامہ و دیگر مردم بہ گفتند پیادہ چند تواں طے مسافت کرد؟ بر نشیں! ابو بکر گفت چندا زینگونہ سخن کنید مگر نشنید ید کہ رسول خدا فرمود من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرم اللہ بدنہٗ علی النار۔ بقیہ آگے صفحہ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

جب لوگ مرتد ہوئے اس وقت ابو بکر صدیق نے جس ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس کا تذکرہ ہو چکا ، اس وقت حضرت علی نے ابو بکر صدیق سے کہا تھا " اے خلیفۂ رسولِ خدا ! اور مخالفین و موافقین سب مانتے ہیں کہ آپ ہی کو خلیفۂ رسولِ خدا کہا جاتا تھا اور کسی کو یہ لقب نہیں ملا [1]

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۶۱

آپ کی چار پشتیں صحابی اور راوی احادیث رسول خدا ہیں

ایسی چار پشتیں جنہوں نے یکے بعد دیگرے تواتر سے نبی علیہ السلام کی زیارت کی ایمان لائے ۔ آپکی کلام سنی اور آگے روایت کی ، وہ یہ لوگ ہیں ۔ ۱ ۔ ابو بکر صدیق ، ۲ ۔ آپ کے والد ابو قحافہ ، ۳ ۔ آپ کی بیٹی اسماء ، اور ۴ ۔ ان کا بیٹا عبد اللہ بن زبیر ۔ بعض روایات میں ہے کہ عبد اللہ بن زبیر (ابو بکرؓ کے نواسے) نے نبی علیہ السلام کی صحبت تو کی ہے مگر روایت نہیں ۔

ترجمہ : اے خلیفۂ رسولِ خدا سوار ہو جائیں ! آخر آپ پیدل کہاں تک چل پائیں گے ۔ ؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھے یہ کچھ کہہ رہے ہو مگر تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جس شخص کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اس کا بدن جہنم پر حرام کر دیا ۔

[1] وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ صرف ابو بکر صدیق ہیں ، جبکہ بعد والے خلفاء میں سے ہر کوئی اپنے سے پہلے خلیفہ کا خلیفہ تھا ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث:-

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں ہم نے ایسی چار پشتیں جنہوں نے لگاتار نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل کی ہو ان چار افراد کے سوا نہیں دیکھیں ۔ ۱۔ ابوقحافہ ۔ ۲۔ ابو بکر صدیق ۔ ۳۔ عبدالرحمن بن ابی بکر اور ۴۔ ابوعتیق بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔ ابوعتیق کا نام محمد ہے ۔

اسے قاضی ابوبکر بن مخلد نے روایت کیا ہے اور ابوعتیق نبی علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں ۔

تشریح :

امام بخاری فرماتے ہیں ابوعتیق نے نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل کی اور وہ رضی اللہ عنہم کی صفت میں شامل ہیں مگر ان سے روایت ثابت نہیں ۔ تاہم یہ ایسی خصوصیت ہے جو ابو بکر صدیق کے گھرانہ کے سوا کہیں نہیں مل سکتی خواہ ابوعتیق سے روایت تسلیم کی جائے یا نہ ۔

خصوصیت ابی بکر صدیق ۶۲

وہ قرآنی آیات جو آپ کے حق میں یا آپ کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں

پہلی آیت: اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ ۔

ترجمہ:

اگر تم نبی علیہ السلام کی مدد نہیں کرتے تو اللہ نے ان کی مدد کی تھی جب کافروں نے انہیں مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا۔ دو میں سے دوسرا جب وہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں غار میں تھے۔ جب وہ (نبی علیہ السلام) اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے غم نہ رکھو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر (ابوبکر پر) اپنی طرف سے اطمینان (رحمت) ڈال دی۔

اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں مذکورہ اثنین میں سے احد الاثنین ابوبکر ہیں (اور ثانی اثنین نبی علیہ السلام) اور صاحبہ سے ابوبکر ہی مراد ہیں، جبکہ بخاری مسلم کے حوالہ سے یہ پیچھے تفصیل گزر چکی ہے۔

حدیث

حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمام اہل زمین کا عیب اور ابوبکر کی عظمت بیان کی ہے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ اور واحدی نے شعبی سے یہی روایت کی ہے۔

حدیث

عمرو بن الحارث سے روایت ہے کہ ابوبکر نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سورہ توبہ پڑھ سکتا ہے؟ ایک شخص نے اٹھ کر سورہ توبہ کی تلاوت شروع کر دی جب وہ یہاں پہنچا۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

ابوبکر صدیق رو پڑے اور کہا قسم بخدا میں ہوں "صاحبہ"

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ

کا معنیٰ ہے اللہ نے ابوبکر پر سکینت (رحمت) اتار دی۔ کیونکہ نبی علیہ السلام پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اللہ کی رحمت پہلے ہی سے ہے۔

دوسری آیت:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورہ نور آیت ۲۲)

ترجمہ: اور نہ قسم اٹھائیں تم میں سے مال و وسعت والے کہ وہ کچھ (نہ) دیں گے رشتہ داروں اور مساکین کو اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو، اور چاہیے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب منافقین نے مجھ پر تہمت لگائی تو مسطح بن اثاثہ جو ہمارے قریبی رشتہ دار تھے نے ان کی تصدیق کی ابوبکر صدیق مسطح کو خرچہ دیا کرتے تھے، تو ابوبکر صدیق نے قسم اٹھائی کہ میں آئندہ مسطح کو کچھ نہ دوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا یأتل اولوا الفضل منکم الخ

چنانچہ ابوبکر پکار اٹھے خدا کی قسم میں تو چاہتا ہوں اللہ میری مغفرت فرمائے اور انہوں نے فوراً مسطح کا خرچہ جاری کر دیا اور پھر کبھی اس میں کمی نہ آنے دی۔[1]

[1] اس آیہ مبارکہ کا شان صدیق اکبر میں نازل ہونا شیعہ مفسرین نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ شیعوں کا سب سے بڑا مفسر علامہ فضل بن حسن طبرسی تفسیر مجمع البیان جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۳۲ میں اسی آیت کے تحت لکھتا ہے۔ اِنَّ قَوْلَهٗ لَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

تیسری آیت

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ۔ (سورۃ لقمان آیت ۱۵)

ترجمہ: اس شخص کے راستے پر چلو جو میری طرف (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا ہے۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق کی شان میں اتری اور خطاب حضرت سعد بن ابی وقاص کو ہے۔

اسے واحدی نے روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام کی شان میں اتری اور خطاب ابوبکر صدیق سے ہے۔

اسے ماوردی نے روایت کیا ہے۔

چوتھی آیت: وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (سورہ زمر آیت ۳۳)

ترجمہ اور جو سچائی لے کر آیا اور جس نے اس تصدیق یہ لوگ ہی تقویٰ والے ہیں۔

حدیث

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سچائی لے کر آنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ومسطح بن اثاثۃ

ترجمہ: بے شک قول خدا الا یاتل اولوا الفضل منکم ابوبکر صدیق اور مسطح بن اثاثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

معلوم ہوا ابوبکر صدیق اللہ کے ہاں صاحب فضل و تکریم ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور اس سچائی (قرآن) کی تصدیق کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔
اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے بھی روایت کیا ہے۔[۱]

پانچویں آیت:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ الخ۔
(سورہ زمر آیت ۹)

ترجمہ: یا وہ شخص (اللہ کو محبوب ہے) جو رات کے پہروں میں اللہ کی بارگاہ میں سجدے اور قیام کرتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔

حدیث:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے دوسرے شان نزول بھی مروی ہیں۔

چھٹی آیت:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

---

[۱] معلوم ہوا اللہ کے ہاں ابوبکر صدیق صادق الایمان اور اہل تقویٰ ہیں اور شیعہ کتب میں بھی اس آیت کے تحت لکھا ہے۔
الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابوبکر
یعنی جو سچائی لیکر آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ ابوبکر ہیں۔ (تفسیر مجمع البیانی جلد ۳ صفحہ ۶۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

الْمَلَائِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(سورہ خصلت آیت ۳۰)

ترجمہ: جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر وہ اس پر ڈٹ گئے۔ ان پر فرشتے اترے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ نہ خوف رکھو نہ غم۔ اور تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔

حدیث

ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اتری ہے۔
اسے واحدی نے ذکر کیا ہے۔

ساتویں آیت:

اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِی النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِیْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ: تو جسے جہنم میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔ یا وہ جو روز قیامت امن کے ساتھ آئے گا۔

حدیث:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہنم والا ابوجہل اور امن والا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔
اسے ثعلبی نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھویں آیت :

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورہ احقاف آیت ۱۵)

ترجمہ : تا آنکہ جب وہ پختہ عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا۔ تو اس نے دعا کی اے رب مجھے توفیق دے کہ تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر اتاری ہیں اور یہ کہ میں نیک اعمال کروں جو تجھے پسند ہیں اور اے رب میری اولاد کی اصلاح فرمائیں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں مسلمانوں سے ہوں۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق کی شان میں اتری ہے۔ اللہ نے آپ کی مذکورہ دعائیں قبول فرمائیں۔ چنانچہ آپ کے والدین اور اولاد سب کے سب اسلام لائے۔

اسے عقیل بن خالد نے روایت کیا ہے۔ جب کہ آپ کی والدہ کے اسلام میں یہ بات گزر چکی ہے۔

نویں آیت : لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ (سورہ حدید آیت ۱۰)

ترجمہ : وہ شخص تم جیسا نہیں جس نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔

حدیث

کلبی کہتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق میں اتری ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

اسے واحدی نے روایت کیا ہے۔

دسویں آیت: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ الخ

(سورہ مجادلہ آیت ۲۲)

ترجمہ: آپ نہ پائیں گے اس قوم کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتی ہے۔ کہ وہ اللہ اور رسول کے دشمنوں سے محبت رکھیں۔ چاہے وہ ان کے باپ دادا بھائی یا رشتہ دار ہوں۔ انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان راسخ کر دیا ہے۔

حدیث۔

ابن جریج کہتے ہیں ابو قحافہ نے (قبول اسلام سے پہلے) ایک بار نبی علیہ السلام کی شان میں بے ادبی کی ابو بکر صدیق نے انہیں شدید ترین تھپڑ رسید کر دیا۔ پھر نبی علیہ السلام کو بتلایا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے ایسے ہی کیا ہے؟ عرض کیا "ہاں" آپ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا۔ ابو بکر کہنے لگے یا رسول اللہ اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اسے قتل بھی کر دیتا۔ تو یہ آیت اتری [1]

اسے واحدی اور ابو الفرج نے روایت کیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ آیت ایک پوری جماعت کے حق میں اتری ہے۔

---

[1] ثابت ہوا ابو بکر صدیق کے دل میں ایمان کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور شیعہ کتب میں ہے کہ جنگ احد میں آپ اپنے کافر بیٹے پر تلوار لے کر ٹوٹ پڑے تھے دیکھیے ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول ص ۳۰۵۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گیارہویں آیت:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ

اِلٰی قولہ۔ وما لاحدٍ عندہٗ من نعمۃٍ تجزٰی

الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلٰی ولسوف یرضٰی (سورہ احقاف آیت ۱۵)

ترجمہ: توجس نے مال خرچ کیا۔ (راہ خدا میں) اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی ہم جلد ہی اس کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے ..... اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا اس نے بدلہ دیا ہے۔ اس نے یہ کام صرف خدائے برتر کی رضا کے لیے کیا ہے۔ تو جلد اس سے اللہ راضی ہوگا۔

حدیث

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو قحافہ نے اپنے بیٹے ابو بکر صدیق سے کہا تم کمزور قسم کے غلام آزاد کرتے ہو حالانکہ انہی غلاموں نے آئندہ تمہارے کام آنا اور حفاظت کرنا ہے۔ (اس لیے اعلیٰ غلام آزاد کیا کرو) ابو بکر نے فرمایا۔ والد صاحب! میں جو نیت کرتا ہوں۔ وہ غلط نہیں ہوتی (یعنی میرا مقصد آزاد کردہ غلاموں سے فائدہ لینا نہیں رضا الٰہی ہوتا ہے) تو یہ آیات نازل ہوئیں جو صرف اور صرف شانِ صدیق اکبر میں ہیں، اور یہ ساری سورہ آپ کے حق میں نازل ہے۔

اسے ابن اسحاق واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اور احادیث بھی ہیں جو اس آیت کا مفہوم واضح کرتی ہیں [1]

---

[1] اس آیت فاما من اعطیٰ واتقیٰ الخ کے تحت شیعہ مفسر علامہ طبرسی نے لکھا ہے

عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرۃ وغیرھما واعتقھم،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لیے ایک جگہ جہنم میں اور دوسری جنت میں تیار کر دی گئی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! تو کیا پھر ہم اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تم عمل کرو، جس انجام کے لیے کوئی شخص پیدا ہوا ہے۔ اسے ویسے ہی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری و اما من بخل و استغنی و کذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔

ترجمہ: جس نے (راہِ خدا میں) مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی کی توفیق دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ ہوا اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم عنقریب اسے دشواری مہیا کریں گے۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ آیت صرف ابو بکر صدیق کیلئے نہیں بلکہ تمام انسانوں کیلیے ہے جبکہ پیچھے اس کا شانِ صدیق میں نازل ہونا مذکور ہوا تو ممکن ہے پہلے ابو بکر صدیق کے بارہ

ترجمہ: ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابو بکر صدیق کے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں ان غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا تھا جو اسلام لے آئے تھے جیسے حضرت بلال اور عامر بن فہیرہ وغیرہ ہیں۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نازل ہوئی ہو بعد میں اس کا حکم سب کے لیے عام کر دیا گیا۔

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے بلال کو خرید کر آزاد کیا تو مشرکین نے کہا یہ ابو بکر نے صرف اس لیے کیا ہے۔ کہ ان پر پہلے سے بلال کا کوئی احسان تھا جس کا بدلہ چکایا گیا ہے۔ تو مذکورہ آیت اتری۔

اسے واحدی نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ ساری سورت واللیل ابو بکر صدیق کی مدح اور امیہ بن خلف کی مذمت میں اتری ہے۔ کیونکہ ابو بکر نے امیہ سے بلالؓ کو خرید کر آپ نے آزاد کیا تو یہ سورت نازل ہوئی۔ اور فرمایا گیا جس نے مال دیا (راہ خدا میں) اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی لا الٰہ الا اللہ) کی تصدیق کی وہ ابو بکر ہے عنقریب ہم سے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جنت ہے۔ اس کے خلاف جس نے یعنی امیہ بن خلف اور ابی نے بخل کیا اللہ سے بے پرواہ بنا، اور لا الٰہ الا اللہ کو نہ مانا۔ ہم عنقریب اسے دشواری (جہنم) مہیا کر دیں گے اور اس کا مال اسے بچا نہ سکے گا۔ جب ہلاک ہو جائیگا۔ تو وہ بدبخت جس نے حق کو جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ وہ امیہ اور اُبی ہے۔

پتہ چلا قرآن کریم کی نص کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق متقی پرہیزگار اور جنتی انسان ہیں اور یہ کہ اللہ نے انہیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما رکھی تھی اور اللہ کو ان کی یہ ادا بڑی پسند تھی کہ قرآن میں اس کا تذکرہ کر دیا اب بھی اگر شیعہ ان کو برا کہیں تو پھر ان کے لیے دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ انہیں بھی نعمت تصدیق حق عطا فرمائے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل دوم

افضلیتِ صدیق اکبرؓ والی احادیث ایک نظر میں

اس فصل کی تمام تر احادیث گذشتہ فصول وابواب میں گزر چکی ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں تاکہ بوقتِ استدلال انہیں زیرِ نظر لانا آسان ہو جائے۔

تو اس سلسلہ میں سب سے پہلے وہ احادیث گزری ہیں جو آپ کے سابق الاسلام ہونے پر دال ہیں من جملہ حدیث ابی سعید خدری ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا۔ کیا میں اس امر کا زیادہ حق دار نہیں ہوں یہ احادیث فصل ذکر اسلام ابی بکر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد وہ احادیث ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ گویا اللہ کی محبت کے بعد نبی علیہ السلام کو ابو بکر سے محبت تھی اور ابو بکر کے سوا کوئی آپکا خلیل نہیں بن سکتا تھا[1]

---

[1] دیکھیے پیچھے حدیث ۲۷۰ تا ۲۸۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر حضرت جابرؓ کی حدیث ۳۰۳ ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد سب امت سے افضل ہیں۔ حضرت انس کی روایت ہے کہ آپ تمام اصحاب رسول سے افضل ہیں [51]

حضرت ابو درداء کی حدیث ۳۰۵ ہے کہ انبیاء کے بعد ابو بکر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سورج طلوع نہیں ہوا۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ دنیا و آخرت میں آپ تمام صحابہ سے بہتر ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد احادیث کی روایت ہے کہ جو صحابہ ثلاثہ کے باب میں گزر چکی ہیں کہ ہم (صحابہ) عہد نبوی صلی اللہ علیہ السلام میں سب سے افضل ابو بکر انکے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان غنی کو افضل سمجھتے تھے۔ محمد بن حنفیہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد ابو بکر سب لوگوں سے بہتر انسان ہیں۔ اسی طرح حضرت علی سے عبد خیر، نزال بن سیدہ ابی جحیفہ اور محمد بن حنفیہ نے اسی قسم کی احادیث روایت کی ہیں۔ جو ابو بکر و عمر کے مشترکہ باب میں گزر چکی ہیں۔

حضرت عمرؓ کی حدیث ۳۱۰ ہے کہ ابو بکر ہمارے سردار اور ہم سے بہتر ہیں۔ آپ ہی سے مروی دوسری حدیث ہے کہ لوگو! اللہ نے تم میں سے بہتر شخص کو حکومت دیدی۔
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ۳۱۴ ہے کہ میں اپنا جانشین نہیں چھوڑے جا رہا اگر اللہ نے تمہارے لیے بہتری چاہی تو کسی بہتر انسان کو تمہارا خلیفہ بنا دے گا۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام کے بعد اللہ نے ہمیں بہترین انسان پر اکٹھا کر دیا تھا۔
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ۳۱۸ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے بہتر کو ہمارا امام بنایا ہے۔

---

۵۱ دیکھیے پیچھے حدیث ۳۰۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ ابو بکر کا وزن تمام امت سے زائد ہے۔ یہ روایات عشرہ مبشرہ کے بعض افراد کے فضائل کے باب میں گزر چکی ہیں۔

ابو بکر راوی کی حدیث ہے کہ صدیق اکبر، عمر رض و عثمان رض دونوں سے بھاری ہیں۔

ابو سعید خدری فرماتے تھے ابو بکر ہم سب سے زیادہ عالم تھے۔ ابو سعید سے اسی مضمون کی ایک اور حدیث بھی مروی ہے، جب کہ ابو معلیٰ سے بھی ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہیں۔

اسی طرح خلفاء اربعہ صحابہ ثلاثہ اور شیخین کے ابواب میں اس مضمون پر مشتمل لاتعداد احادیث گزر چکی ہیں۔ جن میں سے ہم نے اہم احادیث کی نشاندہی کر دی ہے۔

فصل یازدہم

جنت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

شان اور مدارج

عشرہ مبشرہ کے بعض افراد، خلفاء اربعہ، صحابہ ثلاثہ اور شیخین کے فضائل کے ابواب گذشتہ میں اس مضمون کی بعض احادیث گزر چکی ہیں۔

اور خصائص ابی بکر رض میں حدیث ابی ہریرۃ رض ۳۴۵ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابو بکر سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ حدیث ۳۴۳ بھی آپ کی نظر سے گزر چکی ہے کہ ابو بکر جنت میں نبی علیہ السلام کے ساتھی ہونگے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیق اکبر کی پہلی جنتی شان

آپ کو جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا

حدیث :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے دو طرح کے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے اسے جنت کے دروازہ سے آواز آئے گی اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ تو نمازی کو باب الصلوٰۃ سے نمازی وشہید کو باب الجہاد سے، صدقات وخیرات کرنے والے کو باب الصدقہ سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے۔ جسے سب دروازوں سے آواز آئے گی؟ آپ نے فرمایا۔

نَعَمْ وَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

ہاں! اور مجھے امید ہے آپ ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں (

اسے بخاری، مسلم، ترمذی، احمد بن حنبل اور ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔

حدیث :

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے راہ خدا میں دو طرح کے مال خرچ کیے جنت کے پاسبان بڑھ بڑھ کر اس کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

استقبال کریں گے۔ اور کہیں گے اے اللہ کے بندے اے مسلم! یہ دروازہ تمہارے لیے بہتر ہے یہ کہہ کر نبی علیہ السلام نے ابوبکر صدیق کے ران پر (محبت سے) تھپکی لگائی اور فرمایا ابوبکر! تم بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہو اسے قلعی نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

دو طرح کا مال خرچ کرنے کے کئی معانی کیے گئے ہیں۔

۱۔ ایک نہیں دو گھوڑے دے۔ ایک نہیں دو عبد آزاد کرے۔

۲۔ دو مختلف مال دے درہم اور دینار، روٹی اور کپڑا۔

۳۔ کسی کو دو نمازوں یا دو روزوں کا ثواب ہبہ کرے۔

پہلا معنی کسی غیر معروف شارح نے کیا ہے۔ جب کہ دوسرا حضرت حسن بصری اور تیسرا علامہ الباجی نے کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

صدیق اکبر کی دوسری جنتی شان

فرشتے آپ کو جنت میں انبیاء کے ساتھ مقام دیں گے

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے ابوبکر صدیق کو روز قیامت لائیں گے۔ اور انبیاء و صدیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخین کے فضائل ہیں۔ ابوبکر صدیق سے مختص ایسی ہی حدیث گزر چکی ہے۔ جس میں انبیاء کا ذکر نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر صدیقؓ کی تیسری جنتی شان

جنت میں آپ کی خوش بختی

حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جنتی پرندے اونٹوں کی مانند درختوں پر اڑتے بیٹھتے ہونگے۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ بڑے خوش بخت پرندے ہیں۔ تو آپ نے تین بار فرمایا یہ پرندے جن لوگوں کی خوراک نہیں گے وہ زیادہ خوش بخت ہیں۔ اور مجھے امید ہے تم انہیں کھانے والوں میں سے ہو۔

اسے احمد بن حنبلؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس "طوبیٰ" کا ذکر چھڑا۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکر! "طوبیٰ" کو جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ایک جنتی درخت ہے۔ جس کی لمبائی چوڑائی اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کی ایک ٹہنی کے سائے میں ایک گھڑ سوار ستر سال تک بھاگ سکتا ہے۔ ان درختوں پر اونٹوں جیسے بڑے پرندے بیٹھے ہونگے۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ پرندے بڑے خوش بخت و خوش حال ہیں۔

آپ نے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں کھانے والے زیادہ خوش بخت ہیں اور اے ابوبکر! انشاءاللہ تم انہی میں سے ہو۔ اسے خلعی نے روایت کیا ہے۔

بیان ۴ جنت میں آپ کا بلندو بالا گنبد

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، شب معراج میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک بلند گنبد دیکھا جس پر ریشم کے پردے لگے تھے میں نے کہا جبریل! یہ کس کا ہے؟ عرض کیا ابوبکر صدیق کا ہے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

بیان ۵ جنت میں آپ کے لیے گلاب جیسی چار سو حوریں!

حدیث

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جنت میں کچھ حوریں ہیں جنہیں اللہ نے گلاب سے پیدا کیا اور انہیں گلابی حوریں کہا جاتا ہے۔ ان سے صرف نبی یا صدیق یا شہید ہی نکاح کر سکتے ہیں، اور ابوبکر کو ایسی چار سو حوریں دی جائیں گی۔

بیان ۶ اہل جنت کس طرح آپ کا پرتپاک استقبال کیا کریں گے

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایک شخص جنت میں آئے گا۔ تو جنت کے ہر گھر اور ہر بالاخانہ کے لوگ پکاریں گے مرحبا مرحبا ادھر تشریف لائیے، ادھر تشریف لائیے۔ ابوبکر نے عرض کیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یارسول اللہ! گویا اہلِ جنت اس شخص پر مر مٹے! آپ نے فرمایا! بالکل اور وہ شخص تم ہو اے ابو بکر!

فصل یازدہم

ابو بکر صدیق کے فضائل و مناقب

ابن عبد البر وغیرہ کہتے ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ابو بکر صدیق بدر و حدیبیہ میں شریک تھے اور نبی علیہ السلام کے رفیق خاص صرف آپ تھے۔ غار میں خدمت گزار صرف آپ تھے۔ آپ ہی نے مرتدین سے جہاد کیا۔ اپنی بہتر رائے پیش کی اور باوجود نرم خو ہونے کے اس موقعہ پر سخت ترین موقف اختیار کیا۔ جس کے سبب اللہ نے دین کو غلبہ دیا اور ہر مرتد قتل ہو گیا۔

صاحب "صفوہ" کہتے ہیں پوری سیرت نبوی میں کوئی ایسا اہم موقعہ نہیں جہاں ابو بکر صدیق نبی علیہ السلام کے ساتھ نہ ہوں۔ جب احد میں لوگ بھاگ گئے۔ آپ دامانِ رسالت سے لپٹے رہے جنگ تبوک میں سب سے بڑا جھنڈا نبی علیہ السلام نے آپ کو دیا تھا۔ اور دورِ جاہلیت میں بھی آپ کبھی شراب کے قریب نہ گئے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۱

آپ مجسمہ خیر و خوبی ہیں

صدیق اکبر اور بھلائی کی تین سو ستر خصلتیں

حدیث

طارق کہتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ابوبکر کیسے شخص تھے فرمایا مجسمہ خیر تھے یا فرمایا مجسمہ خیر کی طرح تھے۔
اسے ابوعمر نے روایت کیا ہے۔

حدیث

عبید خیر نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی کی تین سو ستر (۳۷۰) خصلتیں ہیں جب اللہ کسی انسان کی بہتری (جنت) چاہے تو ان میں سے کوئی ایک خصلت اس میں پیدا کر دیتا ہے جس کے سبب وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مجھ میں بھی ایسی کوئی خصلت ہے؛ فرمایا تیرے اندر وہ تمام کی تمام خصائل موجود ہیں۔
اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے اور ابن بہلول نے سلمان بن یسار کے واسطہ سے نبی علیہ السلام سے اسے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ربیع بن انس کہتے ہیں پہلی کتاب (تورات) میں لکھا تھا ابوبکر کی مثال بارش کی سی ہے۔ جہاں گرے نفع لائے گی۔ اسے صاحب در فضائل ابی بکر نے روایت کیا ہے۔

فضیلت ۲

نبی علیہ السلام کے سسرال کی عظمت

عشرہ مبشرہ کے بعض افراد کے فضائل میں گزر چکا ہے کہ نبی علیہ السلام کسی کے سسر ہوں یا کوئی آپ کا سسر بنے دونوں قسم کے لوگوں پر جہنم حرام اور جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (اب اسی امر پر دال ایک اور حدیث پیش خدمت ہے۔)

حدیث

ابن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ إِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِيْ

روز قیامت ہر قسم کا نسبی اور سسرالی رشتہ ختم ہو جائے گا۔

البتہ مجھ سے نسبی یا سسرالی رشتہ کا ہونا فائدہ دے گا[1]

اسے تمام نے اپنے فوائد میں روایت کیا ہے۔ اور امہات المؤمنین کے فضائل میں باب ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی میں ان سے نبی علیہ السلام کی شادی کا حال بیان ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (جس سے ابوبکر صدیق کا سسرالی رشتہ خوب واضح ہو

1ء ابوبکر صدیق اور عمر فاروق نبی علیہ السلام کے سسر ہیں اور نبی علیہ السلام عثمان غنی کے سسر ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے گا)

فضیلت ۳

بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی قدرومنزلت

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا نبی علیہ السلام حضرت علیؓ کے ساتھ کھڑے تھے اتنے میں ابوبکر صدیقؓ آ گئے۔ نبی علیہ السلام نے بڑھ کر انسے مصافحہ کیا گلے لگایا اور ماتھا چوم لیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوالحسن! میرے نزدیک ابوبکر کی وہی قدر ہے جو اللہ کے ہاں میری ہے۔

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے۔

اور یہ فضیلت روزِ محشر بھی جلوہ دکھائے گی۔ چنانچہ یہ حدیث شیعہ کتب میں بکثرت موجود ہے۔ چنانچہ شیعوں کی معتبر تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ ص ۲۷۶ میں زیر آیت ولا تنکحوا المشرکات الخ لکھا ہے۔ من زوجنی او تزوج منی من الامۃ احد لا یدخل النار انی سئلت اللہ عنہ ووعدنی بذالک۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی بیٹی مجھ سے بیاہی ہے اور جس سے میں نے اپنی بیٹی بیاہی وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ میں نے اللہ سے اس بارہ میں سوال کر لیا ہے۔ اور اللہ نے مجھ سے اس کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔

---

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۴

آپکو رسول سے وہ قرب حاصل ہے جو آنکھوں کو جسم سے ہے

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق اور ہیں اگلی صفوں میں کھڑے ہونا چاہتے تھے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ تم میرے لیے بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہو[1]

---

[1] سبحان اللہ کتنی بڑی عظمت ہے صدیق اکبر کی شیعہ حضرات کو اگر یقین نہیں آتا تو اپنی کتاب اٹھا کر تسلی کر لیں۔ چنانچہ معانی الاخبار مصنفہ شیخ صدوق ص ۳۸۷ میں حدیث ہے۔ شیعوں کے دسویں امام علی تقی اپنے آباء کے واسطے سے امام حسن رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان ابابکر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفؤاد۔

ترجمہ: بے شک ابوبکر بمنزلہ میرے کانوں کے، عمر بمنزلہ میری آنکھوں کے اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہے۔

آگے راوی نے یہ تشریح کی ہے کہ بقول قرآن آنکھوں، کانوں اور دل سے روز قیامت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے واحدی نے اور ابن جوزی نے اسباب النزول میں
کے تحت روایت کیا ہے۔

فضیلت ۵

بارگاہِ نبوت میں آپ کا اَدب و احترام

حدیث

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ابو بکر سے فرمایا۔ تم بڑے ہو یا میں ۔؟ (یعنی عمر میں) آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! نہیں آپ مجھ سے بڑے ہیں ۔ اور مکرم وافضل ہیں۔ مگر میرے سال آپ سے زائد ہیں۔
اسے ابن ضحاک نے روایت کیا ہے۔

حدیث

حسن کہتے ہیں جب ابو بکر صدیق کی بیعت ہو گئی (اور وہ خلیفہ بن گئے) تو وہ منبر پر نبی علیہ السلام والی سیڑھی سے نچلی سیڑھی پر بیٹھے تھے [۱]
اسے حمزہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔

بد اعمالیوں کا حساب ہو گا۔ مگر اللہ کے بندے نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تمام لوگوں کا مسئلہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھوں وغیرہ سے حساب نہ ہو گا۔

[۱] اللہ رے احترام و انکسارِ صدیق اکبر جو شخص نبی علیہ السلام کے مقام جلوس کا اتنا احترام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۶

آپ سے نبی علیہ السلام کا دل کبھی نہیں دکھا

حدیث

سہل بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! ابوبکر سے مجھے کبھی دکھ نہیں پہنچا۔ اس کی یہ عظمت یاد رکھو!

اسے خلعی نے روایت کیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

کرتا ہے کب ممکن ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کی دختر نیک اختر پر ظلم کرے۔ اور منبر پر آپ کا نیچے بیٹھنا شیعہ مسلمات میں سے ہے۔ دیکھیے ناسخ التواریخ حالات خلفاء جلد دوم ص۳ پر کس قدر صاف عبارت ہے کہ جب عمر فاروق خلیفہ بنے تو۔

ازا بوبکر یک پایہ فروتر نشست چنانکہ ابوبکر از رسول خدا یک پایہ فروتر جائے میکرد۔

ترجمہ: آپ منبر پر ابوبکر صدیق سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھا کرتے تھے۔

---

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت

آپ نبی علیہ السلام کے محرم راز اور امین الاسرار تھے

حدیث

عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میری بیٹی حفصہؓ خنیس بن حذافہ شہید بدر سے بیوہ ہوگئی۔ تو میں عثمان غنی سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہؓ آپ کا عقد کردوں؟ انہوں نے کہا میں دیکھوں گا۔ پھر وہ دوبارہ مجھے ملے تو کہا کہ میرا اس سے ابھی نکاح کا ارادہ نہیں۔ میں ابو بکرؓ سے ملا اور یہی مطالبہ سامنے رکھا وہ چپ ہوگئے مجھے عثمان غنی کی نسبت ان پر زیادہ افسوس ہوا۔ چند دن نہ گزرے کہ نبی علیہ السلام نے حفصہؓ سے عقد فرمالیا۔ اس کے بعد ابو بکر ملے تو کہنے لگے۔ شاید آپ کو مجھ پر افسوس ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ ابو بکر کہنے لگے مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ مگر یہ کہ میں جانتا تھا نبی علیہ السلام نے ایک بار سیدہ حفصہؓ کا ذکر کیا ہے۔ بس آپ کا یہ راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا (ورنہ آپکو اصل وجہ بتلا دیتا) اور اگر نبی علیہ السلام نکاح نہ کرتے تو یقیناً میں ان سے عقد کر لیتا۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

عمر فاروق کو ابو بکر صدیق پر زیادہ افسوس آنے کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں ۔

۱۔ دونوں میں محبت کا رشتہ زیادہ گہرا تھا بنسبت عثمان غنی کے ۔

۲۔ یا یہ کہ عثمان غنی نے صاف جواب دے دیا ۔ اور ابو بکر صدیق نے بات کو لٹکا دیا ہاں یا نہ ۔ نہ کہا ۔

فضیلت ۸

نبی علیہ السلام کے رشتہ دار نگاہِ صدیق میں اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عزیز تھے

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا نبی علیہ السلام کے اقارب مجھے اپنے اقارب سے زیادہ عزیز ہیں ۔

اسے صاحب "فضائل" نے طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے ۔

https://t.me/Tehqiqat

فضیلت ۹

نبی علیہ السلام کو قلبی سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دینا آپ کا عمل تھا

حضرت ابو قحافہ کے واقعہ اسلام میں گزر چکا ہے ۔ کہ ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ! قسم ہے مجھے اس خدا کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ اگر میں ابوطالب کو تبلیغ کرکے مائل بہ اسلام کرتا۔ اور وہ کلمہ پڑھ لیتے۔ جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں تو یہ بات میرے لیے اپنے والد کے اسلام سے کہیں زیادہ باعثِ مسرت ہوتی۔

حدیث۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ) نبی علیہ السلام کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت علی آ گئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اور بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ ڈھونڈنے لگے۔ نبی علیہ السلام نے صحابہ کرام کے چہرے ملاحظہ فرمائے کہ علی مرتضیٰ کے لیے کون جگہ بناتا ہے؟ ابوبکر نبی علیہ السلام کے ساتھ دائیں طرف بیٹھے تھے۔ وہ ایک طرف ہو گئے اور جگہ بنا دی۔ علی مرتضیٰ نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق کے درمیان آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کا چہرہ خوشی سے دمک گیا اور فرمایا ابوبکر!

اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَھْلِ الْفَضْلِ ذُوْالْفَضْلِ۔

فضیلت والوں کی فضیلت کو اصحاب فضیلت ہی سمجھتے ہیں۔

اسے امام احمد نے مناقب میں خلعی نے اور ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

اسی مفہوم کے قریب درج ذیل حدیث ہے۔

حدیث۔

ابوبکر صدیق نبی علیہ السلام کے منبر پر بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن مجتبیٰ (بچپنے میں) منبر پر آ چڑھے اور فرمایا میرے نانا کے منبر سے اتر جاؤ! ابوبکر نے فرمایا (ہاں واقعی) یہ آپ کے نانا کی جگہ ہے میری نہیں (اور نبی علیہ السلام کی یاد کرکے) آپ زار زار رو پڑے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ حضرت علی کہنے لگے، ابو بکر صدیق! خدا کی قسم یہ میں نے اسے نہیں سکھلایا۔ آپ نے فرمایا میں نے کب آپ پر تہمت رکھی ہے؟ دوسری روایت ہے کہ علی مرتضیٰ (جو اس وقت غائب تھے) کو جب پتہ چلا تو وہ آئے اور کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر کہا یہ ہم نے اسے نہیں سکھلایا تھا۔ ابو بکر صدیق نے کہا میں آپ پر ہرگز تہمت نہیں رکھ رہا۔

اسے ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

فضیلت نمبر ۱

نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کے وعدے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پورے کیے

حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بحرین سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مال آیا۔ آپ نے فرمایا اگر نبی علیہ السلام نے کسی سے کوئی وعدہ کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں میں نے اٹھ کر کہا۔ مجھ سے آپ کا ایک وعدہ تھا۔ فرمایا کیا تھا؟ میں نے کہا۔ نبی علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا اگر اللہ مجھے ڈھیروں مال بھیجے تمہیں اتنا۔ اتنا۔ اتنا یعنی تین ڈھیر مال کے دوں گا تو ابو بکر صدیق نے مجھے تین ڈھیر دے دیئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث

حبشی بن جنادہ کہتے ہیں۔ ایک بار میں ابو بکر صدیق کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جس سے نبی علیہ السلام نے کوئی وعدہ کیا ہو۔ وہ کھڑا ہو۔ ایک شخص اٹھ کر بولا۔ خلیفۂ رسول! نبی علیہ السلام نے مجھے کھجور کے تین ڈھیر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ! وہ آئے تو آپ نے فرمایا ابوالحسن! یہ شخص کہتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے مجھے کھجور کے تین ڈھیر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ اسے دے دو۔ تو انہوں نے تین ڈھیر بنا کر اس کے حوالے کر دیئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھجوریں گنی جائیں! تو معلوم ہوا کسی ڈھیر میں ایک کھجور کی کمی بیشی نہیں۔ سب کے دانے برابر ہیں۔ ابوبکر بولے۔ اللہ اور اس کا رسول سچ کہتے۔ جب ہم غار سے نکل کر مدینہ طیبہ کو آ رہے تھے تو نبی علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ ابوبکر! گنتی میں میرا اور علی کا ہاتھ برابر ہے۔

اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

فضیلت ۱۱۱

تا قیامت اہل ایمان کے اعمال صالحہ جتنا ثواب اکیلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہو گا

حدیث ملا

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا۔ نبی علیہ السلام ابوبکر سے فرماتے ہیں، ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے آفرینش آدم سے آج تک کے تمام اہل ایمان کا ثواب مجھے دیا ہے اور میرے صحابہ سے لے کر قیامت تک کے اہل ایمان کا ثواب اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا

اسے خلعی، ملاں اور صاحب ”فضائل“ نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۱۲

آپ کی شجاعت اور مصائب میں حوصلہ مندی

اس مضمون کی احادیث گذشتہ اوراق میں بکثرت گزر چکی ہیں۔ جن میں آپ کا سب لوگوں سے زیادہ شجاع ہونا، نبی علیہ السلام کے وصال پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا وغیرہ بیان ہوئے ہیں۔ (دیکھیے حدیث ۳۲۱ تا ۳۵۱)

فضیلت ۱۳

آپ کا علم و فضل اور معاملہ فہمی

پیچھے احادیث گذر چکی ہیں۔ جن میں نبی علیہ السلام کے اقوال کی تہہ تک پہنچنا اور اسلامی امور میں درکمررکھنا بطور خصوصیت ابی بکر صدیق کے بیان کیا گیا تھا۔

مثلاً یہ کہ اہل اسلام کے مصالح کے لیے نبی علیہ السلام ابو بکر صدیق کے ساتھ اکثر رات گئے تک گفتگو فرمایا کرتے تھے (۱۰)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۱۴

آپ کی فراستِ ایمانی اور کرامات

اے عائشہ! تمہاری دوسری بہن ابھی ماں کے پیٹ میں ہے ، صدیق اکبر

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب صدیق اکبر نے مقام غابہ پر اپنے باغ میں سے بیس وسق کھجوریں انہیں دی تھیں۔ جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا۔ اے بیٹی! ہر شخص سے بڑھ کر تمہارے متعلق میری زیادہ تمنا ہے۔ کہ میرے بعد تم کسی کی دستِ نگر نہ ہو اور یہ کہ تمہارے پاس اپنا مال ہو۔ اور میں نے تمہیں بیس وسق تقریباً (۱۵۰ من) کھجوریں دی تھیں۔ اگر تم انہیں کاٹ کر محفوظ کر لیتیں۔ تو وہ تمہاری ہوتیں۔ مگر اب وہ میرے ورثاء کا مال ہے۔ اور وہ تیرے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اسے میرے بعد ان میں قرآنی احکامات کے مطابق تقسیم کرنا ہو گا۔ سیدہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا۔ ابا جان! میری تو ایک بہن ہے "اسماء" دوسری کون ہے۔ آپ نے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ بنت خارجہ (آپ کی بیوی کا نام) کے پیٹ میں ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔)

اسے امام مالک نے موطا میں اور ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہے۔ ابو معاویہ نے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اس کے ساتھ بھلائی کرنا۔ اور میرا دل کہتا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔ چنانچہ ام کلثوم پیدا ہوئیں۔[1]

حدیث

جب نبی علیہ السلام کا وصال ہوا۔ تو قبیلہ بنی طے کے لوگ مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ روک لی۔ اس وقت عدی بن حاتمؓ ان میں کھڑے ہو کر وعظ کرنے لگے اور انہیں اللہ کا خوف دلایا۔ زید الخیل نے ان کی معاونت کی۔ اس کے بعد عدی بن حاتم بنی طے کی زکوٰۃ دے کر ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور سلام کہنے کے بعد بولے اے خلیفہ رسول! آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا تم عدی ہو۔ جب لوگ کفر کر رہے تھے تم ایمان لائے۔ جب وہ دین سے پھر رہے تھے تم ثابت قدم رہے اور جب وہ دھوکہ دہی میں مبتلا تھے۔ تم نے وفا کا حق ادا کر دیا۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھی زید الخیل کو خوب جانتا ہوں۔ اگر میں نہ بھی جانوں تو اللہ تمہیں جانتا ہے۔

اسے ملا نے روایت کیا ہے۔

---

[1] اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا تھا کہ میرے فلاں باغ سے بیس وسق کھجوریں تمہاری ہیں، جب آپ کا وقت وصال آیا تو آپ نے سیدہ فرمایا اے بیٹی وہ کھجوریں اگر تم وصول کر لیتیں تو وہ تمہاری تھیں مگر اب میرا وقت وصال ہے میں چاہتا ہوں کہ تم ان کھجوروں سے دست بردار ہو جاؤ تاکہ سارا مال ورثا میں برابر تقسیم ہو جائے چنانچہ جامع کرامات اولیا جلد اول میں علامہ یوسف مصری نبہانی نے آخر میں سیدہ عائشہؓ کے یہ الفاظ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۱۵

آپ نے کس طرح نبی علیہ السلام کی قدم بقدم پیروی کی

پیچھے گزر چکا ہے کہ جب مرتدین نے زکوٰۃ روکی تو آپ نے فرمایا۔ اگر یہ لوگ ایک رسی بھی روک لیں گے جسے عہد نبوی میں ادا کرتے تھے تو میں اسے وصول کر کے چھوڑوں گا۔ ورنہ ان سے جنگ کروں گا۔[1]

نقل کیے ہیں واللہ لو کانت کن ادکن الترکتہا کہ قسم بخدا اگر وہ کھجوریں اس سے بھی کہیں زیادہ ہوتی تو میں انہیں چھوڑ دیتی، اس حدیث سے حضرت ابو بکر کا علم مافی الارحام ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے ماں کے پیٹ میں بچی کے موجود ہونے کی خبر کر دی۔

[1] باپ دنیا سے پردہ کر جائے تو بیٹا اس کا صحیح جانشین تب ہی ثابت ہوتا ہے جب باپ والے کارنامے کر دکھائے، وہی شاگرد اپنے استاد کا صحیح علمی جانشین قرار پاتا ہے جو استاد کے خیالات کو اپنائے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کرے یہی بات جب ابو بکر صدیق کی سیرت میں دیکھی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نبی علیہ السلام کے برحق جانشین اور نائب و خلیفہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے مرتدین و مانعین زکوٰۃ پر سختی کر کے انہیں زیر کر دکھایا اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوا

چنانچہ شیعوں کی معتبر تفسیر منہج الصادقین میں زیر آیت

یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم الخ

کے تحت، اور ناسخ التواریخ خلفاء جلد اول میں آپکا مانعین زکوٰۃ سے جہاد کرنا اور دین کو اس فتنے سے محفوظ کرنے کیلئے عظیم الشان سعی کرنا بالتفصیل مذکور ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

باغ فدک کے متعلق ایک تاریخی فیصلہ

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا۔ ابو بکر صدیق کے پاس آئیں اور میراث طلب کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں نبی علیہ السلام کی میراث حاصل کرنے ابو بکر صدیق کے پاس آئے۔ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کے مال غنیمت کا وہ حصہ مانگ رہے تھے جو نبی علیہ السلام کو حاصل ہوا تھا۔ ابو بکر صدیق نے جواب دیا۔ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔

(ہماری (انبیاء کی) میراث نہیں ہوتی جو ہم چھوڑیں صدقہ ہوتا ہے (جسے مستحقین اہلِ اسلام پر خرچ کر دینا چاہیے)

اس کے بعد ابو بکر صدیق نے فرمایا۔ اس مالِ (فدک وخیبر) سے نبی علیہ السلام کی آل کو (عہد نبوی میں) خرچہ ملتا تھا۔ اور خدا کی قسم جو کام بھی نبی علیہ السلام کرتے تھے میں اسے کر گزرنے سے نہیں روک سکتا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اگر میں نبی علیہ السلام کا کوئی کام چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ راہِ حق سے بھٹک جاؤں گا۔[1]

یہ حدیث کہ انبیاء کی میراث نہیں ہوتی۔ بہت سے صحابہ نے روایت

---

[1] صرف یہی نہیں بلکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے کہا۔ کہ سیدہ! اے جگر گوشہ رسول! فدک کے مال سے نبی علیہ السلام آپ حضرات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ہے جن میں ابوہریرہ، ابن عمر، عثمان غنی، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن العوام اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ چنانچہ ابوہریرہؓ کی حدیث درج ذیل ہے۔

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِی دِینَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِی وَمُؤْنَةِ عَامِلِی فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

میری وراثت درہم و دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگی۔ میرے مال سے میری ازواج اور خدام کا خرچہ نکال کر باقی کو تقسیم کر دیا جائے۔[1]

---

[1] نبی علیہ السلام کی زبان حق ترجمان سے ثابت ہو گیا۔ کہ انبیاء کی مالی میراث ہوتی ہی نہیں۔ اب شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ باغ فدک نبی علیہ السلام کی مالی میراث تھی۔ جو سیدہ فاطمہ کا حق تھا ابوبکر صدیق نے چھین کر ظلم عظیم کیا۔ سراسر بہتان ٹھہرتا ہے۔ آئیے شیعہ فرقہ کی معتبر ترین کتب حدیث سے استفادہ کرتے ہیں کہ انبیاء کی مالی میراث ہوتی ہے یا نہیں! اور ابوبکر صدیق نے جو حدیث اس بارہ میں سنائی ہے۔ وہ ائمہ اہل بیت کی مصدقہ ہے یا نہیں۔ تو دیکھیے۔

عَنْ اَبِیْ عبد الله علیه والسلام ان العلماء ورثة الانبیاء وذلك ان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثهم فمن اخذ بشیئ منها فقد اخذ حظا وافرًا۔

ترجمہ: امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "بے شک علماء وارثین انبیاء ہیں اس لیے۔ انبیاء کی میراث درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی احادیث ان کی میراث ہیں توجس نے وہ احادیث لے لیں۔ اس نے اس میراث کا وافر حصہ حاصل کر لیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم سے گواہی مانگی کہ تمہیں اس خدا کی قسم جس نے ارض و سماء بنائے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم (انبیاء) کی میراث نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہوتا ہے وہ کہنے لگے ہاں آپ نے فرمایا تھا۔

اسے خلعی نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں بالکل صراحت ہے کہ نبی علیہ السلام جو کچھ ذاتی مال چھوڑ کر

یونہی شیعوں کے شیخ المشائخ علامہ صدوق اپنی کتاب امالی صدوق ص۳۷ (مجلس ۱۵) میں کہتے ہیں۔

عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیہ عن اٰبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثۃ الانبیاء، ان الانبیاء لم یورثوا دینارًا ولا درھمًا ولکن ورثوا العلم فمن اخذ منہ اخذ بحظ وافر۔

ترجمہ: امام جعفر بن محمد صادق اپنے والد گرامی (امام باقر) سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... علماء وارثان انبیاء ہیں۔ انبیاء اپنے پیچھے درہم و دینار نہیں علم چھوڑ کر جاتے ہیں جس نے وہ علم حاصل کر لیا اس نے ان کی میراث کا بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے وہ بطور میراث تقسیم نہیں ہو سکتا تھا بلکہ آپ کے ارشاد کے مطابق ازواج و خدام کا خرچہ نکال کر باقی حصہ بانٹ دینا ضروری تھا۔ اس لیے اس حدیث میں جہاں کہیں یہ الفاظ ملتے ہیں۔ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ

(جو کچھ ہم صدقہ کا مال چھوڑیں اسے بانٹا جائے)

اول تو ایسی روایات درست نہیں۔ اور اگر درست ہیں تو ایک گمراہ فرقہ شیعہ نے اس میں بگاڑ پیدا کیا ہے۔ ورنہ اصلی الفاظ یہ ہیں ما ترکنا ہ صدقۃٌ

(ہم جو کچھ چھوڑیں وہ سارا صدقہ ہی ہوتا ہے)

یعنی صدقہ نصب کے ساتھ ہے رفع کے ساتھ نہیں۔

حدیث

عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن عمر بن حزم اپنے باپ (ابو بکر) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق کے پاس آئیں اور فرمایا۔ فدک مجھے دے دیں! کیونکہ نبی علیہ السلام یہ مجھے دے گئے تھے! انھوں نے فرمایا اے بنتِ نبیؐ! آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ نبی علیہ السلام آمدِ فدک تقسیم کیا کرتے تھے۔ یعنی آپ اہلِ بیت کے لیے قوت نکال کر باقی کو غربا، فقرا اور مسافرین میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ آپ فرمائیں کہ اب کیسے کرنا ہے آپ نے فرمایا۔ جیسے نبی علیہ السلام کا عمل تھا۔ ہم بھی ویسے ہی کریں گے۔ ابو بکر بولے۔ اب آپ گواہ رہیں۔ کہ میں فدک کے بارہ میں وہی طریقہ کار رکھونگا جو آپ کے والد ماجد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تھا۔ فرمانے لگیں۔ قسم بخدا آپ ایسے ہی کریں گے؟ فرمایا ہاں، قسم بخدا ایسا ہی آئندہ کا لائحہ عمل ہو گا۔ آپ فرمانے لگیں، اے اللہ گواہ رہنا۔ اس کے بعد ابو بکر صدیق فدک سے اہلِ بیت کے جملہ افراد کے لیے خرچہ نکال کر باقی تقسیم کر دیا کرتے تھے (یعنی فدک کی سالانہ آمدن میں سے) اس کے بعد عمر فاروق کا بھی یہی طریقہ کار رہا اور علی مرتضیٰ بھی اسی نہج

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

پر چلے۔ اور انہیں بھی کہا گیا۔ (کہ آپ فدک اہل بیت کے لیے مختص کرلیں) مگر انہوں نے فرمایا۔ جو کام ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جاری کر گئے۔ مجھے اس کے موقوف کرنے سے حیا آتی ہے۔ لہ

حدیث۔

ابو طفیل سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق کے پاس آئیں اور فرمایا۔ اے خلیفہ رسول! اللہ کے نبی کے وارث آپ ہیں یا ان کے اہل بیت؟ فرمایا اہل بیت وارث ہیں ۲ فرمانے لگیں تو (خیبر کے) خمس کا کیا حال ہے؟ فرمایا میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے نبی کو مال دے اور نبی کو اپنے پاس بلالے تو وہ اس کے جانشین کے قبضہ میں آجاتا ہے۔ تو جب میں آپ کا جانشین بنا میں نے بہتر جانا کہ یہ خمس مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔ سیدہ نے فرمایا۔ تم اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہو۔ یہ کہہ کر آپ لوٹ آئیں۔

اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے۔

لہ حضرت علی کا یہ ارشاد ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جلد ۴ ص ۹۴ میں یوں لکھا ہے

فَلَمَّا وَصَلَ الاَمْرُ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلِّمَ فِیْ فَدَکَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا مَنَعَ مِنْہُ اَبُوْبَکْرٍ وَاَمْضَاہُ عُمَرُ۔

ترجمہ: جب حضرت علی کو حکومت حاصل ہو تو ان سے فدک کے متعلق بات کی گئی آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں کسی شخص کو وہ چیز دلوادوں جو ابو بکر نے روک دی تھی اور عمر فاروق نے ان کے حکم کو جاری کر دیا

۲ کسی شیعہ کو یہ وہم نہ ہو کہ ان الفاظ میں ابو بکر صدیق نے نبی علیہ السلام کی مالی وراثت تسلیم کر لی ہے کیونکہ اس سے مراد علمی و دینی میراث ہے یعنی مجھ سے زیادہ اہل بیت نبی علیہ السلام کے احکام کو پورا کرنے والے ہیں اور جہاں کہیں ایسے الفاظ آئے ہیں جن سے شیعہ حضرات اپنا مقصد نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں یہی معنیٰ مراد ہوتا ہے۔ جو ہم نے عرض کر دیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں۔ حضرت عباس اور علی مرتضیٰ ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ علی مرتضیٰ سیدہ فاطمہؓ کا حصہ اور عباس خود اپنا حصہ مانگ رہے تھے۔ اس مال میں سے جو بوقتِ وصال نبی علیہ السلام کے تصرف میں تھا۔ اور وہ نصب خیبر۔ بنی قریظہ کی زمین اور فدک کا علاقہ تھا۔ دونوں کہنے لگے یہ سارا علاقہ ہمارے حوالے کر دیں یہ نبی علیہ السلام کے قبضہ میں تھا۔ ابوبکر صدیق نے انہیں فرمایا۔ میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ نبی علیہ السلام فرماتے تھے۔ ہم گروہ انبیاء کی میراث نہیں ہوتی۔ جو ہم چھوڑیں صدقہ ہوتا ہے۔ اس پر صحابہ کرام کی بڑی جماعت نے اس کی تصدیق کی۔ علی اور عباس کہنے لگے۔ یہ علاقے ہماری تحویل میں ہی دے دیئے جائیں تاکہ ہم ان میں نبی علیہ السلام کے طریقہ پر ان میں تصرف کرتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا مجھے یہ بھی پسند نہیں میں نبی علیہ السلام کا جانشین ہوں اور اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان علاقوں میں سنتِ نبوی کے مطابق تصرف کروں۔ اس کے بعد جب عمر فاروق کا دور آیا تو علی و عباسؓ دونوں پھر آئے اور پہلے والا تقاضا کیا۔ آپ نے یہ علاقے انکے تصرف میں دیدیئے اور عہد لے لیا کہ نبی علیہ السلام کی سنت مطہرہ کے مطابق ان میں تصرف ہوگا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔ اور یہ مضمون صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔

حدیث

معاذ بن رفاعہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق پہلی بار منبر پر بیٹھے تو رو پڑے اور فرمایا جب نبی علیہ السلام پہلی بار منبر پر جلوہ آرا ہوئے تھے۔ تو رو پڑے تھے۔ پھر فرمایا۔ اللہ سے عافیت اور معافی مانگا کرو! کیونکہ یقین (اسلام) کی دولت کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ترمذی نے اور حافظ دمشقی نے موافقات میں روایت کیا ہے۔

فضیلت ۱۶

حدیث

عروہ بن زبیر (ابوبکر صدیق کے نواسے) کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: تیرے باپ دادا ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر سر جھکا دیا حالانکہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ دوسری روایت میں باپ دادا کی جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کا لفظ ہے۔ بخاری نے بھی ایک طویل حدیث کے ضمن میں فضائل زبیر رضی اللہ عنہ میں اسے روایت کیا ہے۔

فضیلت ۱۷

آپ کی عبادت اور حسن ادائیگی نماز

حدیث:

عبدالرزاق کہتے ہیں۔ اہل مکہ کا کہنا ہے کہ ابن جریج نے عطاء سے نماز سیکھی ہے جبکہ عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے اور انہوں نے ابوبکر سے اور ابوبکر نے نبی علیہ السلام سے نماز سیکھی ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے ایک بار نماز فجر پڑھائی جس میں دو رکعتوں کے اندر سورہ بقرہ ختم کی۔ سلام کے بعد عمر فاروق نے کہا: خلیفہ رسول! آپ نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس وقت نماز ختم کی ہے۔ جب ہمیں سورج کے طلوع کر آنے کا خطرہ ہو چلا تھا۔ ابوبکر بولے۔ اگر سورج چڑھ آتا تو ہمیں ذکر خدا سے غافل نہ پاتا۔

اسے بغوی نے اور مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے۔ جبکہ آپکی نماز وتر کا پیچھے فضائل شیخین میں گزر چکا ہے۔

فضیلت ۱۸

حدیث

عبداللہ بن عمر بن العاص کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیے۔ جو میں نمازیں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے خود پر بے بہا ظلم کیا ہے۔ اور تو ہی گناہ بخش سکتا ہے۔ مجھے اپنی جناب سے معافی عطا فرما اور رحم کر۔ بلاشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۲

ابی راشد خیرانی کہتے ہیں میں ابن عمرؓ کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ نبی علیہ السلام سے سنی ہوئی کوئی حدیث ارشاد فرمائیں! انہوں نے اپنے سامنے ایک بڑا سا کاغذ پھیلا لیا۔ میں نے دیکھا اس میں ایک جگہ لکھا تھا۔ کہ ابوبکر صدیق نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں جو میں صبح و شام پڑھنا رہا کروں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر! یہ پڑھا کرو۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ شَرًّا اَوْ اَنْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: اے اللہ خالق ارض و سما، غیب و شہادت کے دانا، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اے ہر شے کے خالق و مالک! میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو مجھے شرک سے اور خود پر یا کسی مسلمان پر ظلم کرنے سے بچا۔

اسے ابن عرفہ عبدی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ دیگر کتب میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر! یہ دعا صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔

حدیث۔

ابویزید مدنی کہتے ہیں ابوبکر یہ دعا اکثر مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا وَّمُعَافَاۃً وَّنِیَّۃً

اے اللہ! مجھے ایمان یقین بخشش اور حسن نیت عطا فرما۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن معاویہ بن قرہ کہتے ہیں مجھے یہ روایت ملی ہے کہ ابوبکرؓ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ لِقَائِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری عمر کا بہتر حصہ آخری بنا۔ زندگی کے آخری اعمال سب سے بہتر بنا اور جس دن تیری ملاقات ہو وہ دن میرے لیے سب سے بہتر ثابت ہو۔

اسے صاحب "فضائل" نے روایت کیا ہے۔

حدیث:

امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ ابوبکر کی زبان پر اکثر کلمہ رہتا۔ لا الٰہ الا اللہ۔

اسے خجندی نے روایت کیا ہے۔

فضیلت ۱۹

ہزارہا اقسام کی خوبیاں اور نیک اعمال آپ میں موجود ہیں

پیچھے گزر چکا ہے کہ ایک دن میں آپ کئی اقسام کے نیک اعمال میں پہل کر گئے تھے۔ اور جنت کی بشارت پائی (علاوہ ازیں یہ بھی گزر چکا ہے کہ بھلائی کی تین سو ستر خصلتیں ہیں۔ جو سب کی سب زبانِ نبوت کے فتوے کے مطابق ابوبکر صدیق میں موجود ہیں۔)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت نمبر ۲

آپ کو جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا

حدیث:-

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت ہر انسان کو اس کے بہتر عمل کے ساتھ پکارا جائے گا۔ جسے نماز سے زیادہ محبت تھی اسے نمازی کہہ کر ندا کیا جائے گا۔ زیادہ روزہ رکھنے والے کو روزہ دار کے نام سے آواز آئے گی۔ کثرت جہاد رکھنے والا مجاہد کہلوائے گا۔ ابو بکر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! وہاں کوئی ایسا بھی ہو گا۔ جسے ہر طرح کے اعمال کے ساتھ پکارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ تم ہو۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا۔ جنت کا ایک دروازہ "دریان" ہے۔ ابو بکر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائیگا۔ فرمایا۔ ہاں وہ تم ہو۔

اسے بخاری و مسلم نے فضائل ابی بکر نے روایت کیا ہے۔

حدیث:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے راہِ خدا میں دو طرح کے مال خرچ کیے۔ اسے جنت کے دربان ہر دروازہ سے بلائیں گے۔ کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلم! ادھر آؤ۔ ابو بکر صدیق گویا ہوئے کہ اس شخص کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مال کا حساب کتاب تو ختم ہوا۔ فرمایا ابو بکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں سے ہو۔ بلکہ یقیناً ہو۔

فضیلت ۲۱

بقول آپکی زوجہ کے آپ ساری رات محو عبادت رہتے اور آہ بھرنے رہا کرتے۔ ایسے میں ہمیں بھنے ہوئے کلیجہ کی بو آتی تھی

حدیث

مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد انکی بیوہ کے پاس آئے اور انکے اعمال کی بابت سوال کیا۔ بیوہ نے آپکی تتب زندہ واری اور دیگر اعمالِ حسنہ کی تفصیل سنائی جس میں یہ بھی تھا کہ جمعرات کو آپ عشاء کی نماز کے بعد رو بقبلہ بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دے لیتے اور ساری رات یونہی گزر جاتی تھی پھر بوقت سحر سر اٹھاتے اور سرد آہ بھرتے تو اس میں بھنے ہوئے جگر کی بو آتی تھی۔ عمر فاروق رو پڑے اور کہا ابن خطاب میں بھنا ہوا جگر کہاں؟ اسے ملاں نے سیرت میں بیان کیا ہے۔

فضیلت ۲۲

آپ کا زہد و ورع اور اتقاء و پرہیزگاری

پیچھے گزر چکا ہے کہ آپ سارا سارا مال راہ خدا میں لٹا دیا کرتے تھے۔ اور یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم ابو بکر کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ دنیا سے نافل اور آخرت میں شاغل خلیفہ واقع ہوگا۔ یہ حدیث باب شیخین میں گزری ہے۔[1] اور آپ کے خصائص میں آپ کا ٹاٹ پہننا بھی بیان کیا جا چکا ہے۔

---

[1] اور پہلے بھی واضح کیا جا چکا ہے کہ باب مناقب شیخین مصنف نے ضرور لکھا ہے جو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث :

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ کے لباس میں گیارہ جگہ پیوند تھا۔ جبکہ ابو بکر صدیق کے لباس میں بوقت وصال تیرہ پیوند دیکھنے میں آئے۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

حدیث :

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے ایک بار پیاس کے سبب پانی مانگا۔ آپ کے پاس شہد آمیز پانی کا برتن حاضر کیا گیا۔ جیسے آپ نے منہ کے قریب کیا اور رو پڑے۔ اتنا روئے کہ ساتھ والوں پر بھی رقت طاری ہو گئی۔ ابھی انکی رقت ختم نہ ہوئی تھی کہ آپ پھر رو پڑے۔ لوگوں کو گمان گزرا کہ ابو بکر کی یہیں وفات نہ ہو جائے۔ کافی دیر بعد آپ کو افاقہ ہوا تو ایسے شدید گریہ کی وجہ پوچھی گئی فرمایا۔ میں نے ایک بار نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ خود سے کوئی چیز دور کر رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔ مجھ میں تمہیں کیا طمع ہے؟ جب کہ کوئی دوسرا انسان آپ کے پاس نہ تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کسے یہ فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ دنیا میرے سامنے بشکل انسان آئی تو میں نے اسے دھتکار دیا۔ تو وہ مجھ سے بھاگ گئی اور اور جاتے ہوئے اس نے کہا۔ "قسم بخدا اگرچہ آپ مجھ سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ مگر آپ کے بعد والے مجھ سے دور نہ رہ سکیں گے"۔ ابو بکر کہنے لگے مجھے ڈر لگا کہ یہ یہ دنیا کہیں مجھ پر تو غالب نہیں آ رہی؟ بس یہ سوچ کر میں رو پڑا۔

نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس وقت کتاب میں نظر نہیں آتا۔ اگر ہمیں صحیح وجہ معلوم ہو گی تو قارئین پر واضح کر دیں گے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۲۲

اللہ آپ کو سلام کہتا اور آپکی رضا پوچھتا ہے

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر جبریل آیا ہے اللہ کی طرف سے آپ کو سلام پہنچا رہا ہے۔ اور پوچھ رہا ہے کہ آپ اپنے فقر میں راضی ہیں یا ناراض؟ تو ابو بکر رو پڑے کہنے لگے۔ کیا میں اپنے رب سے ناراض ہونگا؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

لَا تَرْفَعُوْا اصوا تکم فوق صوت النبی الخ سورہ حجرات آیت ۲

ترجمہ: نبیؐ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو۔

ابو بکر صدیق نے اس آیت کے نازل ہونے پر قسم اٹھالی کہ آئندہ نبی علیہ السلام سے ایسے کلام کرونگا۔ جیسے کوئی کسی سے بھید کہتا ہے۔

اسے واحدی نے روایت کیا ہے۔ اور صاحب "فضائل" نے بھی۔

حدیث

عبد الرحمٰن بن عوف اور طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا۔ اللہ نے یہ آیت اتاری۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ۔ سورہ حجر آیت ۳

ترجمہ: اللہ کے رسول کے سامنے جو لوگ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے دل تقویٰ کے لیے پرکھ لیے ہیں، انکے لیے بخشش اور عزت والا اجر ہے۔

تو میں نے (ابوبکر نے) قسم اٹھالی کہ آئندہ نبی علیہ السلام کے ساتھ بھید کہنے والے انسان کی طرح بات کیا کرونگا۔

اسے واحدی نے روایت کیا ہے۔

صدیق اکبر اور محاسبہ نفس

حدیث۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ۔ سورہ نساء آیت ۱۲۳

ترجمہ: جو برے عمل کرے گا۔ اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر! کیا میں تمہیں وہ آیت نہ سناؤں جو اللہ نے اپنے رسول کے دل پر اتاری ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ضرور ضرور یارسول اللہ! جب آپ نے یہ مذکورہ آیت پڑھی تو میں نے یوں محسوس کیا جیسے میری کمر ٹوٹ گئی ہے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں دوسرا ہو گیا ہوں ، آپ نے فرمایا ابوبکر! کیا بات ہے ؛ میں نے کہا یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ۔ وہ کون ہے جس نے برا عمل نہیں کیا ؛ اگر ہمیں اپنے اعمال کا بدلہ ملنا ہے تو ؛ نبی علیہ السلام نے فرمایا ۔ ابوبکر! رہے تم اور تمہارے مومن ساتھی ۔ تو اللہ سے ملاقات کے وقت تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا ۔ تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں کا پورا پورا حساب ہوگا ۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے ۔

حدیث

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری ۔

مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً ۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس آیت میں کتنا سخت حکم ہے ؛ آپ نے فرمایا ابوبکر! دنیاوی مصیبتیں بھی اعمال کا بدلہ ہوتی ہیں ۔

حدیث ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے قسم اٹھا کر کبھی اسے توڑا نہیں تھا ۔ جب اللہ نے قسم ٹوٹ جانے کا کفارہ نازل فرمایا تو ابوبکر نے کہا جب بھی میں قسم اٹھاؤں اور اسے توڑ دینا مجھے بہتر نظر آئے تو میں اسے توڑ کر کفارہ ادا کر دیا کرونگا ۔

اسے حمیدی نے ابوبکر برقانی سے روایت کیا ہے ۔

حدیث ۔

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ابوبکر صدیق نے اپنی زبان پکڑ رکھی ہے ، اور فرماتے ہیں ، اسی نے مجھے مصائب میں مبتلا کیا ہے ۔

اسے صاحب صفوہ نے روایت کیا ہے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ابو بکر صدیق کے پاس آیا تو وہ اپنی زبان کو پکڑ کر ہلا رہے ہے۔ اور کہہ رہے تھے۔ اس نے اب تک مجھے مصائب میں ڈالا ہے ۔

اسے ملا صاحب فضائل اور ابن حرب نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۔

حضرت عمر ہی فرماتے ہیں میں ایک بار آپ کے پاس آیا تو آپ نے اپنی زبان پکڑ رکھی تھی اور فرما رہے تھے۔ یہی مجھے پریشانیوں میں ڈالتی ہے ۔ پھر کہا اے عمر ! مجھے تم پر حکومت کی کوئی حاجت نہیں ، عمر فاروق نے کہا، خدا کی قسم ہم آپ کو نہ اتاریں گے نہ اتارنے دیں گے ۔

اسے صاحب فضائل نے روایت کیا ہے ۔

حدیث

مروی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لغو باتوں سے بچنے اور (کم بولنے) کی غرض سے منہ میں کنکریاں ڈال رکھی تھیں ۔

اسے ملا نے روایت کیا ہے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۲۴

آپ کا خوفِ خدا اور تقویٰ

لقمہ حرام پیٹ سے باہر نکالنے کیلئے ناقابلِ برداشت تکلیف اٹھائی

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق کا ایک غلام آپ کا غلہ جمع کر کے لایا کرتا تھا اور آپ اس غلہ سے کھایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ جس سے آپ نے ایک لقمہ کھا لیا۔ غلام نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ فرمایا کیا ہے؟ کہا میں نے ایک انسان کو دورِ جاہلیت میں نجومی بن کر ایک بات بتلائی تھی اور نجومت کتنی عمدہ چیز ہے؟ مگر میں نے اسے دھوکہ دیا (کیونکہ میں نجومی تھا نہیں) اب وہ شخص مجھے ملا اور یہ کھانا دیا۔ جس سے آپ نے لقمہ لیا ہے۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق نے منہ میں ہاتھ ڈالا اور لقمہ کی قیئی کر دی۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کا ایک غلام آپ کے لیے غلہ لاتا تھا۔ ایک دن وہ آپ کے لیے کھانا لیے حاضر ہوا۔ ابھی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ نگلا ہی تھا کہ غلام نے عرض کیا ابو بکر! پہلے آپ ہمیشہ پوچھا کرتے تھے۔ کہ کہاں سے کھانا لائے ہو؟ آج نہیں پوچھا آپ نے؟ فرمایا مجھے آج سخت بھوک لگی تھی۔ تو بتلاؤ کہاں سے لائے ہو کھانا؟ کہنے لگا دورِ جہالت میں میں ایک قوم پر سے گزرا۔ میں نے انہیں جنتر منتر پڑھ کر کچھ بتلایا۔ انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کر لیا۔ آج میں وہاں سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی۔ انہوں نے مجھے یہ کھانا دیا۔ ابو بکر صدیق بولے۔ افسوس ہے تم پر۔ تم نے تو مجھے ہلاک ہی کر دیا۔ یہ کہہ کر آپ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کرنا چاہی جو باہر نہ آئی کہا گیا یہ گرم پانی کے بغیر نہیں نکلے گی۔ آپ نے کافی سارا پانی منگوایا اور پیتے گئے اور قے کرتے گئے تا آنکہ وہ لقمہ جو نگل لیا تھا باہر آ گیا۔ آپ سے کہا گیا۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔ صرف ایک لقمہ کی خاطر اتنی تکلیف برداشت کی آپ نے؟ فرمایا اگر میری جان بھی نکل جاتی تو بھی پرواہ نہیں تھی۔ کیونکہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ ہر وہ جسم جو حرام مال سے بنا ہو جہنم کا حقدار ہے۔ تو میں ڈر گیا۔ کہیں میرے جسم کا کوئی حصہ اس لقمۂ حرام سے نہ بن جائے۔

اسے صاحب صفوہ نے اور ملا نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

تشریح:

یاد رہے عرب کے کاہن و نجومی کئی طرح کے تھے۔ بعض کے قبضہ میں جنات تھے جو انہیں جھوٹی سچی باتیں بتلاتے رہتے تھے۔ کچھ ایسے تھے جو کسی بات کا اول و آخر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سن کر آئندہ پیدا ہونے والے ثمرات کی نشاندہی کر دیا کرتے تھے۔ انہیں عراف کہا جاتا تھا۔ کیونکہ انہیں ہر بات کے انجام کی معرفت حاصل کرنے میں دسترس تھی۔ جب کہ بعض علم رمل وغیرہ کے ماہر تھے۔ واقعہ مذکورہ میں ابو بکر صدیق کے غلام نے جو مال حاصل کیا۔ اس لحاظ سے بھی حرام تھا کہ اسے علم نجوم میں کوئی واقفیت نہ تھی۔ محض دھوکہ دیا تھا اس نے۔ اگر قوم اس کے فریب پر مطلع ہو جاتی تو وہ ہرگز اسے کھانا نہ دیتے۔ ورنہ اگر وہ ماہر نجوم ہوتا تو کافر کا کافر سے دھوکہ دہی کے بغیر کیا ہوا معاملہ درست ہوتا ہے۔ اور اس سے کسی مسلمان کو ایسا مال حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث

مجاہد سے روایت ہے کہ جب قرآن پاک میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی بیان ہوئی۔ تو ابو بکر آئے اور سیدہ کے سرہانے بیٹھ گئے (وہ بوجہ غم واندوہ بیمار تھیں) وہ کہنے لگیں میری پاک دامنی تو اللہ نے بیان کی ہے۔ آپ کا اور آپ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ آخر آپ نے میری برادت کیوں نہ بیان کی۔ انہوں نے کہا جس بات کی مجھے تحقیق نہ تھی میں کیوں بیان کرتا (اللہ رے صداقتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

اسے صاحب "فضیلت ابی بکر" نے روایت کیا اور حدیث حسن قرار دیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی مسئلے کا شرعی حل تلاش کرنے کے لیے تحقیق کا عالم

حدیث

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ جب ابو بکر صدیق کے پاس کوئی شخص اپنا جھگڑا یا مقدمہ لاتا تو آپ اس کا فیصلہ قرآن سے تلاش کرتے۔ اگر مل جاتا تو فبہا۔ ورنہ نبی علیہ السلام کے فرمان سے جستجو کرتے۔ اگر وہاں سے بھی حاصل نہ ہوتا تو اہل اسلام سے پوچھنے نکل کھڑے ہوتے۔ اور فرمایا کرتے تمہیں کچھ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے مقدمہ میں کیا فیصلہ کیا تھا؟ بسا اوقات کئی آدمی نبی علیہ السلام کے کسی ایسے فیصلے کا ذکر کر دیتے۔ جسے سن کر آپ فرماتے۔ اللہ کی حمد جس نے ہمارے اندر اپنے نبی کی سنت کے جاننے اور یاد رکھنے والے لوگ موجود رکھے ہیں۔

اسے اسماعیلی نے معجم میں اور صاحب "فضائل" نے روایت کیا ہے۔

حدیث

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک مرنے والے کی دادی ابو بکر صدیق کے پاس اپنی میراث کا تقاضا کرنے آئی۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کے لیے قرآن و سنت میں کوئی حصہ نہیں۔ آپ واپس چلی جائیں۔ میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ آپ نے صحابہ سے پوچھا۔ تو مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا میں نبی علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ نے ایسی ہی عورت کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی گواہ بھی ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ انصاری نے حاضر ہو کر مغیرہ بن شعبہ کی تصدیق کی۔ چنانچہ اس بڑھیا کیلیے ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ جاری کر دیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے احمد بن حنبلؒ، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

احتیاطاً پانچ سو احادیث کا مسودہ جلا دیا

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد نے نبی علیہ السلام کی پانچ سو احادیث جمع کر رکھی تھیں۔ ایک بار آپ بستر پر سوئے تو ساری رات پہلو بدلتے گزار دی۔ مجھے بڑا قلق ہوا۔ میں نے پوچھا آج اتنی بے قراری کیوں تھی آپ کو؟ بیمار تھے یا کوئی اور پریشانی ہے؟ فرمایا اے بیٹی احادیث کا وہ مسودہ جو تمہارے پاس ہے لاؤ۔ میں نے حاضر کر دیا۔ آپ نے آگ منگوائی اور اسے جلا دیا۔ میں نے کہا ابا جان! یہ کیا؟ فرمایا آج رات مجھے نیند نہیں آئی۔ ڈر تا رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں مر جاؤں اور میرے پاس یہ احادیث ہوں، ممکن ہے اس میں ایسی بھی ہوں جو میں نے کسی انسان پر اعتماد کرتے ہوئے نوٹ کر لیں۔ مگر حقیقتاً وہ نبی علیہ السلام کے الفاظ نہ ہوں گے۔ (میں اگر دنیا سے چلا گیا تو لوگ ان اوراق کو حرزِ جان بنا کر غیر حدیث کو حدیث سمجھ لیں گے) اور سارا بوجھ میری گردن پر آ جائے گا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا اور غریب قرار دیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دورانِ خلافت آپ کے مال میں صرف ایک اونٹ اور ایک معمولی کپڑے کا اضافہ ہوا

حدیث۔

سیدہ ہی سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق مرض وفات میں مبتلا ہوئے۔ تو فرمایا۔ خلیفہ بننے کے بعد میرے مال میں جس قدر اضافہ ہوا ہے۔ وہ اضافہ اپنے خلیفہ (عمر) کے پاس جمع کروا دو۔ جب دیکھا گیا تو ایک غلام تھا جو آپ کے بچوں کی نگہداشت کرتا تھا۔ اور ایک اونٹ جو باغ میں پانی لاتا تھا۔ لوگ یہ دونوں چیزیں عمر فاروق کے پاس لائے جنہیں دیکھ کر آپ رو پڑے اور فرمایا۔ اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے۔ آپ کے بعد مجھے سخت مشقت برداشت کرنا پڑے گی۔

اسے صاحب صفوہ اور فضائل نے روایت کیا ہے۔

حدیث

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے بوقتِ وصال فرمایا اے بیٹی! جب سے ہم نے خلافت سنبھالی ہے۔ تب سے ہمارے مال میں جو اضافہ ہوا ہے اسے بیت المال میں جمع کروا دو حالانکہ قسم بخدا مسلمانوں کے بیت المال سے ہم نے کچھ لیا ہے تو وہ پیٹ میں بھرنے کے لیے معمولی کھانا اور پہننے کے لیے کھردرے کپڑے ہیں۔ میں نے دیکھا تو ہمارے مال میں صرف دو چیزیں بڑھی تھیں۔ ایک نوخیز اونٹنی اور ایک پرانا کپڑا جو پانچ درہم سے زائد قیمت کا نہ ہوگا۔ جب یہ دونوں چیزیں لے کر ہمارا فرستادہ عمر فاروق کے پاس آیا تو عبدالرحمٰن بن عوف پاس بیٹھے تھے۔ وہ بولے! اے خلیفۃ المسلمین! کیا یہ چیزیں اولادِ ابی بکر سے چھین لی جائیں گی؟ انہوں نے فرمایا۔ ہرگز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں۔ رب کعبہ کی قسم انہیں پاس رکھ کر ابو بکر ہرگز گناہ گار نہیں تھے۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے انہیں حاصل کرنے کی۔ اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے۔ آپ کی جگہ خلیفہ بننے والے نے بڑی مشقت اپنے ذمہ لی ہے۔

اسے ابن قتیبہ نے معارف میں ذکر کیا ہے۔

حدیث

یہی مضمون یوں بھی مروی ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا۔ اے بیٹی! میں قریش کا سب سے بڑا تاجر اور سب سے مالدار تھا مگر جب خلافت کا بوجھ مجھ پر آپڑا تو میں نے محسوس کیا کہ کاروبار جاری رکھنے سے ادائیگی فرائض میں خلل آئے گا۔ تو اس کے بعد مجھے صرف یہی چیزیں حاصل ہو سکیں اونٹنی چوغہ، دودھ والا برتن اور ایک غلام۔ میرے فوت ہو جانے پر یہ چیزیں عمر فاروق کو فوراً بھیج دینا۔ اے بیٹی! میرے انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ سیدہ فرماتی ہیں۔ میں رو پڑی عرض کیا ابا جان! ہم اتنے تنگدست تو نہیں (کہ نیا کفن نہ بنا سکیں) آپ نے فرمایا بیٹی اللہ تیری مغفرت کرے کفن کو آخر کچ لہو اور پیپ سے ہی بھرنا ہے۔ جب آپ انتقال فرما گئے تو مذکورہ چیزیں عمر فاروق کے پاس بھیج دی گئیں۔ انہوں نے کہا اللہ تمہارے والد پر رحم فرمائے وہ چاہتے تھے کہ کسی کو بات کرنے کی گنجائش نہ ملے۔

اسے بغوی نے ذکر کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۲۵

آپ نے قبل از اسلام سے لیکر تمام عمر شراب پی نہ شعر کہا

حدیث

ابو عالیہ ریاحی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مجمع میں ایک بار ابو بکر صدیق سے پوچھا گیا۔ کیا آپ نے دور جاہلیت میں کبھی شراب پی تھی؟ انہوں نے فرمایا۔ اللہ کی پناہ کہا گیا کیوں؟ فرمایا۔ میں اپنی عزت و مال کی حفاظت کرتا آیا ہوں۔ کیونکہ جس نے شراب پی اس نے اپنی عزت اور انسانیت ختم کر لی۔ نبی علیہ السلام کو ابو بکر کی یہ بات پہنچی تو دوبارہ فرمایا۔ ابو بکر سچ کہتا ہے۔ اسے رازی نے بیان کیا ہے۔

حدیث۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے اسلام لانے کے بعد کبھی شعر نہ کہا اور شراب تو دور جاہلیت میں ہی خود پر حرام کر لی تھی۔

https://t.me/Tehqiqat

فضیلت ۲۶

آپ نے کبھی کسی سے کچھ مانگا نہیں تھا

حدیث۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ بسا اوقات ابو بکر صدیق کے ہاتھ سے اونٹنی کی مہار گر جاتی تو آپ اسے رکاب سے گھسیٹ کر قریب سے آتے اور پکڑ لیتے تھے۔ لوگوں نے کہا آپ ہمیں کیوں نہیں کہہ دیا کرتے؟ کہ ہم ہی پکڑا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ کسی سے کوئی چیز مت مانگو! اسے احمد بن حنبل اور صاحب صفوہ نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ۲۷

آپ کا انکسار اور تواضع

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص تکبر سے اپنا دامن زمین پر گھسیٹ کر چلا۔ اللہ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہیں کریگا۔ اس کے بعد ابو بکر صدیق نے عرض کیا۔ میرے تہبند کی ایک طرف ذرا ڈھیلی ہو تو مجھے خبر ہو جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمہارا دامن لٹک بھی جائے گا تو وہ بنیت تکبر نہیں ہوگا۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

خلیفہ بوقت کندھے پر کپڑا رکھے بازار میں روزی کمانے نکلا ہے

حدیث

عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق خلیفہ مقرر ہوئے تو صبح کندھے پر کپڑے لادے ہوئے (حسب معمول) بازار کی طرف چل دیئے۔ آگے سے عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن جراح ملے۔ انہوں نے کہا۔ اے خلیفہ رسول خدا! کدھر؟ فرمایا۔ بازار۔ کہنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

لگے گیا کام ہے وہاں جبکہ آپ اہلِ اسلام کے خلیفہ بن چکے ہیں ؟ آپ نے فرمایا۔ گھر والوں کا کھانا کہاں سے مہیا کروں ؟ وہ بولے آپ ہمارے ساتھ واپس چلیں ہم (بیت المال سے) آپ کے لیے کچھ وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے لیے روزانہ بکری کا تھوڑا سا گوشت مقرر ہو گیا۔ جب کہ سر اور پیٹ کے لیے کچھ نہ مقرر ہوا۔

اسے صاحبِ صفوہ نے روایت کیا ہے۔

دخترانِ مدینہ! میں خلیفہ بننے کے بعد بھی تمہاری بکریاں دوہتا رہوں گا

حدیث

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق حصولِ خلافت کے بعد کندھے پر چوغہ اٹھائے گھر سے نکلے۔ آگے سے ایک شخص ملا اور بولا۔ لائیے مجھے دے دیں! آپ نے فرمایا الگ ہو جاؤ! تم اور عمر فاروق مجھے بچوں کے لیے روزی کمانے سے نہ روکو!

اسے صاحبِ صفوہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث

اصحابِ سیرت بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق اپنے قبیلہ میں لوگوں کو بکریاں دودھ کر دیا کرتے تھے۔ جب آپ کی بیعت کی گئی تو قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا۔ اب ہماری اونٹنیاں کون دوہے گا؟ آپ نے یہ آواز سنی تو فرمایا۔ میں ہی دوہا کروں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ جو میرا اخلاق پہلے تھا خلافت سے اس میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ تو آپ برابر انکی اونٹنیاں دوہتے رہے۔ اللہ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق کے خلیفہ بننے کے بعد ایک بار میں ابوبکر صدیق کے پیچھے سوار تھا۔ جب ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے تو ہم انہیں سلام کہتے اور وہ ہمیں جواب دیتے تھے۔ ابوبکر کہنے لگے آج لوگوں نے ہماری زیادہ عزت کی ہے (یعنی آپ کو اس چیز کا فوراً احساس ہو گیا۔ اور آپ کو یہ بات بڑی عجیب سی محسوس ہوئی)

اسے ابو عبداللہ حسین قطان نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق منبر رسول پر بیٹھے تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ (بچپنے سے) منبر پر چڑھ آئے اور فرمایا کہ میرے نانا کے منبر سے اتر جاؤ! ابوبکر بولے۔ آپ نے بجا فرمایا ہے۔ واقعتاً یہ میرے باپ کا نہیں آپکے باپ کا منبر ہے۔ انہوں نے دوبارہ یہی کہا۔ تو علی بولے جو ایک کونے میں بیٹھے تھے۔ بیٹے نے یہ بات میرے کہنے پر نہیں کہی۔

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے یزید بن ابی سفیان کو (لوگوں کے مرتد ہونے پر) شام کی طرف بھیجا۔ اور رخصت کرنے دو میل تک پیدل ساتھ گئے۔ عرض کیا گیا۔ اے خلیفہ رسول خدا! اب آپ پلٹ جائیں! آپنے فرمایا۔ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے جسکے قدم راہ خدا میں غبار آلود ہوئے اللہ اس پر جہنم حرام کر دے گا۔

اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبر (۲۸)

آپ کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا تھا

حدیث۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر روگ تھے۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اور وہ مسجد نبوی میں نبی علیہ السلام سے قرآن پاک پڑھتے تھے) نبی علیہ السلام نے ایک بار فرمایا۔ جس کے پاس دو انسانوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے۔ تو ابو بکر نے تین آدمی ساتھ لیے اور نبی علیہ السلام نے دس۔ جب کہ ابو بکر کے گھر میں پہلے سے تین آدمیوں کا کھانا تھا۔ یعنی میرا اپنا اور میری والدہ کا۔ راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں شاید عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا تھا۔ ہمارے گھر میں میری بیوی اور ہمارے اور ابو بکر صدیق کے گھر کے خادم کا کھانا بھی تھا۔

حضرت ابو بکر صدیق نے شام کا کھانا نبی علیہ السلام کے ہاں کھا لیا۔ اور رات گئے گھر کو لوٹے جب وہ گھر آئے تو ان کی زوجہ بولیں۔ گھر میں مہمان تھے۔ آپ کہاں تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا۔ وہ بولیں۔ مہمانوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ ہم نے اصرار کیا مگر وہ غالب رہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں (ابو بکر صدیق کے ڈر سے کہ مجھے ڈانٹ پڑے گی کہ مہمانوں کو اب تک بھوکا کیوں رکھا ہے؟) چھپ گیا۔ آپ نے آواز لگائی او جاہل! تو کہاں ہے؟ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سخت سست کہا، اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ! مگر اس وقت کے کھانے کی کیا خوشی۔ البتہ میں آپ کے ساتھ قسم بخدا نہیں کھا سکتا۔ مہمان بولے قسم بخدا پھر ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر بولے۔ یہ تو شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ (یعنی قسم اٹھانا) اس کے بعد آپ نے کھانا منگوایا۔ خود بھی کھایا اور مہمانوں کو بھی کھلایا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ کہ جہاں سے ہم لقمہ اٹھاتے وہاں نیچے سے اور کھانا نکل آتا تھا۔ آپ کی زوجہ کہتی ہیں جب سب کھانا کھا چکے تو وہ پہلے سے بڑھ چکا تھا۔ ابوبکر نے دیکھا تو اپنی بیوی کو بلا کر فرمایا۔ دیکھو تو ! یہ تو بڑھ گیا ہے۔ وہ بھی کہنے لگیں مجھے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم واقعتاً یہ بڑھ گیا ہے، پھر ابوبکر نے کھایا۔ اور کہا کہ پہلے جو قسمیں اٹھائی ہیں وہ شیطانی عمل تھا۔ پھر ایک لقمہ لیا اور کھانا اٹھا کر نبی علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ تو اس کھانے نے صبح نبی علیہ السلام کے پاس کی ہمارے اور اصحاب صفہ کے درمیان مدت مقرر کی تھی۔ جس کے گزرنے پر ہم بارہ آدمی تھے جن کے ساتھ اصحاب صفہ کی ٹولیاں لگا دی گئیں۔ اللہ ہی بہتر جانتے کہ ایک ایک شخص کے ساتھ کتنے آدمی تھے اور سب نے اسی کھانے سے کھایا۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

قتل کا لفظ سنتے ہی آپ کا غصّہ کافور ہو گیا

حدیث

ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں ہم ابوبکر صدیق کے ہاں کوئی کام کر رہے تھے کہ آپ ایک مسلمان آدمی پر غضب ناک ہو گئے اور غصہ انتہائی زیادہ ہو گیا۔ میں نے آپ کے تیور دیکھے تو عرض کیا خلیفہ رسول خدا ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں ؟ قتل کا نام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

سنتا تھا کہ آپ ٹھنڈے ہو گئے اور بات کسی اور طرف ڈال دی۔ اس کے بعد ہم سب لوگ کام مکمل کر کے وہاں سے چلے آئے۔ بعد میں آپ نے مجھے بلوایا اور فرمایا۔ ابوبرزہ! تم نے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا کب! مجھے یاد نہیں۔ آپ نے فرمایا بھول بھی گئے؟ میں نے کہا قسم بخدا مجھے یاد نہیں۔ فرمایا مجھے غضب ناک دیکھ کر تم نے اس شخص کی گردن مار دینے کی اجازت چاہی تھی؟ میں نے کہا ہاں! اگر آپ مجھے حکم دیتے تو قسم بخدا میں اسے اڑا دیتا۔ فرمایا ہلاکت ہو تمہارے لیے۔ نبی علیہ السلام کے بعد کسی کے لیے یہ جائز نہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

فضیلت صدیق اکبر ۲۹

آپ کی غیرت اور زبان نبیؐ سے آپ کی بیوی کی طہارت

حدیث

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ بنو ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیسؓ کے پاس آئے۔ اتنے میں ان کے شوہر ابوبکر بھی آ گئے اور وہاں لوگوں کو دیکھ کر برا منایا۔ اور نبی علیہ السلام سے جا کر تذکرہ کیا۔ مگر ساتھ ہی کہا۔ میں نے کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے اللہ نے بری قرار دیا ہے۔ اس کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد کسی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گھر والے کی غیر موجودگی میں کوئی دوسرا آدمی اس کے گھر میں اکیلا نہ جائے اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہونے چاہییں۔

فضیلت صدیق اکبرؓ

ابوبکر صدیق جھگڑے میں خاموش رہے اور فرشتہ آپ کی طرف سے جواب دیتا رہا

حدیث

سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام بیٹھے تھے صحابہ بھی ساتھ تھے ایک شخص ابوبکر سے الجھ پڑا اور ان کو ایذا دی۔ ابوبکر خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ انہیں اذیت اساں لفظ کہا مگر وہ پھر بھی خاموش رہے۔ تیسری بار جب اس نے ایذا پہنچائی تو حضرت ابوبکرؓ نے مدد چاہی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام ان کی مدد کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو مجھ پر رحم کر گیا تھا! کیوں کہ اس سے قبل وہ مجھے دوبارہ ایذا دے چکا تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اترا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ جب تیسری بار ایذا سنے پر تم بول پڑے تو بیچ میں شیطان آگیا۔ جسے دیکھ کر میں خاموش بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا۔

اسے ابوداؤد نے اور ابوالقاسم نے موافقات میں روایت کیا ہے۔

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح:

بعض روایات میں ہے کہ مذکورہ واقعات پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم

(سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۸)

ترجمہ: اللہ پسند نہیں رکھتا کہ بری بات کو ظاہر کیا جائے سوائے مظلوم کی فریاد کے۔

حدیث

مقاتل کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکر صدیق کو تکلیف پہنچائی جب کہ نبی علیہ السلام بھی موجود تھے، ابوبکر خاموش رہے۔ اس شخص نے دوبارہ ایسے ہی کیا تو ابوبکر نے اسے جواب دیا۔ جس پر نبی علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص نے مجھے گالی دی اور آپ خاموش رہے۔ جب میں نے اسے جواب دیا تو آپ نے قیام فرمایا ہے! آپ نے فرمایا۔ ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ جب تم بول پڑے تو وہ واپس ہو گیا اور شیطان آ گیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لا یحب اللہ الجہر الخ

اسے ابوالفرج نے "اسباب النزول" میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبرؓ (۳۱)

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب دہندہ احادیث

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت پر فرض ہے کہ ابو بکر سے محبت رکھیں!

اسے حافظ سلفی نے اپنی مشیخت میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس ہی سے روایت ہے کہ ایک بار ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابو بکر اور نبی علیہ السلام ہم تینوں بیٹھے تھے۔ اور میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ ابو بکر بولے۔ یارسول اللہ! ہم آپ کے بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم میرے (بھائی نہیں) صحابی ہو۔ بھائی میرے وہ ہیں جو بغیر دیکھے میری تصدیق کریں گے۔ اور مجھے اپنی اولاد اور والدین سے زیادہ محبوب رکھیں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ تو ہم بھی آپ کے بھائی ہیں (تاکہ ہمیں بھی یہ اعزاز حاصل ہو) آپ نے فرمایا تم میرے صحابی ہو۔ ابو بکر! کیا تمہیں ایسی قوم سے محبت نہ ہو گی جو میری محبت میں تم سے عقیدت رکھیں گے (کہ یہ نبی علیہ السلام کے صحابی ہیں) جب وہ تم سے میری وجہ سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت رکھیں تو تم ان سے محبت رکھو۔

اسے انصاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی علیہ السلام گھر سے تشریف لاکر (مسجد میں) جلوہ آرا ہوئے اور فرمایا۔ اے عمر! میں اپنے بھائیوں کا مشتاق ہوں عمرؓ بولے۔ یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تم میرے صحابی ہو۔ میرے بھائی وہ ہیں جو بن دیکھے مجھ پر ایمان لائے۔ کہتے ہیں۔ اتنے میں ابو بکر آ گئے۔ تو عمرؓ نے انہیں ساری بات بتلائی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر! کیا تم اس قوم سے محبت نہیں رکھتے جو تم سے صرف اس وجہ سے عقیدت رکھیں گے کہ تم نے مجھے اپنا محبوب بنایا ہے۔ اس لیے وہ تمہیں محبوب بنالیں گے۔ لہٰذا تم انہیں محبوب رکھو۔

http://t.me/Tehqiqat

اسے ابن فیروز نے روایت کیا ہے۔

حدیث

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس رات ابو بکر پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن پر نظرِ رحمت فرمائی۔ اور فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم آج رات پیدا ہونے والے اس بچے سے محبت رکھنے والا شخص ہی تجھ میں داخل ہو گا۔

اسے علی بن نعیم بصری نے روایت کیا اور غریب قرار دیا۔ اور ملاّ نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیؓ پل صراط سے صدیقؓ کے حبدار کو ہی گزرنے دیں گے

حدیث

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق حضرت علی سے ملے تو انہیں دیکھ مسکرا پڑے۔ علی مرتضیٰ نے پوچھا کیوں مسکرائے ہیں آپ؟ فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ!

لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ الصِّرَاطَ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْجَوَازَ۔

(کوئی شخص پل صراط سے علیؓ کے اجازت نامہ کے بغیر نہیں گزر سکے گا۔)

حضرت علی ہنس پڑے اور فرمایا۔ ابو بکر! آپ کو خوشخبری نہ سناؤں! نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

لَا یُکْتَبُ الْجَوَازُ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ اَبَا بَکْرٍ

(پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ اسے ہی ملے گا جسے ابو بکر سے پیار ہوگا۔)

اسے ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی ابو بکر صدیق کے پاس آ کر کہنے لگا۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا۔ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ ابو بکر نے یہ سن کر اس کی حوصلہ شکنی کے لیے سر نہ اٹھایا۔ اسنتے میں جبریل نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور گویا ہوئے۔ یا رسول اللہ! خدائے بزرگ و برتر آپ کو سلام بھیجتا اور فرماتا ہے کہ ابو بکر سے محبت کا اظہار کرنے والے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودی سے کہہ دیا جائے اللہ نے دوزخ کے وہ عذاب تجھ سے اٹھا لیے ہیں۔ نہ قدموں میں بیڑیاں پڑیں گی۔ نہ گلے میں طوق۔ نبی علیہ السلام نے اسے بلا کر اللہ کا فرمان سنایا۔ یہودی نے آسمانوں کی طرف نگاہ اٹھائی اور پکار اٹھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و انك محمد رسول اللہ حقا۔

یارسول اللہ! اس بات سے میرے دل میں ابوبکر کی محبت اور بڑھ گئی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہیں دوہری مبارک ہو۔

اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

فضیلت صدیق اکبر (۳۲)

عمر فاروق آپ کو خود سے بہتر جانتے تھے!

حدیث:۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بوقت وصال کہا گیا۔ آپ اپنی جگہ خلیفہ کیوں نہیں بنائے دیتے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر میں خلیفہ نہ بناؤں۔ تو بھی کچھ حرج نہیں۔ مجھ سے بہتر نبی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے خلیفہ نہیں بنایا۔ اگر بناؤں تو وہ بھی صحیح ہے آخر ابوبکر مجھ سے بہتر تھے انہوں نے خلیفہ بنایا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور عمر فاروق کے حالات میں آرہی ہے۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں۔ وہاں امام بننے سے جان کا چلے جانا اور گردن کا اڑ جانا مجھے آسان ہے۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

اے کاش! میں صدیق کے سینے پر ایک بال ہوتا۔ عمر فاروق

حدیث

ابن عمران جونی سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے فرمایا۔ اے کاش! میں ابوبکر صدیق کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

اسے صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے فرمایا۔ ابوبکر ہم سے بہتر اور ہمارے سردار ہیں۔ یہ حدیث پیچھے خصائص میں گزر چکی ہے۔ وہاں یہ حدیث بھی گزری تھی۔ کہ ایک شخص نے عمر فاروق سے کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی انسان نہیں دیکھا تو انہوں نے فرمایا تم نے ابوبکر کو دیکھا تھا؟

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبر (۲۳)

عمر فاروق آپ کی از حد تعظیم کرتے تھے

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہم نے گھریلو بکری کا دودھ دوہا۔ اور گھر کے کنوئیں کا پانی ڈال کر حاضر خدمت کیا۔ آپ کے بائیں طرف ابوبکر اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔ جب نبی علیہ السلام پی چکے تو عمر فاروق جو ایک طرف بیٹھے تھے گویا ہوئے۔ یا رسول اللہ! بقیہ ابوبکر کو پلائیں۔ آپ نے اعرابی کو دے دیا۔ اور فرمایا۔
(پہلے دائیں والے کا حق ہوتا ہے۔ پھر اس سے اگلے کا۔)
اسے ان الفاظ سے علی بن حرب طائی نے روایت کیا ہے۔ جبکہ موطا کے حوالہ سے خصائص میں یہ حدیث مختصراً گزر چکی ہے۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے دودھ دوہا اس میں گھر کا پانی ملایا اور پیش خدمت کیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی اس کے پیچھے عمر فاروق اور بائیں طرف ابوبکر بیٹھے تھے۔ جب آپ پی چکے اور منہ سے پیالہ ہٹا لیا یا ابھی ہٹانے والے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ بولے۔ یا رسول اللہ! بقیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو بکرؓ کو دے دیں۔ آپ نے اعرابی کو دے دیا اور فرمایا۔ پہلے دایاں، پھر اس سے اگلا۔

اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

فضیلت صدیق اکبرؓ (۳۴)

ابو بکر صدیق کے علاوہ ہر شخص سے علی مرتضیٰ قسم لے کر حدیث سنتے تھے

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب میں نے نبی علیہ السلام سے خود کوئی حدیث سن لی تو اللہ نے مجھے جس قدر چاہا نفع دیا۔ مگر دوسرا شخص مجھے آپ کی حدیث سنائے تو میں پہلے اس سے قسم اٹھواؤنگا۔ اگر وہ قسم اٹھائے تو حدیث میرے نزدیک قابل قبول ہوگی۔ لیکن ابو بکرؓ نے مجھے ایک حدیث بیان کی اور سچ کہا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص گناہ میں مبتلا ہو جائے پھر وہ بہتر وضوء کرے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ اسے معاف کر دیگا۔

اسے نسائی نے اور حافظ نے "اربعین بلدانیہ" میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

حضرت علیؓ سے ہی روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ آپ کو کہاں سپرد خاک کیا جائے ۔ ابو بکر بولے ۔ نبی علیہ السلام نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ!

لَیْسَ مِنْ نَبِیٍّ یَمُوتُ اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ۔ وَ اَبُوْ بَکْرٍ مُؤْتَمَنٌ عَلٰی مَا جَاءَ بِہٖ

کوئی نبی جہاں وصال پائے وہیں سپرد خاک کیا جاتا ہے اور ابو بکر نے جو کہا ہے امانت و دیانت سے کہا ہے۔

حدیث

حضرت علی سے ہی مروی ہے کہ میں نے سنا ابو بکر فرما رہے تھے کہ میں نے نبی علیہ السلام کی زبان پاک سے یہ ارشاد سنا جس شخص نے گناہ کر لیا۔ پھر صحیح وضو کیا اور نماز پڑھی ، اس کے بعد اللہ سے استغفار کیا۔ تو اللہ کا حق ہے کہ اسے معاف کر دے ۔ علی مرتضیٰؓ نے اس کے بعد منبر پر ندا دینا شروع کی کہ ابو بکر نے سچ کہا ہے ۔ کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے ۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورہ نساء آیت ۱۱۰)

ترجمہ : جو آدمی برا کام کرے یا خود پر ظلم کر بیٹھے پھر وہ اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

ان دونوں احادیث کو صاحب "فضائل" نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبر (۳۵)

آپ کی عظمت پر حضرت علی سے مروی احادیث

اس مضمون کی احادیث پیچھے گزر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی چونکہ حضرت علی رضؓ نے جو ایسی احادیث روایت کی ہیں یا آپ سے مروی ہیں۔ بڑی کثرت میں ہیں۔ اس لیے ہمیں یہ مستقل عنوان قائم کرنا پڑا۔ تاکہ ان سب کی نشاندہی ہو جائے۔ حضرت علی رضؓ سے مروی احادیث ایسی بھی ہیں۔ جن میں فضیلت ابی بکر رضؓ پر ضمناً روشنی پڑتی ہے۔ جو اسی باب میں یا باب شیخین کے آخر میں گزری ہیں۔ البتہ یہ حدیث کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر و علی تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے۔ اس کے بعد والی فصل میں ہے۔

اب ہم فضائل صدیق سے مختص حضرت علی سے مروی چند احادیث پیش کرتے ہیں!

حدیث

نزال بن سبرۃ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر رضؓ ایسا شخص ہے۔ جس کا نام اللہ نے آسمانوں میں جبریل ؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر صدیق رکھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے انہیں دین کے لیے چنا ہم نے انہیں اپنی دنیا (حکومت) کیلیے چن لیا۔ ابن یحییٰ نے اس حدیث کا معنیٰ روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علیؓ سے یہ حدیث بھی باب مناقب صحابہ ثلاثہ میں گزر چکی ہے کہ ابو بکر کا نام صدیق آسمانوں سے اترا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت علی سے مروی احادیث فصل ابی بکر میں جو پیچھے گزر چکی ہیں۔ مختصراً یہ ہیں۔

حسن نے روایت کیا کہ ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا۔ مہاجرین نے ابو بکر کی بیعت کیسے کر لی تھی؟ آپ نے فرمایا۔ وہ چار باتوں میں سب پر سبقت لے گئے تھے۔ آپکے اسلام کے ذکر میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔

نبی علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا۔ کہا ابو بکر۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے ہر کسی نے مجھے جھٹلایا مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی یہ حدیث خصائص ابی بکر میں گزر چکی ہے۔

حضرت علی نے بوقت وصال فرمایا میں اپنا جانشین نہیں بنا رہا۔ اللہ نے تمہاری بہتری چاہی تو کسی بہتر انسان کو خود میرا جانشین بنا دے گا۔ یہ حدیث آپکے سراپا خیر ہونے کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے۔

ابی سریحہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ ابو بکر مضبوط دل والے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سب سے زیادہ شجاع تھے۔

حضرت علی کا ہی قول ابو بکر صدیق کے بارہ میں یوں گزر چکا ہے کہ اے خلیفۂ رسول! ہمیں اپنی جان کی وجہ سے خوف میں مبتلا نہ کریں، یہ حدیث شجاعتِ ابی بکر میں گزر چکی یونہی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ابو بکر کا خطا کرنا منظور ہی نہیں۔ یہ آپکے علم کے ذکر میں آ چکی ہے۔

حدیث میں ہے کہ یہ آیت کریمہ

ابو بکر صدیق کی شان میں اتری ہے۔

ایک حدیث میں علی مرتضیٰؓ نے فرمایا نبی علیہ السلام نے ابو بکرؓ کو ہمارے دین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے چنا اور ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لیے چن لیا۔ یہ حدیث گزر بھی چکی ہے اور آپ کی خلافت کی فصل میں دوبارہ آ بھی رہی ہے۔ وہیں حضرت علیؓ سے مروی یہ حدیث بھی آئے گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو امام بنایا ہے۔ جب کہ وہ جانتے تھے کہ علی بھی موجود ہے۔ اسی مضمون کی حدیث قیس بن عباد سے بھی مروی بیان ہو چکی ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تاحشر امتِ محمدی کے ایمان کا ثواب ابو بکر صدیق کو عطا فرمایا ہے۔ یہ فضائل ابی بکر میں گزر چکی ہے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ حشر ابو بکر صدیق پر خصوصی تجلی فرمائیگا۔

حدیث میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا۔ جمع قرآن جیسے کارنامہ کی وجہ سے ابو بکر کا اجر سب لوگوں سے زیادہ ہے۔ یہ حدیث خصائص ابی بکر میں آ چکی ہے۔

حدیث میں ہے کہ نیکی کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جو سب کی سب ابو بکر میں ہیں۔

حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علی! میں نے تیرے لیے اللہ سے تین بار عرض کیا، مگر اللہ نے صرف ابو بکر ہی کو پسند کیا۔ یہ حدیث ابو بکر کی خلافت کی فصل میں آرہی ہے۔ اور آپ کی وفات کے بیان میں وفات سے متعلقہ احادیث جو حضرت علی سے مروی ہیں بیان ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبر (۲۶)

عبداللہ بن عمر اپنے والد کو پہلے سلام کہتے ہوئے ابو بکر سے معذرت کرتے تھے

حدیث

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے لوٹتے تو گھر والوں کے پاس جانے سے قبل مسجد میں جا کر دو رکعت ادا کرتے تھے۔ پھر نبی علیہ السلام کی قبر انور پر حاضر ہو کر سلام کرتے اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی خدمت میں سلام پیش کرتے۔ اور حضرت عمر کو سلام کرتے ہوئے ساتھ کہہ دیتے اگر آپ باپ نہ ہوں تو کبھی ابو بکر سے پہلے آپ کو سلام نہ کہوں۔

اسے ابو بکر بن داؤد نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت صدیق اکبر (۲۷)

آپ کی شان میں اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی علیہ السلام دنیا سے تشریف لے گئے تو عرب مرتد ہو گئے۔ نفاق پھوٹ پڑا اور میرے والد پر وہ مصائب آپڑے کہ پہاڑوں پر گریں تو انہیں پیس کر رکھ دیں۔ صحابہ نے جس بات میں بھی اختلاف کیا میرے والد نے فوراً اس کی صحت و سقم کو بیان کر دیا۔ اور دوبارہ اختلاف نہ ہونے دیا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث ملا

قاسم بن محمد کہتے ہیں میں نے ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ جب نبی علیہ السلام دنیا سے تشریف لے گئے تو عرب مرتد ہو گئے۔ نفاق ابل پڑا۔ اس وقت نبی علیہ السلام کے صحابہ گویا اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بارہ میں بکریوں کی مثال رکھتے تھے (یعنی میرے والد نے انہیں اللہ کی حفاظت سے سنبھال رکھا تھا) کسی بھی معاملہ میں صحابہ کا اختلاف ہوتا تو آپ اسے فوراً مٹا ڈالتے۔

اسے اسماعیلی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا کہ ایک قوم نے ان کے باپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کہی ہیں۔ سیدہ نے چند جماعتوں کو بھیجا کہ انہیں بلا لائیں تو وہ بلا لیے گئے۔ آپ نے دروازے پر پردہ لٹکا لیا۔ اور ان سے خطاب کیا۔ اللہ کی حمد و ثنا۔ اور نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے کے بعد گویا ہوئیں۔

"میرے والد! میرے والد پر تم لوگ اپنے احسانات نہ جتلاؤ۔ وہ ایک بلند پہاڑ اور لمبا سایہ تھے۔ اور جب تم کمزور پڑے تھے (مرتدین سے لڑنے میں تساہل کر رہے تھے) تو وہ اس سخی شخص کی طرح سبقت لے گئے جو غصہ پی جاتا ہے۔ جب وہ جوان تھے تو قریش کی جوانی کا شاہکار تھے۔ بوڑھے ہوئے تو قریش کے لیے کہف ایمان بن گئے۔ انہیں خونریزی سے بچانا غلاموں کی مدد کرنا قریش میں پیدا ہونے والی رخنہ اندازیوں کا سدِ باب اور قوت قریش کو مجتمع کرنا آپ کا کام تھا تا آنکہ وہ ہر قریشی کے دل میں گھر کر گئے۔ پھر آپ دینِ اسلام پر ڈٹ گئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ سیدہ نے فرمایا۔ ابو بکر اللہ کے دین پر ڈٹ گئے اور دین پر طبیعت کی پختگی اس حد تک بڑھی کہ گھر کے صحن میں مسجد بنا لی۔ باطل پرست جو شے مٹانا چاہتے تھے آپ نے وہ زندہ کر دکھائی۔ آپ کی نگاہیں ہمہ وقت پرنم دل مضطرب اور آواز پر درد رہتی تھی۔ اہلِ مکہ کی عورتیں اور بچے آپ کو دیکھنے تو صف بستہ کھڑے ہو جاتے اور مذاق اڑانے لگتے۔ مگر!

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

(سورہ بقرہ آیت ۱۵)

ترجمہ: اللہ انہیں مذاق کا جواب دیتا ہے۔ اور اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہنے کے لیے ڈھیل دیتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ادھر قریشی مردوں کے دل مزید بڑھے ہو گئے۔ اور انہوں نے آپکو تیغ وسنان کی نوک پر لے لیا اور آپ کو ختم کر دینے کی ٹھان لی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے ابوبکر صدیق کو نظر انداز کر دیا۔ (قوم میں پست ترین سمجھ لیا) مگر وہ آپ کے پہاڑ نہ توڑ سکے۔ (آپ کے ارادہ میں تزلزل پیدا نہ کر سکے) آپ دین کی پشت پر سوار رہے۔ تا آنکہ دین نے (اونٹ کی طرح) گردن زمین پر ڈال دی اور ٹانگیں جما دیں۔ (یعنی دین اس طرح روئے زمین پر جم گیا جیسے اونٹ اطمینان سے لیٹ جاتا ہے۔ اور جب لوگ دینِ اسلام میں فوج در فوج داخل ہونے لگے۔ تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں بلا لیا۔ اس وقت دین کی رسی ڈھیلی پڑ گئی۔ دین والے متردد ہوئے۔ مصائب اٹھ کھڑے ہوئے اور کفار کو یقین ہو گیا کہ اس دین کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

جب کہ سیدہ سے مروی دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے وصال فرمایا۔ تو شیطان نے اپنا خیمہ گاڑ لیا۔ اور اس کی لمبی رسیاں مضبوطی سے باندھ لیں اس حال میں کفار کے دل میں امید جاگ اٹھی کہ اس دین کا خاتمہ ہو چلا ہے۔ حالانکہ میرے والد ابوبکر صدیق کی موجودگی میں ایسی امید فضول تھی۔ چنانچہ ابوبکر صدیق کمربستہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے، دین میں پیدا ہونے والی لچک دور کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اسلام کا حاشیہ جمع کیا حدود محفوظ کیں اور دین کی اشاعت اپنی نہج پر لوٹ آئی کیونکہ آپنے اس کی ہر طرح کی پراگندگی اڑا کر رکھ دی تھی۔ تا آنکہ نفاق پیروں تلے روندڈالا گیا دین کی سربلندی کا دور واپس آگیا۔ اہلِ اسلام میں حق جاگزیں ہو گیا۔ ڈھلکے ہوئے سرگردنوں پر اکڑ گئے (یعنی اسلامی احکام کی بجا آوری میں سُست پڑنے والے لوگ چوکنے ہو گئے ہر کسی کا خون اس کے وجود میں محفوظ ہو گیا۔ تب آپ کو موت نے آ لیا۔ (اور آپ اپنے رَب سے جا ملے)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ابن خطاب ہیں اللہ ہی جزادے اس ماں کو جس سے ابن خطاب کو جنا۔ ایسا بیٹا کسی اور کے ہاں پیدا نہ ہو سکا جس نے کفر کو دبوچ کر مغلوب کر دیا ہو اور ہر طرف سے شرک کے راستے مسدود کر دیئے ہوں۔ اب بتلاؤ تمہارا کیا خیال ہے ؟ تم میرے والد سے کس دن کا بدلہ لینا چاہتے ہو ؟ اس دن کا جب انہوں نے لڑکھڑاتے ہوئے دین کو سہارا دیا تھا۔ یا جس دن وہ دین کی نگہداشت کرتے ہوئے چل بسے تھے ؟ میں نے یہی کچھ کہنا تھا سو کہہ دیا۔ میں تمہارے لیے بھی خدائے عظیم سے استغفار کرتی ہوں اور اپنے لیے بھی اس کے بعد ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے لوگوں کی طرف التفات کرتے ہوئے سوال کیا اور فرمایا میں پوچھتی ہوں جو کچھ میں نے کہا ہے تمہیں اس سے انکار ہے ؟ سب نے کہا خدا کی قسم آپ نے درست کہا ہے۔

اسے صاحب صفوہ نے فضائل سیدہ عائشہ میں آپکی فصاحت کے باب میں اور صاحب "فضائل ابی بکر" نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل سیزدہم

خلافتِ صدیق اکبر رضؓ اور اس کے متعلقات کا بیان

اس فصل میں آپ کی خلافت پر نبی علیہ السلام کے ارشادات اور صحابہ کرام کی گواہیاں مذکور ہونگی۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپکی خلافت برحق تھی اور یہ کہ آپ نبی علیہ السلام کے سچے جانشین تھے۔

اس مضمون کی احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔ چنانچہ فضائل خلفاء اربعہ میں چاروں صحابہ کی خلافت پر اسی طرح باب فضائل صحابہ ثلاثہ اور باب شیخین میں سیدنا ابی بکر صدیق رضؓ کی خلافت پر نبی علیہ السلام کی احادیث مذکور ہوئی ہیں۔ جن میں سے بعض تو خلفاء اربعہ کی ترتیب پر صراحتاً دال ہیں۔ اور کچھ ایسی ہیں جن سے صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق کی خلافت کا اشارہ پایا ہے۔ اور اس خلافت پر استدلال کیا ہے۔ جیسا کہ ابو بکر رضؓ و عمر رضؓ کی اقتداء کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس لیے ہم ذیل میں احادیث گذشتہ کی طرف مختصر اشارے دیئے دیتے ہیں۔ تاکہ بوقت استدلال ان کی طرف رجوع کرنا آسان ہو جائے۔ چنانچہ!

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن عباس سے مروی حدیث ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دو۔ ابو بکر کی کھڑکی کھلی رہنے دو۔ اس سے صحابہ نے آپ کی خلافت کا راز پالیا تھا۔ یاد رہے اس مضمون کی احادیث فصل خصائص ابی بکر کے ذکر رابع میں گزری ہیں۔ (دیکھیے حدیث ۲۷۶ تا ۲۹۲)

اسی طرح ابو بکر صدیق کی فضیلت کی احادیث بھی گزر چکی ہیں۔ جو ہمارے اس عقیدہ کے پیش نظر۔ کہ ادنیٰ کی اعلیٰ پر ولایت ثابت نہیں ہوتی۔ ابو بکر صدیق کے خلیفہ بلافصل ہونے کا تعین کرتی ہیں۔ اگر صرف اتنا ہی کہا جائے کہ اعلیٰ کی ولایت ہی ادنیٰ پر بہتر ہے۔ تو یہ بات یوں ہر طرح کے تنازعہ سے بر تر ہے۔ اور آپ کی خلافت کا اعلان بھی کرتی ہے۔ ایسی احادیث فصل خصائص بیان ۴۳ میں گزر چکی ہیں۔ علاوہ ازیں باب مناقب اربعہ، باب مناقب ثلاثہ۔ اور باب شیخین میں بھی فضائل ابی بکر کی احادیث ضمناً آچکی ہیں۔

فصل خصائص کے بیان ۴۵ میں مرض وفات کے دوران نبی علیہ السلام کا آپ کو مصلائے امامت پر کھڑا کرنا بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ (دیکھیے حدیث نمبر ۳۹۲ تا ۴۰۲) یہ بھی آپ کی خلافت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اسی پر عمر فاروق رض علی مرتضیٰ رض و دیگر صحابہ نے اعتماد کرتے ہوئے آپ کی خلافت کا استدلال کیا جیسا کہ عنقریب بیان ہوگا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

نبی علیہ السلام دار آخرت کی طرف جانے والے تھے۔ آپ نے اس حالت میں ابو بکر صدیق کو امامت پر فائز کیا۔ دوسروں کا نام پیش کیا گیا تو آپ نے انکار فرمایا۔ دوبارہ یہی کوشش کی گئی۔ تو آپ نے بڑی صراحت سے اس کی تردید کر دی۔ پھر ایک بار ان کے علاوہ کوئی اور آدمی (عمر فاروق) مصلائے امامت پر کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا نہیں! نہیں! نہیں! اس کے بعد آپ نے وہ کلام فرمائی جو ابو بکر کی خلافت کی سند ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور مسلمان اس امر سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور کو چاہتے ہی نہیں۔ حالانکہ پہلے آپ خود امام تھے۔ اب اپنی جگہ انہیں کھڑا کیا ہے اور ساتھ میں مذکورہ اشارات بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہر کسی کو جان لینا چاہیے کہ نبی علیہ السّلام نے آپ کو مسجد کی امامت دے کر اپنا جانشین بنایا ہے۔

اگر یہ باتیں آپ کی خلافت پر دال نہ مانی جائیں تو لازم آئے گا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی جانشینی جیسے امر عظیم کو مہمل چھوڑ دیا۔ حالانکہ یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں تھا۔ اس کی تائید یوں بھی ہوتی ہے، کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکر صدیق کے لیے عہد بھی لکھنا چاہا مگر پھر فرمایا۔ اللہ اور مسلمان ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو چاہتے ہی نہیں (دیکھیے حدیث نمبر ۴۰۵ تا ۴۰۹)۔

اگر یہ سوال ہو کہ آپ نے اشارات کرنے کی بجائے ان کی خلافت کا واضح اعلان کیوں نہ کر دیا تو جواب یہ ہے کہ ہر کام کی ق واللہ علیم اللہ ہی جانے۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ اللہ اسی طرح اندھوں اور انکھیاروں کا امتیاز کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کون ہے حق کو حق جان کر اس کی پیروی کرنے والا۔ اور کون ہے جو دلائل بھی دیکھتا ہے۔ حالی اور مقالی قرائن و اشارات بھی پاتا ہے۔ مگر اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا۔

اسی ضمن میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث نمبر ۳۸۹ ہے کہ جس قوم میں ابوبکر موجود ہو تو وہاں کسی اور کو امامت کا حق ہی نہیں پہنچتا۔ یہ حدیث بھی آپ کی خلافت کا منہ بولتا ثبوت ہے جو فصل خلافت کے بیان نمبر ۴۴ میں گزر چکا ہے۔ علاوہ ازیں نبی علیہ السلام کا (حدیث نمبر ۴۰۳ اور نمبر ۴۰۲ میں مذکور) فرمان کہ اے بڑھیا اگر تو دوبارہ آئے اور میں نہ ہوں (دنیا سے پردہ کر جاؤں) تو ابوبکر کے پاس چلی آنا۔ جو بیان نمبر ۷۴ میں آچکا ہے بھی اس امر کی واضح دلیل ہے۔

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ میں ابو بکر کے لیے پروانہ لکھنا چاہتا ہوں تاکہ کوئی تمنا اور طمع کرنے والا باقی نہ رہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ اور اہلِ اسلام کسی اور کو اس کام کے لیے چاہتے ہی نہیں اور اللہ اور اہلِ اسلام کسی اور کو دور کر دیں گے یہ بھی آپ کی خلافت کے نکھرے ہوئے ثبوت ہیں۔

فضیلت

نبی علیہ السلام نے علی کی خلافت (بلا فصل) کی دعا مگر اللہ نے صرف ابو بکر ہی کا انتخاب فرمایا

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سألت اللہ عز وجل ان یقدمك ثلاثا فابی علی الا تقدیمو۔

(میں نے اللہ تعالیٰ سے تین بار دعا کی کہ علی کو امام بنا دیا جائے مگر اللہ نے ابو بکر کے علاوہ ہر کسی کی امامت کا انکار کر دیا۔)[1]

---

[1] یہ حدیث جہاں ابو بکر صدیق کی خلافت بلا فصل کا اعلان کرتی ہے وہاں علی مرتضیٰ کی خلافتِ منصوصہ من اللہ کے زعم باطل کی تردید بھی کرتی ہے شیعہ کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے مگر اس قدر صراحت کے ساتھ نہیں چنانچہ فراتِ کوفی ص۱۹ میں امام باقر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے حافظ سلفی نے مشیخت بغدادیہ میں اور صاحب "فضائل" نے روایت کیا ہے جس کے الفاظ ہیں "میں نے اللہ سے تین بار کلام کی۔"

تشریح :

صاحب فضائل کے نزدیک یہ حدیث غریب ہے۔ مگر چونکہ صحیح احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔ اس لیے باوجود غرابت کے قابل محبت ہے۔

فضیلت ۲

خلافت ابی بکر پر حضرت عمر کی رائے

حدیث

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار (ابوبکر کی بیعت کی طرف) اس لیے لوٹ آئے تھے کہ عمر فاروق نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں تمہیں یاد رہے کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا؟ انصار کہنے لگے۔ خدا کی قسم

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرص ان یکون الامر لامیر المومنین (۲) من بعدہ فابی اللہ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خواہش رکھتے تھے کہ آپ کے بعد امیر المومنین حضرت علی کو خلافت ملے مگر اللہ نے انکار فرما دیا تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیں یاد ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ تو پھر کون شخص چاہتا ہے کہ ابوبکر کو وہاں سے ہٹا دے جہاں اسے نبی علیہ السلام نے کھڑا کیا ہے۔ سب نے کہا ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا اور ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔

اسے ابوعمرو نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

امام احمد بن حنبلؒ نے بھی یہ روایت کی ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں تم میں سے کون ہے جو ابوبکر سے آگے بڑھ کر خوشی محسوس کرے انصار بولے۔ ہم ابوبکر سے آگے بڑھنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف ہو گیا کہ نماز کی امامت جملہ صحابہ کے نزدیک خلافت کی دلیل تھی جیسے کہ ہم پیچھے بیان کر چکے۔ واللہ اعلم۔

https://t.me/Tehqiqat

فضیلت ۳

خلافت ابی بکرؓ پر حضرت علی کی رائے اور نبی علیہ السلام کے عمل سے استدلال

حدیث،

امام حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ جب نبی علیہ السلام دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم نے حکومت کے بارہ میں غور و فکر کیا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکر کو امامت نماز کے لیے مقدم کیا ہے۔ جب اللہ کا نبی آپ کی دینی قیادت میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خوش ہے تو ہم دنیاوی قیادت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد کیوں نہ کر دیں۔

حدیث

قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی علیہ السلام کئی دن اور کئی راتیں بیمار رہے۔ جب نماز کی ندا آتی تو آپ فرما دیتے تھے۔ ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر جب نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو میں نے غور کیا کہ نماز شعارِ اسلام ہے۔ دین کا ستون ہے۔ جب اللہ کا نبی دین میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پر راضی تھا تو ہم دنیا میں ان پر متفق کیوں نہ ہوں۔ اس لیے ہم نے ان کی بیعت کر لی۔

یہ احادیث ابو عمرو نے روایت کی ہیں۔ جبکہ تینوں کا معنیٰ ابن سمان نے موافقت میں اور ابن خیرون نے مناقبِ ثلاثہ میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت حسن بصری کی روایت سے بیان کیا ہے۔ ان احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امامتِ نماز خلافتِ ظاہرہ پر دال ہے اور ابو بکر صدیق کو صحابہ نے صرف اس لیے خلیفہ مانا کہ نبی علیہ السلام نے انہیں امام مسجد نبوی بنایا تھا۔

خصائص ابی بکر رضی اللہ عنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی گزر چکا ہے کہ میں اپنے بعد خلیفہ نہیں بنا رہا۔ اگر اللہ تمہارے لیے بھلائی چاہے گا تو تمہیں کسی بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا جیسا کہ ہم نبی علیہ السلام کے بعد ایک بہتر شخص پر اکٹھے ہو گئے تھے۔ علاوہ ازیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کئی مواقع پر ابو بکر صدیق کو اے خلیفۂ رسولِ خدا کہہ کر پکارا ہے۔ جیسا کہ متعدد بار گزر چکا۔

حدیث

سوید کہتے ہیں۔ ابو سفیان، حضرت علی اور عباس کے پاس آئے۔ (جب لوگ ابو بکر صدیق کی بیعت کر رہے تھے) اور دونوں سے کہا کہ قریش کے قلیل اور حقیر ترین قبیلہ کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور جا رہی ہے۔ اگر تم اجازت دو تو ابو بکر پر قریش کے سوار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور پیادے اکٹھے کر لاؤں ؟ اور یہ معاملہ جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دوں ؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ اگر ہم ابو بکر کو اہل حکومت نہ سمجھتے تو کبھی اسے خلافت نہ دیتے یاد رکھو ابو سفیان ! مسلمان ایک دوسرے سے خواہ کتنے دور ہوں آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ اور منافق ایک دوسرے کے چاہے کتنے قریب ہوں نفرت کرتے ہیں۔

اسے ابن سمان نے موافقت میں روایت کیا ہے۔ جب کہ دوسرے محدثین کے ہاں مختصراً مروی ہے۔

فضیلت ۴

خلافت ابی بکرؓ پر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا بیان

حدیث۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ (نبی علیہ السلام کی رحلت پر) عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہؓ سے کہا ہاتھ پھیلائیں میں آپ کی بیعت کرتا ہوں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں۔ ابو عبیدہؓ نے کہا میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جسے اللہ کے رسول نے ہمارا امام بنایا۔ پھر نبی کے وصال تک وہ ہمیں نماز پڑھاتا رہا۔

اسے احمد اور صاحب صفوہ نے روایت کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث :-

ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے وصالِ پرُ ملال کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہاتھ رکھیں ۔ میں بیعت کرتا ہوں ۔ کیونکہ آپ ارشادِ نبی کے مطابق اس امت کے امین ہیں ۔ ابو عبیدہ بولے ۔

مَا رَأَيْتُ لَكَ فَهَةً قَبْلَهَا مُنْذُ اَسْلَمْتُ ، تُبَايِعُنِي وَفِيكُمُ الصِّدِّيقُ ثَانِي اثْنَيْنِ ۔

اسلام لانے کے بعد آپ سے میں نے اس طرح کی جاہلانہ بات کبھی نہیں سنی صدیق ثانی اثنین کے ہوتے ہوئے آپ میری بیعت کر رہے ہیں ؟

فضیلت ۵

خلافت صدیق اکبر پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حدیث :-

ذر بن حبیش حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قلوب پر نظر فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سب سے بہتر پایا اور اسے اپنے لیے چن لیا ۔ اور آپ کو رسالت دیکر مبعوث فرما دیا ۔ پھر اللہ نے بندوں کے دل دیکھے تو آپ کے صحابہ کے قلوب سب سے بہتر تھے ۔ اس لیے انہیں اپنے نبی کا وزیر بنا دیا تاکہ وہ دینِ الٰہی کی حفاظت کریں ۔ اس لیے مسلمان (یعنی صحابہ کرام) جو کام بہتر سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بہتر ہے ۔ اور جسے وہ برا کہیں وہ اللہ کے ہاں برا ہے ،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نبی علیہ السلام کے صحابہ نے ابوبکر کی خلافت کو افضل و بہتر جانا (اس لیے یہ خلافت اللہ کے ہاں بہتر اور برحق ہے۔)

اسے ابن سری نے روایت کیا ہے۔

تشریح:

یاد رہے صحابہ کرام کا اجماع دلیل قطعی ہے اور اس سے ابوبکر صدیق کی خلافت کی حقیقت شمس نصف النہار سے زیادہ واضح ہو جاتی ہے

فضیلت ۶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ارشاد خلافت صدیقی کی بابت

حدیث

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بنانا چاہتا تو صدیق اکبر کو بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور یار غار ہیں (اس کے بعد ابوسعید از خود کہتے ہیں کہ) ابوبکر صدیق کے نزدیک آپ کا مقام والد والا تھا اور آپ کے بعد سب سے زیادہ لائق اتباع ابوبکر ہی تھے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی مروی ہے۔

یہ دونوں روایتیں ابراہیم تیمی نے بیان کی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت

خلافت ابی بکر کے متعلق عیسائی علماء کا بیان

حدیث

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں اللہ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ میں مبعوث فرمایا۔ اور مکہ مکرمہ میں ہر طرف آپ کی شہرت ہوگئی۔ تو ایسے میں مجھے شام جانا پڑا۔ میں بصرہ میں وارد تھا کہ ایک عیسائی جماعت میرے پاس آئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ حرم (کعبۃ اللہ) سے آئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگے۔ تمہارے ہاں جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے اسے تم جانتے ہو! میں نے کہا ہاں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ساتھ لیا اور ایک گرجے میں لے گئے جس میں تصاویر اور فوٹو آویزاں تھے۔ وہ کہنے لگے۔ پہچانیے! ان میں اس نبیؐ کی تصویر بھی ہے؟ میں نے نظر دوڑائی مگر نہ ملی۔ میں نے کہا نہیں۔ ان کی صورت یہاں نہیں۔ تو وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے۔ جہاں پہلے سے زیادہ تعداد میں تصاویر تھیں۔ کہنے لگے اب دیکھیے۔ میں نے دیکھا تو وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو بہو تصویر آویزاں تھی۔ جس میں ابو بکر صدیق نے آپ کی ایڑیاں پکڑ رکھی تھیں۔ عیسائی علماء کہنے لگے۔ آپ یہ تصویر اسی نبیؐ کی تصور کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! جب کہ میرے دل میں خیال آرہا تھا کہ میں از خود کوئی تبصرہ نہ کروں۔ کہ ان تصاویر کی حقیقت کیا ہے۔ بلکہ یہ خود ہی کچھ کہیں۔ تب وہ کہنے لگے۔ جس شخص نے اس نبیؐ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ایڑیاں پکڑ رکھی ہیں اسے بھی تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے سچے نبیؐ ہیں۔ اور یہ ان کے جانشین اور خلیفہ ہیں۔ اسے ابنِ نے روایت کیا ہے [1]

اب ہم ذیل میں شیعہ مذہب کے دلائل پیش کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت علیؓ کی خلافتِ بلافصل پر اہل سنت کی کتب حدیث سے احادیث اخذ کر کے مجبت بناتے ہیں۔

حضرت علی کی خلافت بلا فصل پر شیعہ فرقہ کے دلائل

دلیل اوّل: علی! تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ (ع) کے لیے ہارون (ع) حدیث

سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا۔

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ:

اے علی! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تیرا مقام میرے ساتھ ایسا ہو۔ جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

---

[1] علاوہ ازیں یہ حدیث دلائل النبوۃ ابو نعیم جلد اول صفحہ ۵۶ پر بھی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری روایت میں یوں ہے۔

لَا يَنْبَغِيْ اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيْفَتِيْ قَالَهٗ ذَالِكَ وَقَدِ اسْتَخْلَفَهٗ لَمَّا ذَهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْك

(مسند احمد بن حنبل موافقات ابو القاسم دمشقی)

ترجمہ: (نبی علیہ السلام نے حضرت علی سے فرمایا) مجھے یہ مناسب نہیں کہ میں کہیں جاؤں۔ مگر اسی صورت میں کہ تم میرے خلیفہ ہو (یعنی تمہیں خلیفہ بنا کر ہی مجھے کہیں جانا بہتر ہے۔)

یہ احادیث حضرت علی کے مناقب میں بالتفصیل آئیں گی۔

طریقہ استدلال

موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس جانے لگے تو آپ اپنی جگہ ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے۔ اپنی جگہ قائم مقام بنا کر چھوڑ گئے۔ لہٰذا حدیث کا معنیٰ یہ ہوا کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علی اللہ کے پاس دنیا سے جاتے ہوئے تجھے اپنی جگہ خلیفہ بنا کر جانا ہی میرے لیے مناسب ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے رب کے پاس جاتے ہوئے حضرت ہارون کو خلیفہ بنایا۔ لہٰذا ثابت ہوا نبی علیہ السلام کے بعد خلافت کے حق دار صرف حضرت علی تھے۔ اور یہ فیصلہ نبی علیہ السلام کا ہے۔

دلیل دوم: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے حدیث

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض روایات میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَاِنَّ هٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔

ترجمہ: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ علی سے جو محبت رکھے۔ تو اس سے محبت رکھ۔ جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو اس کا مددگار بن جا۔ . . . . اے مسلمانو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا "تو جس کا میں مولا (دوست) ہوں اس کا علی مولا (دوست) ہے"۔

ترمذی، بغوی، مسند احمد بن حنبل اور ابو حاتم

علاوہ ازیں یہ حدیث دیگر متعدد طرق سے مناقب علی میں بیان ہوگی۔

http://t.me/tehqiqat

طریقہ استدلال

لغت میں لفظ مولیٰ کے آٹھ معانی ہیں۔

۱۔ غلام کو آزاد کرنے والا۔

۲۔ غلامی سے آزاد ہونے والا انسان۔

۳۔ چچے کا بیٹا۔

۴۔ قریبی رشتہ دار

اسی چوتھے معنیٰ میں ارشاد ربی ہے

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ

(مجھے اپنے پیچھے رشتہ داروں کا ڈر ہے)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

غالباً رشتہ دار کو اس لیے مولی کہتے ہیں کہ وہ ولی قریب سے نسب سے ملتے ہیں

۵۔ حلیف، یعنی جس شخص سے باہمی محبت و نصرت کا عہد و پیمان کیا گیا ہو۔

۶۔ مددگار۔

۷۔ پڑوسی۔

جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔

(اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ جب کہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔)

۸۔ ولی یعنی متولی (جسے دوسرے لفظوں میں حاکم کہتے ہیں۔)

بعض کے نزدیک مذکورہ آیت اسی معنیٰ میں ہے۔ یعنی اللہ مومنوں کا متولی ہے۔ ان کے ہر معاملہ کی نگہداری کرتا ہے۔ جب کہ وہ کافروں کی نگہداری نہیں کرتا بلکہ ذلیل و تحقیر کرتا ہے۔ اور نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی اسی معنیٰ میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جس عورت نے بھی اپنے مولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے اس میں مولی بمعنیٰ متولی ہے۔ تو یہ کل آٹھ معنیٰ ہوئے۔

اب حدیث زیر بحث "جس کا میں مولی اس کا علی مولی ہے" میں پہلے چار معنیٰ تو بداہتاً باطل ہیں۔ پانچواں معنیٰ ایک دور دراز کی تاویل سے بن سکتا ہے مگر بعید از قیاس ہے[1]

---

[1] کیونکہ حلیف مددگار کو کہتے ہیں اور لفظ مولی خود بمعنیٰ مددگار حقیقتاً بھی ہے۔ لہٰذا مولی بمعنی حلیف لینا پھر اس سے مجازاً مددگار مراد لینا کار بے فائدہ ہے۔ آخر حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کی طرف بے سود بھاگنا چہ معنی دارد!

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح چھٹا معنیٰ (پڑوسی) بھی حدیث میں درست نہیں۔ البتہ اگر ساتواں معنیٰ مجیر یعنی مددگار لیا جائے جیسے قرآن کریم میں ہے۔
وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ۔
(میں تمہارا مددگار ہوں) تو یہ بھی دور از فہم ہے۔
معلوم ہوا۔ نواں معنیٰ (مددگار) اور آٹھواں معنیٰ (متولی) ہی حدیث میں درست ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں طرح سے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت بلافصل ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مولیٰ المعنیٰ متولی پر مفہوم حدیث یہ ہو گا۔ جس شخص کا میں متولی ہوں اور اس کے معاملات کا نگہبان اور حاکم ہوں، علی بھی اس کا متولی اور حاکم ہے۔ جیسا کہ خود نبی علیہ السلام کی زیر بحث حدیث میں ارشاد بھی ہے۔ کیا تم جانتے نہیں میں مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کا مالک ہوں۔ اور اگر مولیٰ المعنیٰ مددگار ہو تو مفہوم حدیث یہ ہو گا۔ جس کا میں مددگار ہوں۔ یعنی ظالم سے حق لے کر اسے دیتا ہوں اور اسے انصاف مہیا کرتا ہوں۔ علی بھی اس کا مددگار اور حق رساں ہے۔ چونکہ نبی علیہ السلام کی موجودگی میں علی مرتضیٰ کی یہ صفات ظاہر نہیں ہو سکتی تھیں۔ کیونکہ آپ خود حاکم اور منصف تھے۔ اس لیے متعین ہو گیا کہ آپ کے وصال کے بعد علی کی یہ صفات برحق ہیں۔ اس لیے حضرت علیؓ بلافصل خلیفۃ المسلمین بنتے ہیں۔

علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ حدیث

یہ دلیل پہلی دونوں سے نسبتاً زیادہ قوی ہے۔ چنانچہ عمران حصین سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ ۔

ترجمہ: بے شک علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کا والی ہے۔

اسے احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں درج کیا ہے۔ جب کہ ابو حاتم کی روایت میں والی کی جگہ ولی کا لفظ ہے۔ یہ حدیث بھی مناقب علیؓ میں جملہ طرق کے ساتھ بیان کی جائے گی۔

طریقِ استدلال

لفظ ولی کے لغت میں دو لوں معنی ہیں۔ ۱۔ متولی اور حاکم۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

(اے اللہ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز اور حاکم ہے۔)

۲۔ دوست۔ جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطَانُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ

یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہی تو ہے۔

اب زیر بحث حدیث کو دوست کے معنیٰ پر محمول کرنا غلط ہے۔ ورنہ حدیث کا مفہوم یہ ہوگا۔ علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔ حالانکہ علی نبی علیہ السلام کے ہوتے ہوئے بھی تو ہر مسلمان کے دوست ہی ہیں۔ اس طرح "میرے بعد" کے الفاظ بے کار ہو جاتے ہیں۔ جب کہ ولی بمعنیٰ متولی کرنے میں یہ الفاظ بے کار نہیں جاتے بلکہ معنیٰ یہ بنتا ہے کہ علیؓ میرے بعد ہر مومن کا متولی اور حاکم ہے۔ اس لیے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ نبی علیہ کی زبان پاک کے بموجب علی مرتضیٰ ہی آپ کے بعد مسلمانوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے متولی اور خلیفہ و حاکم تھے۔ مگر ابو بکر و عمر نے ان کا حق مار لیا اور غاصبانہ حاکم بن بیٹھے۔

مذکورہ شیعہ دلائل کی تردید شدید۔

تمام دلائل کا اجمالی جواب

نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد ابو بکر صدیق کی خلافت پر دال احادیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ سب احادیث صحیحہ ہیں۔ جب کہ خلافتِ علی پر دال زیرِ بحث احادیث زیادہ سے زیادہ حسن ہیں۔ اس لیے یہ احادیث خلافتِ صدیق اکبر والی احادیث کی معارض نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی ان سے حضرت علی کی خلافت بلافصل ثابت ہوتی ہے[1]

http://t.me/tehqiqat

---

[1] اس کی وضاحت یوں ہے کہ شیعہ حضرات کے نزدیک علی مرتضیٰ کی خلافت اصولِ دین میں سے ہے۔ جیسے توحید و رسالت اصولِ دین سے ہیں۔ اور جیسے رسول منصوص من اللہ ہوتا ہے یونہی خلیفہ اور امام بھی ان کے نزدیک منصوص من اللہ ہوتا ہے۔ اور نبی کی طرح معصوم عن الخطا بھی ہوتا ہے۔ تو پھر شیعوں کو چاہیے تھا کہ حضرت علی کی منصوص من اللہ خلافت پر اللہ کی طرف سے دلیل قطعی پیش کرتے۔ جو قرآنی آیت ہو سکتی ہے۔ یا حدیث متواتر لیکن شیعہ بیچارے تو خلافت علی پر واضح دلالت کرنے والی ایک حدیث صحیح بھی نہیں لا سکتے اس لیے وہ جتنی بھی احادیث لائے ہیں وہ ان کے دعوے کو ہرگز ثابت نہیں کر پاتیں اور یہ معاملہ یوں خوب واضح ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تفصیلی جوابات

حضرت علی اور ہارون علیہ السلام میں کون سی مناسبت یہاں مراد ہے؟

دلیل اوّل کا جواب نمبر ۱

شیعوں کا یہ کہنا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے پاس جاتے ہوئے ہارون علیہ السلام کو خلیفہ بنایا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے دنیا سے اپنے رب کے ہاں جاتے ہوئے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنایا اور فرمایا تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے۔ بالکل غلط ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی کو مذکورہ ارشاد (تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے) دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے نہیں بلکہ غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس کلام کے آخر میں

سارے مسلمان جمع تھے ایک بلیغ تزین خطبہ دیا تھا جس میں اسلام کے تمام بنیادی اصول وضوابط بتلا دیئے تھے مگر وہاں حضرت علی یا دیگر اماموں کی امامت کا کوئی ذکر نہیں یہ تو ان روایات کا اجمالی جواب ہے۔ اگر تفصیل میں جائیں تو ان روایات میں سے کوئی بھی اپنے اندر ایسا واضح مفہوم نہیں رکھتی جو حضرت علی کی بلافصل خلافت پر واضح دلالت کرتا ہو تو مصنف اب ہر روایت کو لیتے ہیں اور اس کے جوابات دیتے ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی وضاحت آئے گی۔ لہٰذا اس ارشاد میں صرف استخلاف فی الحیاۃ کا ثبوت ہے یعنی جب نبی علیہ السلام نے غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علی کو اپنی جگہ مدینہ میں نائب اور خلیفہ بنا کر چھوڑا تو علی رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوئے۔ اس لیے کہ وہ اس طرح جہاد میں شرکت سے محروم ہو گئے تھے یا یہ کہ انہیں منافقین سے ایذا پہنچی جیسا کہ آ رہا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے آپ کو مذکورہ ارشاد فرما کر بتلا دیا کہ تمہارا مقام بلند ہے تم میری جگہ نائب بنے ہو۔ تمہاری حالت اس وقت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ انہیں موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے ہوئے نائب بنا گئے تھے میں تمہیں تبوک پر جاتے ہوئے خلیفہ بنا رہا ہوں۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے تم میرے بھائی ہو۔ وہ ان کے مددگار تھے تم میرے مددگار ہو۔ البتہ ہارون رضی اللہ عنہ نبی تھے تم نبی نہیں ہو کیونکہ۔ لا نبی بعدی [1]

http://t.me/Tehqiqat

[1] شیعہ کتب بھی صراحت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علی کو فرمایا چنانچہ بحار الانوار جلد ۲۱ ص ۲۴۳ میں ملا مجلسی شیعہ نے امالی ابن شیخ سے حضرت علی کی یہ روایت لی ہے جو ائمہ اہل بیت نے نقل کی ہے۔

خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فی غزوۃ تبوک فقال تخلفنی بعدک؟ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے اس کا شکوہ کیا، آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ اس وقت تمہاری کیفیت میرے ساتھ ایسی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون کی تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

گویا مذکورہ ارشاد سے نبی علیہ السلام نے علی مرتضیٰ کا غم دور کیا اور جہاد پر نہ جا سکنے کے افسوس کو ختم کر دیا۔ اس لیے اس میں نبی علیہ السلام کی رحلت کے بعد علی کی خلافت کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ بلکہ زندگی ہی میں وقتی خلیفہ بننے کا بیان ہے۔

کیا حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے خلیفہ بنے تھے؟

دلیل اوّل کا جواب نمبر ۲ زیر بحث حدیث میں وصال کے بعد والی خلافت اس لیے بھی مراد نہیں ہو سکتی کہ حضرت علی کی خلافت کو ہارون علیہ السلام کی خلافت سے تشبیہ دی گئی ہے اور ہارون علیہ السلام جناب موسیٰ کی حیات ظاہرہ میں ہی وفات پا گئے تھے[1]۔

---

[1] حضرت ہارون میدان تیہ میں واصل بحق ہوئے جہاں بنو اسرائیل کو چالیس سال رہنا پڑا تھا ان کی وفات پر بعض لوگوں نے الزام لگایا کہ انہیں موسیٰ علیہ السلام نے مروایا ہے۔ تو آپ قبر سے باہر تشریف لائے اور اپنے بھائی حضرت موسیٰ کی پاک دامنی بیان کر کے پھر قبر میں چلے گئے اس کے ایک عرصہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وصال فرمایا سنی شیعہ دونوں فرقے اس امر پر اتفاق رکھتے ہیں دیکھیے تفسیر مظہری جلد ۳ ص۷۶ زیر آیت یتیہون فی الارض الخ البدایہ والنہایہ جلد اول ص۳۱۹ و دیگر کتب جبکہ شیعوں کی معتبر تفسیر منہج الصادقین جلد نمبر ۳ ص۲۱۵ میں صاف لکھا ہے وفوت ہارون قبل از موسیٰ بود یعنی حضرت ہارون کا وصال حضرت موسیٰ سے پہلے ہوا تھا۔ اسی طرح ان کی تفسیر الصافی جلد اول ص۴۲۵ میں ملا فیض کاشانی شیعہ لکھتے ہیں۔ والقمی عن الباقر علیہ السلام مات ھارون قبل موسیٰ وماتا جمیعًا فی التیہ۔

ترجمہ: قمی نے امام باقر سے روایت ہے کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ سے پہلے فوت ہوئے اور دونوں کا وصال میدان تیہ میں ہوا۔

رہا یہ امر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کے بعد ان کی خلافت حضرت یوشع کو ملی تھی یہ بھی سنی شیعہ دونوں کے ہاں متفق علیہ ہے۔ کتب اہل سنت میں تو یہ امر معروف ہے جبکہ کتب شیعہ سے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں تفسیر فرات کوفی ص۶۵ مطبوعہ نجف اشرف، تفسیر منہج الصادقین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لیے ہارون علیہ السلام ان کی وفات کے بعد خلیفہ نہیں بنے تھے۔ وفات کے بعد یوشع بن نون نے جانشینی سنبھالی تھی اس لیے صاف معلوم ہو گیا کہ زیر بحث حدیث میں وفات کے بعد والی خلافت ہرگز مراد نہیں ورنہ حضرت علیؓ کی حضرت ہارونؑ کے ساتھ کوئی وجہ تشبیہ باقی نہ رہے گی۔

ایک ضمنی شبہ بعض لوگ کہتے ہیں زیر بحث حدیث میں وفات کے بعد والی خلافت ہی مراد ہے۔ البتہ ہارون علیہ السلام کو موت کا عارضہ آ گیا تھا۔ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد زندہ رہتے تو وہی ان کے خلیفہ بلافصل ہوتے جیسا کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل ہیں۔

بات تو جب تھی کہ وفاتِ موسیٰ علیہ السلام کے وقت حضرت ہارون زندہ ہوتے اور کسی غیر کو خلیفہ بنا دیا جاتا مگر ایسا تو ہوا نہیں۔

جلد ۳ ص ۲۱۶، مجمع البیان جلد ۲ ص ۱۸۲ وغیرہ

ان تمام تصریحات سے روز روشن سے زیادہ واضح ہو گیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضرت علی کو تشبیہ دے کر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کے لیے جو خلافت بیان فرمائی وہ صرف چند دن کے لیے مدینہ طیبہ سے آپ کے غائب رہنے کی حالت میں تھی جیسے موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام نے چند دن ان کی نیابت و خلافت سنبھالی تھی۔ اگر ارشاد میں بعد از وصال خلافت مراد ہوتی تو ضروری تھا کہ وہ پہلے مشبہ بہ حضرت ہارونؑ کے لیے ثابت ہوتی بعد میں مشبہ حضرت علی کے لیے مانی جاتی جب وہ مشبہ بہ میں نہیں پائی گئی تو مشبہ میں کیسے مانی جا سکتی ہے۔

یہاں ایک اور لطیف نکتہ بھی ہے۔ وہ یہ کہ جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ کے سگے بھائی ہوتے ہوئے کے باوجود اللہ کے ہاں حضرت موسیٰ کے خلیفہ بلافصل نہ تھے اسی طرح حضرت علی بھی رشتے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی ہونے کے باوجود اللہ کے ہاں آپ کے خلیفہ بلافصل نہ تھے۔ جب سگا بھائی اس منصب کا حامل نہیں ہوا تو چچا زاد بھائی کیسے ہوگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

مذکورہ شبہ کا جواب اوّل دلیل اوّل کے جواب ۱ میں بتلایا جا چکا ہے کہ غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے نبی علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس میں ایک وقتی اور ایک عارضی استخلاف مراد تھا۔ جب بعد الوفات استخلاف ہی نہیں تو مذکورہ شبہ کی کوئی بنیاد ہی نہیں۔

مذکورہ شبہ کا جواب دوئم اسی طرح دوسری طرف دیکھیں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام نے جناب ہارون کو ذفت وصال خلیفہ بنایا ہوتا تو زیر بحث حدیث میں علیؓ کی خلافت بعد الوفات بلا فصل کا مفہوم پیدا ہو سکتا تھا حیرانگی ہے کہ شیعہ فرقہ والے اس حدیث سے خلافت بعد الوفات کیسے ثابت کرتے ہیں؟ کوئی بھی تو وجہ نہیں۔

مذکورہ شبہ کا جواب سوئم اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ علیؓ مثل ہارونؑ ہیں کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے رب کے پاس جاتے وقت علیؓ آپ کے خلیفہ ہیں۔ تو بھی شیعوں کا موقف ثابت نہیں ہوتا کیونکہ نماز پڑھنے والا اور حج و عمرہ کو جانے والا بھی اللہ کی طرف جانیوالا ہے۔ ہجرت کرنے والا بھی اللہ کی طرف جانے والا ہے۔ جہاد کو جانے والا بھی اللہ کی ہی طرف جانے والا ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے ارض مقدس کو جانے لگے تو فرمایا۔

اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ

(میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں، جو مجھے بہت جلد راہ دکھائیگا۔)

اس لیے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے ہوئے۔ اللہ کی طرف جانے والے تھے۔ اور نبی علیہ السلام جنگ تبوک پر جاتے ہوئے اللہ ہی کی طرف جانے والے تھے۔ موسیٰ

شیعوں کا یہ عقیدہ کہ انبیاء کی یہ وراثت و خلافت ہمیشہ ان کے گھر والوں کو ملتی ہے غلط ثابت ہوا، حضرت یوشع کی خلافت ان کے اس عقیدہ کی دھجیاں اڑانے کے لیے کافی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام نے جاتے ہوئے ہارونؑ کو اور نبی علیہ السلام نے علی مرتضیٰ کو خلیفہ بنا دیا۔ نہ ہارونی خلافت بعد الوفات تھی نہ علوی خلافت۔ گویا شیعہ فرقہ مذکورہ حدیث میں جو بھی معنیٰ کرے اس سے مسلکِ اہلِ سنت ہی کی تائید ہو گی۔

دلیل اوّل کا جواب نمبر۲

نبی علیہ السلام کا ارشاد۔

اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی

خبر ہے، اور نبی کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ارشادِ خدا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

سورہ نجم آیت ۳

ترجمہ: نبی علیہ السلام اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ آپکی بات اللہ کی طرف سے نازل کردہ وحی ہوتی ہے۔

سب کو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کے جانے پر علی مرتضیٰ خلیفہ نہیں بنے۔ لہٰذا اگر زیر بحث حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت بلافصل مراد ہو تو یہ حدیث جھوٹ اور کذب بیانی پر محمول ہو گی۔ اس لیے اس سے خلافت بعد الوفات نہیں عارضی اور وقتی خلافت مراد ہے یعنی جنگ تبوک کے باعث مدینہ سے نبی علیہ السلام کی غیر موجودگی کی مدت میں حضرت علی کی خلافتِ مدینہ۔

قَوْلُهٗ، لَا يَنْبَغِیْ اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيْفَتِیْ۔

البتہ شیعہ فرقہ کا ایک سوال باقی رہ گیا کہ یہ بھی نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اے علیؓ! میں کہیں جاؤں تو تمہارے سوا کسی کو خلیفہ بنانا مجھے مناسب ہی نہیں۔ کیا یہ ارشاد علی مرتضیٰ کی خلافت بلافصل کے لیے کافی نہیں؟

https://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب اوّل اس ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اے علی! جب تم میرے گھریلو معاملات میں میرے خلیفہ ہو تو تب ہی مجھے کہیں جانا بہتر ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے آپ کو گھر کا ہی خلیفہ بنایا ہے[۱] جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اکثر و بیشتر

---

[۱] چنانچہ شیعہ کتب میں یوں ہے کہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۲ میں امالی ابن شیخ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی بن ابی طالب علیہ السلام یا رسول اللہ انی اکرہ ان تقول العرب خذل ابن عمہ و تخلف عنہ فقال اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ؟ قال بلیٰ قال فاخلفنی۔

: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ میرے گھر والوں کے لیے میری جگہ تم خلیفہ بنو (نگہداشت رکھو) حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب کہیں گے نبی کا چچا زاد بھائی اس کا ساتھ چھوڑ گیا ہے آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس حالت پر راضی نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہ ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر تم خلیفہ بنو۔

اس حدیث سے دو فائدے ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ یہاں حضرت علی کو صرف تبوک کے موقع پر وقتی نیابت کا دیا جانا مراد ہے نہ کہ بعد الوصال خلافت۔ دوسرا یہ کہ گھریلو معاملات میں خلافت مراد ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

غزوات وا سفار میں مدینہ طیبہ سے باہر جاتے ہوئے علی مرتضیٰ کے بجائے اور صحابہ کو نائب بنایا۔ جیسے محمد بن مسلم انصاری ہیں۔ سباع بن عرفطہ ہیں۔ ابن ام مکتوم ہیں۔ اور ایک بار آپ نے حضرت عثمان غنی کو بھی مدینہ میں اپنی جگہ نائب بنایا تھا۔ [1]

ابن اسحاق کہتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے علی مرتضیٰ کو

---

[1] یہ امر کسی شبہ سے بالاتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف غزوات میں مختلف صحابہ کو اپنی جگہ مدینہ طیبہ میں خلیفہ اور نائب بنایا ہے۔ اس لیے محض ایک غزوہ یعنی تبوک کے موقع پر حضرت علیؓ کو خلیفہ بنائے جانے سے ان کے لیے بعد از وصال پیغمبر خلافت عامہ کا اثبات کرنا سراسر زیادتی اور سینہ زوری ہے۔ مسئلہ خلافت علیؓ چونکہ شیعہ سنی کے مابین ایک معرکۃ الآرا اختلافی موضوع ہے اس لیے ہم نے مناسب جانا کہ معتبر شیعہ کتب تاریخ سے تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدینہ طیبہ میں مقرر کیے گئے نائبین اور خلفا کی فہرست پیش کر دی جائے اس موضوع پر ہم نے ناسخ التواریخ کا بنظر غائر مطالعہ کیا جو حقیقت سامنے آئی درج ذیل ہے ہم نے کتب اہل سنت کے بعض حوالہ جات بھی شامل کر دیے ہیں۔

https://t.me/tehqiqat

نمبر شمار	غزوہ یا سفر	نام خلیفہ	سنہ ہجری	کتب اہل تشیع	کتب اہل سنت
۱	غزوہ ابواء	سعد بن عبادہ رضؓ	آغاز ۲ سنہ ھ	ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول ص ۱۲۷	مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۷۷
۲	غزوہ بواط	حضرت عثمان بن عفانؓ	ربیع الثانی ۲ سنہ ھ	〃 〃 〃 جلد اول ص ۱۴۵	
۳	ذوالعشیرہ	ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی	جمادی الاول ۲ سنہ ھ	〃 〃	
				〃 〃	
۴	معرکۂ بدر	عبد اللہ بن ام مکتوم	رمضان ۲ سنہ ھ	〃 جلد اول ص ۱۴۵	

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی اہل کا خلیفہ بنایا۔ منافقین نے ان پر جھوٹ گھڑا اور کہا نبی علیہ السلام نے انہیں اپنے لیے بوجھ سمجھا ہے اس لیے پیچھے چھوڑا ہے۔ یہ سن کر حضرت علی اسلحہ لے کر نکل کھڑے ہوئے اور مقام جرف میں نبی علیہ السلام کے ساتھ جا ملے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ منافقین نے گمان کیا ہے کہ آپ نے مجھے بوجھ سمجھتے ہوئے پیچھے چھوڑا ہے آپ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہیں، میں نے تمہیں اپنے پیچھے والوں کے لیے خلیفہ بنایا ہے۔ تم لوٹ جاؤ اور میرے اور اپنے اہل میں خلیفہ رہو کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارونؑ تھے البتہ میرے بعد کوئی نبی

نمبر شمار	غزوہ یا سفر	نام خلیفہ	سنہ ہجری	کتب اہل تشیع	کتب اہل سنت
۵	غزوہ بنی قینقاع	ابو لبابہ عبد المنذر	ذی قعدہ ۲ھ	〃 جلد اول ص ۲۷۷ نیز بحار الانوار جلد نمبر ۲۰ ص ۷،	
۶	غزوہ سویق	〃 〃	〃 〃	〃 جلد اول ص ۲۸۱	
۷	غزوہ قرقرۃ الکدر	عبد اللہ بن ام مکتوم	ذی الحج ۲ھ	〃 جلد اول ص ۲۸۲ بحار انوار جلد نمبر ۲۰ ص ۸	
۸	غزوہ بنو نضیر	〃 〃	ربیع الاول ۳ھ	〃 جلد اول ص ۳۹	
۹	غزوہ احد	عبد اللہ بن ام مکتوم	شوال ۳ھ	ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اول ص ۴۳	
۱۰	غزوہ حمراء الاسد	〃 〃 〃	〃 〃	〃 〃 〃 جلد دوم ص ۶	
۱۱	بدر صغریٰ	عبد اللہ بن رواحہ		〃 〃 〃 〃 ص ۴۸	
۱۲	بنو مصطلق	ابو ذر غفاری	شعبان سنہ ھ	〃 〃 〃 〃 〃 ص ۶۳	
۱۳	غزوہ دومۃ الجندل	سباع بن عرفطہ	ربیع الاول ۵ھ	〃 〃 〃 〃 ص ۱۰۵	
۱۴	غزوہ خندق	عبد اللہ بن ام مکتوم	شوال ۵ھ	〃 〃 〃 〃 ص ۹۱	

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں۔ معلوم ہوا مذکورہ الفاظ کا معنیٰ یہ ہے کہ اے علی! انہیں اپنے اہل کے اندر خلیفہ بنا کر تم نہیں جانا بہتر ہے۔

جواب دوئم

اگر یہ بھی مان لیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی علیہ السلام نے علی مرتضیٰ کو پورے مدینہ کی نگہداشت پر مامور کیا۔ اور خلیفہ بنایا تھا۔ تو معنیٰ یہ ہو گا کہ اے علی! اس موقعہ پر بوجوہ نہیں ہی خلیفہ بنا کر جانا بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر غزوات کے موقعہ پر نبی علیہ السلام نے دیگر صحابہ کو خلیفہ بنانا بہتر سمجھا تو انہیں خلیفہ بنا دیا۔ اور اس غزوہ میں فرما دیا کہ علی کو ہی خلیفہ بنانا بہتر ہے

نمبر شمار	غزوہ یا سفر	نام خلیفہ	سنہ ہجری	کتب اہل تشیع
۱۵	غزوہ بنو قریظہ	〃 〃	〃 〃	ناسخ التواریخ ص ۱۲۹
۱۶	غزوہ بنو لحیان	〃 〃	ربیع الاول ۶ھ	〃 〃 〃 〃 ص ۱۵۹
۱۷	ذات الرقاع	ابوذر غفاری	جمادی الاول ۵ھ	〃 〃 〃 〃 ص ۱۵۹
۱۸	غزوہ حدیبیہ	عبداللہ بن ام مکتوم	ذی قعدہ ۶ھ	〃 〃 〃 ص ۲۰۲
۱۹	غزوہ خیبر	سباع بن عرفطہ کلثوم بن حصین		〃 〃 ص ۲۶۲
۲۰	عمرۃ القضا	ابو رہم انصاری	ذی قعدہ ۷ھ	ص ۳۱۴
۲۱	فتح مکہ	〃 〃	رمضان ۸ھ	〃 〃 〃 جلد سوم ص ۱۲ بحار الانوار جلد نمبر ۲۱ ص ۱۰۲
۲۲	غزوہ تبوک	حضرت علی	رجب ۹ھ	عامہ کتب شیعہ و سنی۔

http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تحقیق معنیٰ لفظ مولیٰ

دلیل دوئم کا جواب نمبر ۲

بقولِ شیعہ فرقہ ارشادِ نبی۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

میں مولیٰ کے صرف دو معنیٰ درست ہیں۔

۱۔ مددگار۔

۲۔ متولی اور حاکم۔

اگر مددگار معنیٰ کیا جائے تو مفہوم حدیث ہوگا۔ جس کا میں مددگار ہوں اس کا علی بھی مددگار ہے۔ یعنی جس طرح میں مسلمانوں کا مددگار ہوں۔ ظالموں سے ان کے حقوق واپس کرواتا ہوں۔ ان کی نگہداری کرتا ہوں اسی طرح علیؓ بھی ہر مسلمان کا نگہدار اور انصاف رساں ہے۔ ثابت ہوا نبی علیہ السلام کے بعد خلیفہ حضرت علیؓ ہیں۔

مگر شیعوں کی یہ تاویل حدیث کے مفہوم سے کوسوں دور ہے۔ حدیث کا معنیٰ تو صرف یہی ہے کہ جس شخص کے مددگار نبی علیہ السلام ہیں۔ علی بھی اس کے مددگار ہیں۔ آگے نگہدار اور انصاف رساں وغیرہ کی تشریح شیعہ فرقہ خود اپنی طرف سے لگا رہا ہے لفظ مددگار کا مفہوم تو یوں بھی قائم ہو سکتا ہے کہ علی مرتضیٰ چونکہ جنگوں میں اسلام کی فتح کی علامت تھے اور اسلام کی مدد کرنے سے ہر مسلمان کی مدد خود بخود ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان الفاظ میں نبی علیہ السلام نے علی مرتضیٰ کی شجاعت و علو مرتبت بیان فرمائی کہ لوگو! جس طرح میں بارگاہِ خدا میں ہاتھ اٹھا کر اور التجا و دعا کر کے تمہاری ہر طرح امداد کرتا ہوں علی اپنی تلوار سے تمہاری امداد کرتا ہے۔ لہٰذا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ

گویا اگر شیعوں کی بات مانتے ہوئے مولیٰ بمعنیٰ مددگار کیا جائے تو بھی اس حدیث سے حضرت علی کی شجاعت ثابت ہوتی ہے۔ خلافت نہیں۔ آخر حضرت علی کی شجاعت کا کون منکر ہے۔ آپ کی بہادری مشہور زمانہ ہے چنانچہ یہی بہادری اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

دلیل دوئم کا جواب نمبر ۲ شیعہ فرقہ مولیٰ بمعنیٰ متولی بھی کرتا ہے اور یوں حضرت علی کی خلافت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یہ معنیٰ ہرگز مراد نہیں ہو سکتا اور اس پہ اجماع ہے اور مزید تفصیل دلیل سوئم کی تردید میں آرہی ہے۔

دلیل دوئم کا جواب نمبر ۳ لغت کی کتب میں مولیٰ بمعنیٰ انعام دینے والا آیا ہے۔ جیسا کہ آزاد کرنے والے کو بھی مولیٰ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی آزادی جیسا بہت بڑا انعام دیتا ہے۔ چونکہ نبی علیہ السلام نے ہر مسلمان کو ایمان دیا قرآن دیا اور اللہ کا عرفان دیا۔ جب کہ حضرت علی نے جنگوں میں مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا۔ فتح دلوائی اور تحفظ دلوایا لہٰذا مسلمانوں پر حضرت علی کے بھی انعامات ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

جس پر میرا احسان ہے اس پر علی کا احسان بھی ہے۔

اس معنیٰ پر بھی حضرت علی کی شجاعت ہی ثابت ہوتی ہے خلافت نہیں۔

اسی طرح لغت میں مولیٰ کا معنیٰ محبت کرنیوالا (دوست) بھی آتا ہے۔ اس طرح معنیٰ یہ ہوگا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔ یہ معنیٰ بھی درست ہے [1]

---

[1] بلکہ مولیٰ کے تمام معنوں میں سے (دوست) ہی اس حدیث میں بہتر اور صحیح ہے ۱۲ منہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

تحقیق لفظ ولی اور "میرے بعد" سے کیا مراد ہے

دلیل سوئم کا جواب نمبر ا

شیعہ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کے اس ارشاد۔

وھو ولی کل مؤمن بعدی۔

(علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔)

لیے کسی تاویل کی ضرورت ہے نہ کسی اور پریشانی کی۔ پھر اس پر قرینہ لفظی بھی موجود ہے اور فن اصول فقہ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والے طلباء بھی خوب جانتے ہیں کہ جب کسی کلام میں مشترک لفظ آ جائے تو سیاق و سباق میں اس کے کسی ایک معنیٰ کے تعین کے لیے قرینہ تلاش کیا جاتا ہے۔ اور جب خود کلام میں ایسا لفظی قرینہ مل جائے یا حالی قرینہ دستیاب ہو جائے۔ جو اس کے کسی ایک معنیٰ کو متعین کر رہا ہو تو پھر وہی معنیٰ مختص ہو جاتا ہے۔ اسے چھوڑ کر دوسرا معنیٰ لینا درست نہیں ہوتا۔ اس اصول کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ہم نے زیر بحث حدیث میں دیکھا تو لفظ مولیٰ مشترک نظر آیا جس کے کئی ایک معنیٰ ہیں۔ جن میں سے دوست بھی ہے اور اس پر لفظی قرینہ بھی موجود ہے اور حالی بھی ہے۔ چنانچہ فریقین سنی شیعہ دونوں کی کتب میں حدیث کے مکمل الفاظ یہ ہیں۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔ اے اللہ جو شخص اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو اسے اپنا دشمن رکھ۔

دیکھیے شیعوں کی معتبر کتاب جامع الاخبار فصل ۵ ص ۱۱ اور احتجاج طبرسی جلد اول ص ۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ولی کے دو ہی معنیٰ ہو سکتے ہیں۔ مددگار اور متولی۔ اور دونوں طرح سے حضرت علی کی خلافت بلافصل ثابت ہوتی ہے۔

مگر یہ بات خوش فہمی سے زیادہ درجہ نہیں رکھتی کیونکہ ولی بمعنی مددگار کرنے پر خلافت بلافصل تو کیا بلکہ محض خلافت کا عدم آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جب کہ بمعنی متولی کرنے پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ لفظ بعد کا مفہوم نبی علیہ السلام کے فوری بعد والے زمانہ پر ہی صادق آئے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد والے دور پر بھی صادق آسکتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ دور بھی نبی علیہ السلام کے بعد والا دور ہے۔ یعنی حدیث کا مفہوم یہ بن گیا کہ علی میرے بعد ایک دور میں مسلمانوں کا خلیفہ بنے گا۔[1]

یہ تو رہا قرینہ لفظی کہ الفاظ حدیث میں لفظ دوست بار بار آرہا ہے اور قرینہ حالی یہ ہے۔ کہ حجۃ الوداع سے واپس ہوتے ہوئے مقام خم غدیر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ اگر اس میں آپ اپنے بعد خلافت کا اعلان فرما رہے ہیں تو یہ اعلان حجۃ الوداع کے خطبہ میں کرنا چاہیے تھا جب تمام عالم اسلام کے لوگ جمع تھے۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع میں دین و دنیا کی تمام ضروری اور بنیادی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ مگر شیعوں کی مذعومہ امامت علی کا کوئی ذکر نہیں لہٰذا اس حدیث کا اعلان امامت علی سے کوئی تعلق نہیں۔

[1] جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کئی صحابہ کرام کے بارہ میں مختلف پیش گوئیاں فرمائیں کہ فلاں میرے بعد یہ کرے گا۔ اور یہ پیش گوئیاں آپ کے بعد مختلف ادوار میں پوری ہوئیں جہاں پوری ہوئی ہیں وہاں یہ نبی علیہ السلام کے ارشادات صادق آگئے۔ اسی طرح حضرت علی جس دور میں خلافت ملی اس دور پر مذکورہ ارشاد صادق آگیا اگر نبی علیہ السلام کے دنیا سے رحلت فرمانے کے فوراً بعد پر حمل کریں گے تو یہ حدیث جھوٹی ٹھہرے گی کیونکہ واقع میں حضرت علی کو متصلاً آپ کے بعد حکومت حاصل نہیں ہوئی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ عثمان غنی کے مناقب میں آرہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ایک حور دیکھی تو اس سے پوچھا تو کس کے لیے ہے؟ اس نے عرض کیا میں آپ کے بعد ہونے والے خلیفہ عثمان کے لیے ہوں۔ تو جس طرح اس حدیث میں بعد سے مراد ابوبکر و عمر کے دور کے بعد مراد ہے اس طرح زیر بحث حدیث میں بعد سے حضرت عثمان کے بعد مراد ہے۔ اور فرمایا جا رہا ہے کہ علیؓ سے محبت رکھو عنقریب یہ تمہارا خلیفہ بنے گا۔

دلیل سوئم کا جواب نمبر۲

مذکورہ حدیث میں بَعْدِیْ سے نبی علیہ السلام کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت علی کے متولی ہونے کا اثبات تین وجہ سے باطل ہے۔

اوّل۔ یہ حدیث ایک خبر ہے۔ کہ میرے بعد ایسا ہو گا۔ اور نبی علیہ السلام کی کوئی خبر غلط ہو سکتی ہی نہیں اگر شیعوں والا معنیٰ لیا جائے تو یقیناً غلط ثابت ہو گا۔ یہ کہنا کہ یہ خبر نہیں انشاء ہے۔ بالکل جھوٹ اور خلاف اہل و حقیقت ہے۔

ثانی۔ خلافت بلافصل دین میں ایک عظیم الشان اور نہایت اہم بات ہے اگر حدیث میں یہی خلافت مراد تھی تو کہنا چاہیے تھا کہ۔

علی یستحق الخلافۃ بعدی متصلاً او بلا فصل

یعنی علی میرے بعد متصلاً یا بلافصل خلافت کا حق دار ہو گا۔

مگر ایسا نہیں فرمایا گیا۔ معلوم ہوا ایسی خلافت ہرگز مراد نہیں تھی۔ اس لیے ایسی حدیث سے جو کئی معانی کا احتمال رکھتی ہے۔ ایسی اہم بات ثابت کرنا جو شیعوں کے نزدیک توحید و رسالت سے بھی اہم ہے۔ نری دھوکہ دہی اور فریب کاری ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ثالث: نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لا تجتمع امتی علی الضلالۃ

میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ ۱؎

اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔

میرے صحابہ ستارے ہیں جس کی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے۔ ۲؎

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی علیہ السلام کے فوراً بعد تمام صحابہ نے ابو بکر صدیق کو اپنا خلیفہ اور حاکم مقرر کیا۔ اس وقت کافر تو تھے ہی کافر، اگر صحابہ کرام

۱؎ چنانچہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد ۲ ص ۲۵۹ باب نہم دربیان فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھتے ہیں

سیزدہم آنست کہ خدا ایشاں را از گرسنگی نہ کشد و ایشاں را بر گمراہی جمع نہ کند۔

یعنی آپ کی تیرھویں خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی امت کو بھوک سے ہلاک نہیں کرے گا اور آپکی امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔

تو گھر کی شہادت مل جانے کے بعد شیعوں کو مان لینا چاہیے کہ خلافت صدیقی اجماع امت مسلمہ کی وجہ سے مبنی برحق تھی۔

۲؎ چنانچہ شیعوں کی انتہائی معتبر کتب (۱) بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۳۰۷ (۲) معانی الاخبار ص ۱۵۶ (۳) انوار نعمانیہ جلد ۱ ص ۱۰ اور (۴) عیون اخبار الرضا ص ۸۵ جلد دوم میں امام جعفر اپنے آباء سے یہ حدیث رسول روایت کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا مَثَلُ اَصحابی منکم کمثل النجوم بایھا اخذ اھتدی۔

ترجمہ: میرے صحابہ کی مثال ستاروں جیسی ہے جس کا دامن پکڑلوگے ہدایت پا جاؤگے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

جو مسلمان تھے غلط بات پر اکٹھے ہو گئے تھے تو ثابت ہوا اس وقت ساری کی ساری امت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی تھی تو پھر ارشاد نبی

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ -

کا کیا مفہوم باقی رہ گیا جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بعد تین افراد کے سوا سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ معاذ اللہ۔

تقیہ کا رد

ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کی خلافت کی صحت پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی خود ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور مشورے دیتے رہے۔

شیعہ کہتے ہیں یہ سب کچھ تقیہ کے طور پر تھا۔ آپ نے اپنی جان کے ڈر سے ایسا کیا اور کرتے رہے۔ مگر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں آپکی بہادری اور شجاعت بیان کریں گے جس سے واضح ہو جائیگا کہ ایسا بہادر شخص کبھی اس طرح کا تقیہ نہیں کر سکتا۔

دلیل سوئم کا جواب نمبر ۳

زیر بحث حدیث میں ولی از روئے لغت بمعنی محبت کرنیوالا (دوست) بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی نبی علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ سب سے زیادہ میں ہر مسلمان سے محبت کرتا ہوں اور میرے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہر مسلمان سے محبت رکھتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

فضیلت ۸

نبی علیہ السلام کسی بھی شخص کو خلافت کا پروانہ لکھ نہیں دیئے گئے تھے

باب مناقب شیخین میں حضرت حذیفہ کی حدیث گزر چکی ہے اور حضرت علی سے بھی ایسی احادیث مروی ہیں، علاوہ ازیں۔

حدیث:

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا گیا۔ نبی علیہ السلام نے وصیت فرمائی تھی؟ (کہ میرے بعد فلاں شخص خلیفہ ہوگا۔) انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا پھر وصیت کے بارہ میں مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کی وصیت ضرور کی تھی۔

یہی طلحہ کہتے ہیں کہ ہزیل بن شرجیل نے کہا ہے ابوبکرؓ نبی علیہ السلام کی وصیت پوری کرنے میں ہمہ تن مصروف تھے اور وہ چاہتے تھے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہو تو کسی شخص کا مطیع ہو جاؤں (اور حاکم نہ بنوں)

حضرت عمر کا قول بھی پیچھے گزر چکا ہے کہ اگر میں اپنا جانشین مقرر نہ کروں تو بھی کوئی حرج نہیں آخر نبی علیہ السلام نے بھی اپنا جانشین نہیں بنایا تھا۔ حالانکہ آپ مجھ سے بہتر تھے۔ یہ قول بھی اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے کسی خلافت پر نص نہیں فرمائی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث

فطر، بنی ہاشم کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے کہا اے علی! باہر نکل کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ نبی علیہ السلام نے ہمیں خلافت دیدی ہے۔ اس طرح حکومت و خلافت کبھی کسی اور کو نہیں مل سکے گی۔ آپ نے فرمایا میں نے آپ کی زندگی میں کوئی غلط بات آپکی طرف منسوب نہیں کی تھی اب آپکے تشریف لے جانے کے بعد ایسا کروں؟

حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ آپ دیکھ نہیں رہے کہ تین دن کے بعد (خلافت کے بارہ میں) آپ کی بات ماننے والا کوئی نہ ہوگا۔ کیونکہ مجھے نظر آرہا ہے کہ نبی علیہ السلام اس مرض میں دنیا سے رحلت فرمانے والے ہیں، اور بنو عبد المطلب کی چہروں پر موت طاری ہے۔ اس لیے آپ نبی علیہ السلام کے پاس جائیں اور اگر کسی دوسرے کو خلافت دی جارہی ہو تو جا کر سوال کریں کہ حکومت کسے ملنے والی ہے۔ اگر ہمیں ملتی ہے تو بھی معلوم ہو جائے۔ ابھی بھی حقیقت حال سامنے آجائیگی اور ر) آپ ہمیں اس خلیفہ کی اطاعت کا حکم اور وصیت فرما دیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا، قسم بخدا اگر میں نے پوچھا۔ اور آپ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی خلافت نہ دیں گے۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خلافت کا پروانہ نہیں دیا۔ ہم اسے خود اپنے طور پر طلب کر رہے تھے۔ اور اللہ کو معلوم ہے کہ ہمارا یہ مطالبہ درست تھا یا غلط۔ درست تھا تو اللہ کی طرف سے ہوگا۔ نہیں تو ہماری طرف سے ٹھہرے گا اس کے بعد ابوبکر نے خلافت سنبھالی اور دین قائم کر دیا۔ عمر نے بھی ایسے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی کیا۔ حتیٰ کہ دین زمین پر اس طرح ٹھہر گیا۔ جیسے اونٹ اطمینان سے گردن ڈال دیتا ہے۔

اس طرح کی احادیث شیخین کے باب میں گزر چکی ہیں۔ علاوہ ازیں مناقب علی میں آئے گا کہ لوگوں نے آپ سے کہا کہ اپنا جانشین بنا دیں، آپ نے فرمایا جس طرح نبی علیہ السلام امت کو خدا کے حوالے کر گئے تھے میں بھی کر جاؤں گا۔ معلوم ہو گیا نبی علیہ السلام نے کسی کے خلیفہ ہونے پر نص نہیں دی۔ البتہ ابوبکر صدیق کو مصلائے امامت پر ٹھہرا کر آپ کی خلافت کا اشارہ اور تنبیہ کر دی تھی (کہ یہ ابوبکر تمہارے لیے خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں اور مجھے ان کی خلافت پہ اطمینان اور مسرت ہے۔

فضیلت ۹

ابوبکر صدیق کی بیعت اور متعلقہ امور کی تفصیل

واقدی نے حکایت کی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پیر وار کو ہوا اور اسی دن ابوبکر صدیق کی بیعت کی گئی اور تاریخ تھی ۱۲ ربیع اوّل ۱۱ھ

ابن قتیبہ اور ابو عمر (ابن عبد البر) کے مطابق ابوبکر صدیق کی بیعت خلافت تو نبی علیہ السلام کے وصال کے روز ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں ہو گئی تھی۔ البتہ عام بیعت بروز منگل اگلے روز منبر پر ہوئی تھی۔ ابو عمر کے بقول بنو خزرج سے سعد بن عبادہ اور ایک قریشی گروہ شروع میں بیعت سے رکا رہا۔ بعد میں سعد کے علاوہ سب نے بیعت کر لی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس روز کوئی قریشی بیعت سے پیچھے نہ رہا تھا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور یہ بھی کہنے والے کہتے ہیں کہ علی طلحہ، زبیر اور خالد بن العاص نے بیعت نہ کی تھی مگر آخر کار ان سب نے بیعت کرلی۔ اور اس کے بعد حضرت علی نے ابو بکر صدیق کی مکمل اطاعت کی اور ہمیشہ آپ کے فضائل کے معترف رہے۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں اس وقت چند ایک قبائل عرب کے علاوہ اکثر زکوٰۃ کا انکار کرکے مرتد ہوگئے تھے۔ آپ نے جہاد کیا اور سب کو سیدھا کر دیا۔ ۱۱ھ میں آپ نے حضرت عمر کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا۔ پھر اسی سال میں جنگ یمامہ ہوئی مسیلمہ کذب قتل ہوا۔ اسود عنسی صنعا یمن میں قتل ہوا اور تمام گروہِ مرتدین سے جہاد کیا گیا تا آنکہ لوگ دینِ خداوندی کی طرف لوٹ آئے اس موضوع پر ہم نے ایک مختصر اور مستقل تصنیف کی ہے۔ پھر ۱۲ھ میں خود ابو بکر حج کے امیر بنے اور حج سے لوٹ کر شام و عراق کی فتوح کے لیے لشکر روانہ کیے۔

حدیث

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رجب ۱۲ھ میں عمرہ کیا۔ چاشت کا وقت تھا کہ آپ مکہ میں داخل ہوئے، آپ کے والد ابو قحافہ اپنے گھر کے دروازہ پر دو بچوں کے ساتھ بیٹھے باتیں کررہے تھے (چونکہ وہ نابینا ہوگئے تھے) انہیں بتلایا گیا کہ یہ آپ کا بیٹا آگیا ہے وہ (خوشی سے) اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابو بکرؓ نے جلدی کی اور اونٹ کو بٹھلائے بغیر کھڑے اونٹ سے چھلانگ لگا دی اور لپکا رے آبا! آپ نہ کھڑے ہوں اور دوڑ کر والد سے لپٹ گئے اور ماتھا چوم لیا۔ ابو قحافہ فرطِ مسرت سے رو پڑے۔ عتاب بن اسید، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام آپ کے پاس آئے اور یوں سلام کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ کو سلام ہو اور انہوں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ ابو بکر نے جب نبی علیہ السلام کا نام سنا تو رو پڑے۔ اس کے بعد انہوں نے

Click For More Books

ابو قحافہ کو سلام کہا۔ ابو قحافہ نے کہا۔ ابو بکر! یہ بڑے لوگ ہیں ان کا خیال رکھیں ابو بکر نے عرض کیا۔ سب اللہ کی طاقت اور قوت ہے۔ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ میرے ہاتھ کام کر سکتے ہیں نہ کوئی دوسرا عضو۔ ابو بکر صدیق نے اعلان کیا کہ کسی کو شکایت تو نہیں کسی ظالم سے؟ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ ہر کوئی اپنے عمّال کی تعریف کر رہا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکاری مہر ابو بکر صدیق کو ملی پھر حضرت عمر کو اور حضرت عثمان کو حاصل ہوئی

حدیث

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر انگوٹھی بنوائی (یعنی ایسی انگوٹھی بنوائی جس کے اوپر تحریر ثبت تھی اور وہ مہر کا کام بھی دیتی تھی) جو آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابو بکر صدیق کے پاس آئی پھر عمر فاروق کے ہاتھ میں رہی اس کے بعد عثمان غنی کو ملی۔ پھر حضرت عثمان کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی۔ اس پر لکھا تھا محمد رسول اللہ۔

اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ بعض روایات میں ایک انصاری صحابی سے یوں مروی ہے کہ محمد، رسول اور اللہ کے الفاظ تین سطروں میں تھے۔ یعنی اس طرح [1]

---

[1] مقوقس بادشاہ کو نبی علیہ السلام نے دعوت اسلام کا جو خط لکھا تھا۔ اس میں اس انگوٹھی کی مہر لگی تھی۔ وہ اس کے خزانہ میں محفوظ رہا بعد میں یہ خط دستیاب ہوا اور اس کی فوٹو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

اللہ

رسول

محمد

حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ پھر وہ حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں رہی۔ آخر میں حضرت عثمان کے ہاتھ میں آئی۔ ایک روز وہ بئر اریس کی منڈیر پر بیٹھے تھے۔ آپ نے انگوٹھی اتاری اور اس سے کھیلنا شروع کر دیا۔ وہ کنوئیں میں جا گری۔ تو ہم لوگ حضرت عثمان کے ساتھ تین دن تک کنوئیں میں سے اسے تلاش کرتے رہے مگر وہ نہ ملی۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

آج تمام عالم اسلام میں گھر گھر موجود ہے۔ ہم بھی حصول برکت کے لیے اس کی فوٹو درج کر رہے ہیں۔

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریح :

اختلاف ہے کہ یہ مہر (انگوٹھی) آپ نے اپنے لیے خود بنوائی تھی یا کسی صحابی کے پاس دیکھی تو اسے اس پر کچھ لکھوانے سے منع کر دیا تھا بعد میں اس پر مذکورہ الفاظ لکھوا کر اسے مہر کی شکل دے دی۔ پہلی بات زیادہ واضح ہے۔ جب کہ دوسری بات بھی بعض آثار سے مترشح ہوتی ہے۔

فضیلت نمبر ۱

سقیفہ میں کس طرح سے بیعت ہوئی

http://t.me/Tehqiqat

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار عمر فاروق منبر پر کھڑے ہوئے، فرمایا۔ کسی شخص کو یہ دھوکہ نہ رہے کہ ابوبکر صدیق کی بیعت اچانک عملت میں کر لی گئی تھی۔ قسم بخدا ہوا تو ایسے ہی تھا۔ مگر اس میں کوئی شر نہ تھا اور آج تم میں ابوبکر جیسا کوئی شخص نہیں جس پر لوگ اپنی گردنیں کٹوانے کو تیار ہوں۔ نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد ساری امت میں سب سے بہتر آپ ہی تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق یوں گویا ہوئے۔

حضرت علی اور حضرت زبیر اور ان کے چند ساتھی۔ بیعت سے رک گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیٹھ رہے اور تمام انصار بھی ہمارے راستے کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاف سقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ مہاجرین ابو بکر کے گرد (خلافت کے لیے) جمع تھے۔ میں نے کہا ابو بکر! اپنے انصار بھائیوں کے پاس ہمیں جانا چاہیے! چنانچہ ہم سب انصار کی طرف چل کھڑے ہوئے آگے سے دو صالح مرد ملے اور انصار کے عمل سے آگاہ کیا۔ ان میں سے ایک بولا! اے مہاجرین! کہاں جا رہے ہیں۔ آپ لوگ؟ میں نے کہا ہم اپنے انہی بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ وہ دونوں کہنے لگے۔ آپ لوگ ادھر ہرگز نہ جائیں! بلکہ اپنے کام میں مگن رہیں۔ میں نے کہا نہیں ہم ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم سقیفہ میں آ پہنچے۔ انصار وہاں اکٹھے تھے۔ ایک شخص ان میں چادر اوڑھے پڑا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہنے لگے سعد بن عبادہؓ ہے۔ (دراصل وہ خلافت کے طلب گار تھے) میں نے کہا خیریت تو ہے؟ بولے بیمار ہے۔ ہم بیٹھے تو انصار میں سے ایک شخص اٹھا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہنے لگا۔ اما بعد!

ہم اللہ کے انصار (مددگار) اور اسلام کا لشکر ہیں۔ اور اے مہاجرین تم بھی ہمارا ہی ایک گروہ ہو۔ جبکہ ہمیں اطلاعات پہنچ رہی ہیں کہ آپ لوگ ہمیں پست کرنا اور حکومت کے معاملہ سے ہٹانا چاہتے ہیں؟ جب وہ شخص خاموش ہوا تو میں نے بات کرنا چاہی اور چند باتیں میرے دل میں میرے خیال کے مطابق بڑی اچھی در آئیں میں نے انہیں ابو بکر کی موجودگی میں کہنا چاہا مگر میں چونکہ اپنے جسم کے ٹکڑے کی طرح آپ کا خیال رکھتا تھا۔ اور وہ تھے بھی بڑے بردبار اور پروقار (اس لیے میں کچھ کہنے کا ابھی فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ) ابو بکر بول پڑے اور فرمایا خاموش رہو! تو میں نے آپ کو ناراض کرنا چاہا۔ ویسے بھی آپ مجھ سے بہتر علم اور وقار کے مالک تھے۔ چنانچہ آپ نے بات شروع کی اور جو باتیں میرے خیال میں بڑی عمدہ تھیں (جو میں کہنا چاہتا تھا) آپ نے سب کہہ ڈالیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/
http://t.me/Tehqiqat
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari